تنظیم المدارس (اہلِ سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

برائے طلباء

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ خاصہ

2

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (الف اے)

سال دوم برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر)

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: وعباد الرحمٰن مبتدأ وما بعده صفات له الى اولئك يجزون غير المعترض فيه الذين يمشون على الارض هونا ای بسكينة وتواضع واذا خاطبهم الجاهلون بما يكرهونه قالوا سلٰما ای قولا يسلمون فيه من الاثم ۔

(الف) کلام باری وکلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) عباد الرحمن کی آیات میں مذکور صفات کے علاوہ دیگر صفات میں سے کوئی چار صفات تفصیلاً تحریر کریں؟ ۲۰

(ج) اللہ کے نیک بندوں کی پسندیدہ چال کی توضیح کریں؟ ۳

سوال نمبر 2: قال موسٰى رب انی اخاف ان يكذبون ويضيق صدری من تكذيبهم ولا ينطلق لسانی باداء الرسالة للعقدة التی فيه فارسل الى اخی هرون معی ولهم علی ذنب بقتل القبطی منهم فاخاف ان يقتلون به ۔

(الف) کلام باری وکلام مفسر کی تشکیل کے بعد ترجمہ کریں؟ ۱۵=۸+۷

(ب) ولهم علی ذنب کی تفسیر جلالین کی روشنی میں توضیح کریں؟ ۱۰

(ج) موسیٰ علیہ السلام کے اس قول "فاخاف ان یقتلون" کا مفہوم بیان کریں؟ ۸

سوال نمبر 3: وورث سليمان داوٗد النبوة والعلم و قال يا ايها الناس علمنا منطق الطير ای فهم اصواته واوتينا من كل شیء يوتاه الانبياء والملوك ان هٰذا المولٰى لهو الفضل المبين البين ۔

(الف) کلامِ باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ نیز مذکورہ عبارت کی توضیح کریں؟ ۱۵=۸+۷

(ب) وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ کی روشنی میں بتائیں کہ کیا نبوت میں وراثت جاری ہوسکتی ہے؟ ۱۰

(ج) "وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ" کی توضیح کریں؟ ۸

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے پانچ سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں؟ ۲۵=۵×۵

(الف) ۱- بلقیس کا تخت حاضر کرنے والے کون تھے اور تخت کی کیفیت کیا تھی؟

۲- عنکبوت کا معنیٰ کیا ہے؟

۳- حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز کتنے فاصلے سے سنی؟

۴- انسان کی جمع کیا ہے؟

۵- "لن نحن" کون سا صیغہ ہے؟

۶- سماع موتیٰ سے کیا مراد ہے؟

(ب) حضرت شعیب علیہ السلام کو کس قوم کی طرف بھیجا گیا تھا اس کا نام لکھیں اور ان میں کون سی برائی تھی؟ ۸

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر)

سوال نمبر 1: وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ مُبْتَدَاٌ وَمَا بَعْدَهٗ صِفَاتٌ لَّهٗ اِلٰى اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ غَيْرَ الْمُعْتَرِضِ فِيْهِ. اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا اَیْ بِسَكِيْنَةٍ وَّتَوَاضُعٍ. وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ بِمَا يَكْرَهُوْنَهٗ قَالُوْا سَلٰمًا اَیْ قَوْلًا يَسْلِمُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ.

(الف) کلام باری وکلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عِبَادُ الرَّحْمٰنِ کی عبارت میں مذکور صفات کے علاوہ دیگر صفات میں سے کوئی چار صفات تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) اللہ کے نیک بندوں کی پسندیدہ چال کی توضیح کریں؟

جواب: (الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب اور ترجمہ:

نوٹ: اعراب اوپر عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور بندے رحمان (یہ مبتداء ہے، اور اس کے بعد یُجْزَوْنَ تک اس کی صفات ہیں اور یہ بطور جملہ معترضہ نہیں آئی ہیں اور اُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ مبتداء کی خبر ہے) وہ ہیں، جو زمین پر عاجزی (سکون و تواضع) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ جہالت کی بات کرتے ہیں (کہ جس کی بات کو وہ ناپسند کریں) تو وہ رفع شر کی بات (یعنی ایسی بات جس میں گناہ سے محفوظ رہیں) کہتے ہیں۔

(ب) عِبَادُ الرَّحْمٰنِ کی مزید چار صفات:

ان آیات میں عباد الرحمن کی تیرہ صفات بیان کی گئی ہیں، تین صفات یہاں بیان کی گئی ہیں اور مزید چار صفات درج ذیل ہیں:

۱-وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ٥: یعنی ان کی رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزرتا ہے، دوسرے لوگ جب غفلت کی نیند سو رہے ہوتے ہیں، تو یہ مخصوص بندے جبین نیاز زمین پر رکھ کر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

۲-وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا: یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے مال خرچ کرنے کے وقت نہ اسراف اور فضول خرچی کرتے ہیں، نہ بخل و کنجوسی کا راستہ اختیار کرتے ہیں، بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔

۳-وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ: یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مقابل کسی کو ہرگز ہرگز نہیں پکارتے اور وہ خاموشی سے اپنے پروردگار کے احکام پر عمل پیرا رہتے ہیں۔

۴-وَلَا يَزْنُوْنَ: یعنی عبادالرحمٰن اور صالحین کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنے معبود حقیقی کی نافرمانی نہیں کرتے، حتیٰ کہ وہ زنا کے قریب تک جانے کی بھی جسارت نہیں کرتے۔

(ج) "اہل اللہ" کی پسندیدہ چال:

صالحین اور عبادالرحمٰن کی چال ڈھال دوسرے لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ وہ تیز رفتاری سے نہیں چلتے کہ یہ صورت ناپسندیدہ اور خلاف سنت ہے۔ نہ ہی بالکل وہ آہستہ چلتے ہیں جیسے مریض و علیل لوگ چلتے ہیں، بلکہ دیگر امور کی طرح چلنے میں بھی میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 2: قَالَ مُوْسٰى رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنَ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ مِنْ تَكْذِيْبِهِمْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ بِاَدَاءِ الرِّسَالَةِ لِلْعُقْدَةِ الَّتِيْ فِيْهِ فَاَرْسِلْ اِلٰٓى اَخِيْ هٰرُوْنَ مَعِيْ وَلَهُمْ

عَلَيَّ ذَنْبٌ بِقَتْلِ الْقِبْطِيِّ مِنْهُمْ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنَ بِهٖ .

(الف) کلام باری وکلام مفسر کی تشکیل کے بعد ترجمہ کریں؟

(ب) وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ کی تفسیر جلالین کی روشنی میں توضیح کریں؟

(ج) موسیٰ علیہ السلام کے اس قول "فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنَ" کا مفہوم بیان کریں؟

جواب: (الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر کی تشکیل وترجمہ:

نوٹ: اعراب تشکیل اوپر کی گئی ہے اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب کریں گے اور ان کے میری تکذیب کی وجہ سے میرا دل تنگ ہو جائے اور اداء رسالت کے لیے میری زبان اس گرہ کی وجہ سے نہ چل سکے جو اس میں ہے۔ لہٰذا میرے ساتھ میرے بھائی ہارون کے پاس بھی جبریل کو بھیج دیجیے اور میرے ذمہ ان لوگوں کا ایک جرم بھی ہے ان میں سے میرے ایک قبطی کو قتل کرنے کی وجہ سے۔ لہٰذا مجھے اندیشہ ہے کہ اس کے بدلے مجھے قتل کر دیں۔

(ب) "وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ" کی وضاحت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اصلاح قوم کی بناء پر اور عدم توجہ کے نتیجہ میں حالت جلال میں ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا' آپ بعد میں ان لوگوں سے خوفزدہ رہتے تھے کہ کہیں وہ لوگ اس کے عوض آپ کو شہید نہ کر دیں۔

(ج) قول موسیٰ علیہ السلام "فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنَ" کا مفہوم

اس ارشاد عالیہ کا مطلب ومفہوم یہ ہے: جب قوم کے آدمی کے قتل کا جرم برالزام موجود ہے قوم میری تکذیب کر کے مجھے قتل کے گھاٹ اتار سکتی ہے۔

سوال نمبر 3: وَوَرِثَ سُلَيْمَانَ دَاوٗدَ النبوة والعلم وقال يا ايها الناس علمنا منطق الطير اى فهم اصواته واوتينا من كل شىء يوتاه الانبياء والملوك ان هٰذا المولى لهو الفضل المبين البين .

(الف) کلامی باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ نیز مذکورہ عبارت کی توضیح کریں؟

(ب) وَوَرِثَ سُلَيْمَانَ کی روشنی میں بتائیں کہ کیا نبوت میں وراثت جاری ہو سکتی ہے؟

(ج) "وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" کی توضیح کریں؟

جواب: (الف) کلام باری اور کلام مفسر کا ترجمہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام کے قائمقام (نبوت اور علم میں بعد وفات) ہوئے اور انہوں نے کہا: اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی کی (یعنی ان کی آوازوں کی فہم) کی تعلیم دی گئی ہے' اور ہم کو ہر قسم کی (وہ) چیزیں دی گئی ہیں (جو حضرات انبیاءؑ اور بادشاہوں کو دی جاتی ہیں) واقعی یہ (عطاء شدہ اللہ تعالیٰ کا) کھلا ہوا فضل ہے۔

عبارت کی توضیح:

حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے ان کے صحیح جانشین حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے' جنہیں خدا تعالیٰ نے نبوت اور بادشاہت دونوں عطا فرمائی تھیں اور حد تو یہ ہے کہ ہوا اور پرندوں تک کو آپ کے لیے مسخر کر دیا گیا تھا' آپ خود فرماتے ہیں: اے لوگو! مجھے خدا تعالیٰ نے پرندوں کی زبان اور ان کی بولی سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے' اور حکومت و سلطنت سے متعلق جن چیزوں کی بھی ضرورت ہو سکتی تھی' سب کچھ دی گئی ہیں' اور یہ صرف خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے' جہاں تک کہ پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا سوال ہے' تو یہ ایک ایسی حقیقت ہے' جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پرندوں کی بولی میں بھی افہام و تفہیم بہر حال پایا جاتا ہے' خود قرآن نے اطلاع دی ہے کہ ہر چیز خدا تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مصروف ہے' مگر تم اسے سمجھ نہیں پاتے اور پرندے بھی خدا تعالیٰ کی تحمید میں لگے ہوئے ہیں' احادیث سے بھی حیوانات بلکہ جمادات تک کا کلام کرنا ثابت ہے۔

(ب) "وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ" سے وراثت سے علم و عرفان مراد ہے:

انبیاءؑ دنیا سے جانے کے بعد مال و دولت بطور وراثت چھوڑ کر نہیں جاتے بلکہ علم و عرفان اور فیضان نبوت کی وراثت چھوڑ کر جاتے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: علماء انبیاء کے وارث ہیں لیکن انبیاء میں وراثت علم اور نبوت کی ہوتی ہے مال کی نہیں۔ حضرت ابو عبداللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت اس مسئلہ کو اور زیادہ واضح کر دیتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلیمان علیہ السلام کے وارث ہوئے۔

عقلی طور پر بھی یہاں وراثت مال مراد نہیں ہو سکتی' کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی اولاد میں انیس بیٹوں کا ذکر آتا ہے۔ اگر وراثت مال مراد ہو' تو یہ بیٹے سب کے سب

وارث قرار پائیں گے، پھر وراثت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخصیص کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وراثت وہ مراد ہے، جس میں بھائی شریک نہ تھے، بلکہ صرف حضرت سلیمان علیہ السلام وارث بنے۔ وہ صرف علم ونبوت کی وراثت ہی ہو سکتی ہے۔

یاد رہے کہ نبی کی وفات کے بعد اس کی اولاد میں علم کی طرح نبوت جاری نہیں ہوتی، ورنہ ہر صاحب اولاد نبی کا بیٹا نبی ہوتا، جبکہ ایسا نہیں ہوا، نبوت اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے، وہ جسے چاہتا ہے اسے اس کے لیے منتخب کرتا ہے۔

(ج) ”وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“ کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا ملک اور سلطنت بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرما دیا اور اس میں مزید اضافہ اس کا کر دیا کہ آپ کی حکومت جنات اور وحوش اور طیور تک عام کر دی، ہوا کو آپ کے لیے مسخر کر دیا۔ ان دلائل کے بعد طبرسی کی وہ روایت غلط ہو جائے گی، جس میں انہوں نے بعض آئمہ اہل بیت کے حوالے سے مال کی وراثت مراد لی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے درمیان ایک ہزار سات سو سال کا فاصلہ ہے، اور یہود یہ فاصلہ ایک ہزار چار سو سال کا بتلاتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر پچاس سال سے کچھ اوپر ہوئی، حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث، حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے، اس سے مراد مال کی وراثت نہیں، بلکہ ملک ونبوت کی وراثت ہے۔

سوال نمبر 4: درج ذیل سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں؟

(الف) ۱۔ بلقیس کا تخت حاضر کرنے والے کون تھے اور تخت کی کیفیت کیا تھی؟

۲۔ عنکبوت کا معنیٰ کیا ہے؟

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز کتنے فاصلے سے سنی؟

۴۔ انسان کی جمع کیا ہے؟

۵۔ ”ان نمن“ کون سا صیغہ ہے؟

۶۔ سماع موتی سے کیا مراد ہے؟

(ب) حضرت شعیب علیہ السلام کو کس قوم کی طرف بھیجا گیا تھا اس کا نام لکھیں اور ان میں کون سی برائی تھی؟

جواب: (الف) (۱) تخت بلقیس کو حاضر کرنے والے کا نام: اس کا نام آصف بن برخیا تھا۔

تخت کی کیفیت: تخت بلقیس کی لمبائی اسی گز' اس کا عرض چالیس گز اور اس کی بلندی تیس گز' جو کہ سونے اور چاندی سے ڈھالا گیا تھا۔

(۲) عنکبوت کا معنیٰ: مکڑی۔

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کے چیونٹی کی آواز سننے کا فاصلہ: آپ نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سن لی تھی۔

(۴) انسان کی جمع: دو احتمال ہیں: (i) اَنَاسِیْنَ' (ii) اِنْسِیٌّ۔

(۵) اَنَّمُنَّ (اَنْ نَمُنَّ)

صیغہ: نَمُنَّ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معروف از باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہے۔ اَنْ ناصبہ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ نَمُدُّ کی طرح ہے' اَنْ ناصبہ کو یرملون کے قاعدہ کے تحت ادغام کیا' تو "اَنَّمُنَّ" ہو گیا۔

(٦) سماع سے مراد: مردے کا سننا ہے۔

(ب) حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا نام:

اصحاب الرس یعنی کنویں والے لوگ۔

آپ کی قوم کی برائی:

حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب الرس کی طرف بھیجا گیا تھا' آپ کی قوم بت پرست تھی' اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے آپ کو بھیجا' آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی' انہوں نے انکار کیا' پھر انہوں نے آپ کی تکذیب کی' آپ کو اذیت دی' ان لوگوں کے مکانات کنویں کے اردگرد تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور یہ قوم اپنے مکانات اور کنوؤں سمیت زمین میں دھنس گئی۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے) سال دوم برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

وقت: تین گھنٹے　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: قسم اوّل سے کوئی دو سوال اور قسم ثانی کے دونوں سوال حل کریں۔

قسم اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ قِيْلَ فَمَنْ مَّاتَ صَغِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ .

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 2:- عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القدرية مجوس هذه الامة وهم شيعة الدجال .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز "شيعة الدجال" کی توضیح کریں؟ ۱۰

(ب) تقدیر کے منکر کون ہیں، نیز یہ بتائیں کہ انہیں "مجوس هذه الامة" کیوں کہا گیا ہے؟ ۲۰

سوال نمبر 3:- (الف) امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی کے درمیان رفع یدین پر کیا مکالمہ ہوا؟ توضیح کریں؟ ۲۰

(ب) علمِ دین کی فضیلت پر کوئی ایک حدیث مع ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰

قسم دوم: الادب العربی

سوال نمبر 4:- درج ذیل اشعار میں سے صرف پانچ کا ترجمہ اور خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۳۰=۵×۶

اذا قامتا تضوع المسك منهما   نسيم الصَّبا جاءَ ت بريا القرنفل
ففاضت دُمُوعُ العين منى صبابةً   على النحر حتى بلَّ دمى محمَلى
تقول وقدمال الغبيط بنا معاً   عَقرتَ بَعيرى ياامرأ القيس فانزلِ
اغرَّك منى انَّ حبَّكِ قاتِلى   وانكِ مهما تأمرى القلب يفعَلِ
وجيد كجيد الرئم ليس بفاحشٍ   إذا هِيَ نصَّتهُ ولا بمعطَّلِ
وليلٍ كموج البحر أرخى سدوَلهُ   علّى بانواع الهموم ليبتلي

سوال نمبر 5:- سبع معلقات کی وجہ تسمیہ نیز دو معلقات کے شعراء کے نام لکھیں؟ ۱۰=۶+۴

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

قسم اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ قِيْلَ فَمَنْ مَاتَ صَغِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ.

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر اعراب اور اس کا ترجمہ:

نوٹ: اوپر حدیث پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی بناتے ہیں یا اسے نصرانی بناتے ہیں۔ عرض کیا گیا: پس جو بچہ بچپن میں فوت ہوا یارسول اللہ؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ (بڑے ہوکر) کیا کرنے والے تھے۔

(ب) تشریح وتوضیح حدیث:

الفطرت: سے مراد وہ زمانہ ہے جس میں کوئی نبی موجود نہ ہو۔ يُهَوِّدَانِ: صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ از باب تفعیل یہودی بنانا۔ يُنَصِّرَانِ: صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ از باب تفعیل: نصرانی بنانا۔

بچپن میں فوت ہونے والے بچوں کا حکم:

جو بچے زمانہ بلوغ سے قبل دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں تو ان کے انجام کے حوالے سے محدثین کے پانچ اقوال ہیں:

۱- وہ جنت میں جائیں گے اس لیے ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے وہ نہ کافر ہوتا ہے اور نہ

مشرک ہوتا ہے۔

۲-وہ بچے اہل جنت کے خدام ہوں گے' وہ جنت میں جائیں گے اور جنت میں وہ اہل جنت کی خدمات انجام دیں گے۔

۳-علم باری تعالیٰ کے مطابق' جو بچے بڑے ہو کر نیک کام کرنے والے تھے' وہ جنت میں جائیں گے اور جو برے کام کرنے والے تھے' وہ جہنم میں جائیں گے۔

۴-وہ بچے نہ جنت میں جائیں گے' کیونکہ انہوں نے نیک اعمال نہیں کیے تھے اور نہ وہ جہنم میں جائیں گے' کیونکہ انہوں نے ابھی برے اعمال نہیں کیے تھے' بلکہ وہ مقام ''اعراف'' میں رہیں گے' جو جنت و دوزخ کے درمیان ہوگا۔

۵-مسلمان بچے والدین کی اتباع میں جنت میں اور مشرکین کے بچے اپنے والدین کی اتباع میں جہنم میں جائیں گے۔

سوال نمبر۲: عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القدرية مجوس هذه الامة وهم شيعة الدجال .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں' نیز ''شیعة الدجال'' کی توضیح کریں؟

(ب) تقدیر کے منکر کون ہیں' نیز یہ بتائیں کہ انہیں ''مجوس هذه الامة'' کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اور وہ دجال کی جماعت ہیں۔

''شیعة الدجال'' کی وضاحت:

لفظ شیعہ کا معنیٰ ہے: گروہ' جماعت' گروپ۔ الدجال بروزن فعال مبالغہ کا صیغہ ہے' جس کا مطلب ہے: دھوکہ باز' مکار' دھوکہ دینے والا۔ اس طرح ''شیعة الدجال'' کا مطلب ہوا ''دجال کی جماعت''۔

(ب) ''تقدیر'' کا منکر کون:

اسلامی تعلیمات کے مطابق جس طرح توحید' رسالت' آسمانی کتب' فرشتوں' جنت و دوزخ' قیام قیامت پر یقین رکھنا اور انہیں دلی طور پر تسلیم کرنا ضروری ہے' اسی طرح تقدیر کو حق سمجھنا بھی ضروری

ہے۔

دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے یا انسان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی سے اسے اس طرح لکھ دیا جیسے ہونا تھا یا انسان نے کرنا تھا اسے تقدیر کا نام دیا جاتا ہے۔ کوئی برا عمل کر کے اسے تقدیر کی طرف منسوب کرنا اور اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار عطا کیا ہے کہ وہ چاہے تو کوئی کام کرے اور چاہے تو نہ کرے اور شعور بھی دیا ہے کہ نیک عمل کا نتیجہ اچھا اور عمل بد کا نتیجہ برا ہوگا۔ انسان پتھر کی طرح بے حس، بے شعور اور بے حرکت نہیں ہے کہ اس کے عمل کو غیر کی طرف منسوب کر دیا جائے۔ تقدیر کا منکر گمراہ اور امت محمدیہ کا مجوسی ہے۔ تقدیر دو قسم کی ہو سکتی ہے: خیر اور شر، خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے گی جبکہ شر کی نسبت بندے کی طرف کی جائے گی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ عمل خیر کو پسند کرتا ہے اور عمل بد کو ناپسند کرتا ہے۔

منکرین تقدیر کو "مجوس هذه الامت" کہنے کی وجہ:

تقدیر کا انکار گمراہی و بے دینی ہے ایسے لوگوں کی مذمت اس حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کو "امت محمدیہ" کے مجوسی قرار دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کو اس امت کے مجوسی کیوں قرار دیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ "مجوسی" دراصل ستارہ پرست کو کہا جاتا ہے اور ستارہ پرست لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ تقدیر کے منکروں کو اس امت کے مجوسی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح ستارہ پرست لوگ صراحتاً شرک کے مرتکب ہوتے ہیں بالکل اسی طرح تقدیر کے منکر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس طرح ان لوگوں کی مذمت کرنا مقصود ہے۔

سوال نمبر 3:- (الف) امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی کے درمیان رفع یدین پر کیا مکالمہ ہوا؟ توضیح کریں؟

(ب) علمِ دین کی فضیلت پر کوئی ایک حدیث مع ترجمہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) رفع یدین کے حوالے سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ تعالیٰ کا مکالمہ:

دونوں اماموں کے مابین رفع یدین کے موضوع پر مکالمہ ہوا تھا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

امام اوزاعی: رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت آپ لوگ رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟

امام اعظم: اس بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث موجود نہیں ہے۔

امام اوزاعی: یہ کیسے ممکن ہے۔ حضرت امام زہری نے حضرت سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت مجھے بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آغاز نماز کے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

امام اعظم: اس روایت کے خلاف اسی سند سے ہمارے پاس حدیث موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف آغاز نماز کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

امام اوزاعی: میں آپ کی خدمت میں: عن الزهری عن سالم عن ابیه کی سند پیش کرتا ہوں، جبکہ آپ مجھے: حدثنی حماد بن ابراهیم بتاتے ہیں (یعنی آپ کی سند کے مقابلہ میں میری سند زیادہ قوی ہے)

امام اعظم: حضرت امام حماد، حضرت امام زہری سے ثقہ فقیہ تھے، حضرت ابراہیم نخعی حضرت امام سالم سے زیادہ فقیہ اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فقہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کم نہیں تھے۔ خواہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت کا درجہ حاصل تھا لیکن حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو دوسرے کمالات حاصل تھے، پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو اپنی خصوصیات کے سبب اپنی مثال آپ تھے۔

یہ گفتگو سن کر حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاموشی اختیار کر لی۔

(ب) علم دین کی فضیلت پر ایک حدیث:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طلب العلم فریضۃٌ علٰی کل مسلمٍ یعنی علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

قسم دوم: الادب العربی

سوال نمبر 4:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ اور خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

اذا قامتا تضوع المسك منهما — نسیم الصّبا جاءَت بریا القرنفل

ففاضت دُموعُ العین منی صبابةً — علی النحر حتی بلَّ دمی محمَلی

تقول وقدمال الغبيط بنا معًا عَقرتَ بَعيرى ياامرأ القيس فانزلِ
اغرَّكِ منى انّ حبَّكِ قاتِلى وانكِ مهما تأمرى القلب يفعَلِ
وجيد كجيد الرئم ليس بفاحشٍ اِذا هِىَ نصَّتهُ ولا بمعطّلِ
وليلٍ كموج البحر أرخى سدولهٔ علّى بانواع الهموم ليبتلي

جواب: اشعار کا ترجمہ:

۱- جب وہ دونوں (ام حویرث اور ام رباب مستانہ انداز سے) کھڑی ہوتی تھیں، تو ان دونوں سے مشک (کی خوشبو) ایسی مہکتی تھی گویا بادِ صبا لونگ کی خوشبو لیے آتی ہے۔

۲- پس عشق کی وجہ سے میری آنکھ کے آنسو یہاں تک سینہ پر بہے کہ میرے آنسوؤں نے میری (تلوار کے) پرتلہ کو تر کر دیا۔

۳- اس حالیکہ، ہودج ہم دونوں کو جھکائے دے رہا تھا، وہ کہنے لگی: اے امرأ القیس! تو نے میری اونٹنی کی کمر لگادی پس تو اتر جا۔

۴- یقیناً میری جانب سے تجھ کو یہ گھمنڈ ہو گیا ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کیے دیتی ہے، اور یہ کہ جو کچھ تو میرے دل کو حکم دے گی وہ کرے گا۔

۵- اور ایک گردن، جو گردن آہو کی مثل ہے جبکہ وہ اس کو بلند کرے، تو بلندی (بے ڈول) اور بے زیور نہیں ہے۔

۶- اور بہت سی موج دریا کی طرح (خوفناک) راتیں ہیں جنہوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اوپر چھوڑ دیے تاکہ وہ مجھے آزمائیں۔

خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق:

نوٹ: ہر شعر میں ایک خط کشیدہ لفظ ہے، تو کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق درج ذیل ہے:

۱- قرنفل: یہ رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کا مصدر ہے۔

۲- محمل: اسم ظرف ثلاثی مجرد صحیح از باب سَمِعَ يَسْمَعُ ۔ پرتلہ۔

۳- فانزل: صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد۔ اترنا۔

۴- یفعل: صیغہ واحد مذکر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد از باب فَتَحَ يَفْتَحُ ۔

۵- بمعطل: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ از باب تفعیل۔ ختم کرنا۔

۵- لیبتلی: یبتل: صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر مذکر غائب ناقص یائی، یِ ضمیر منصوب متصل

مفعول بہ۔ آزمانا۔

سوال نمبر 5:۔ سبع معلقات کی وجہ تسمیہ نیز دو معلقات کے شعراء کے نام لکھیں؟

جواب: ''سبع معلقات'' کی وجہ تسمیہ:

لفظ ''سبع'' اسم عدد ہے' جس کا معنی ہے: سات۔ لفظ ''معلقات'' اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ برائے جمع مؤنث از باب تفعیل۔ لٹکانا۔ زمانہ جاہلیت میں شعراء اپنے ممتاز کلام کو بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا دیتے تھے' اس سے بڑا شاعر اپنے امتیازی و معیاری قصیدہ کو جو اس سے زیادہ معیاری ہوتا' اسے اتار کر اس کی جگہ پر لٹکا دیا کرتا تھا۔ سبع معلقات کا مطلب یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ سات قصائد ایسے ہیں' جن کو شعراء نے بیت اللہ کے ساتھ لٹکایا تھا' ان سے زیادہ معیاری شعراء سے قصائد تیار نہ ہو سکے اور ان کے معیاری ہونے پر شعراء جاہلیت نے اتفاق کر لیا تھا۔

دو معلقات کے شعراء کے نام:

۱۔ پہلے معلقہ کا نام ''اللامیۃ'' ہے۔ اس کے شاعر (مصنف) کا نام ''امرؤ القیس الکندی'' ہے۔

۲۔ دوسرے معلقہ کے شاعر کا نام ہے: طرفہ بن العبد البکری۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے) سال دوم برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر1:- والمفروض فی مسح الرأس مقدار الناصية وهو ربع الرأس.

(الف) مذکورہ عبارت کے تحت ہدایہ میں بیان کیے گئے اختلاف ائمہ کو مع الدلائل بیان کریں؟ ۱۴

(ب) "والمرفقان والكعبان يدخلان في الغسل" مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ بالتفصیل لکھیں؟ ۲۰

سوال نمبر2:- والدابة تخرج من الدبر ناقضة فان خرجت من رأس الجرح اوسقط اللحم منه لاينقض والمراد بالدابة الدودة وهذا لان النجس ما عليها وذلك قليل وهو حدث في السبيلين دون غيرهما فاشبه الجشاء والفساء.

(الف) عبارت مذکورہ کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟ ۱۵=۸+۷

(ب) غدیر عظیم کی حد بیان کریں، اگر اس میں نجاست گر جائے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۱۰

(ج) ماء مستعمل کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ ۸=۵+۳

سوال نمبر3:- واول وقت العصر اذا خرج وقت الظهر على القولين وآخر وقتها مالم تغرب الشمس.

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) نماز ظہر کے وقت میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف مع دلائل ذکر کریں؟ ۱۵

(ج) فتویٰ کس قول پر ہے، اور وجہ ترجیح کیا ہے؟ ۸=۵+۳

سوال نمبر4:- (الف) ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل عبارات کی کوئی ایک ایک دلیل ذکر

کریں؟ ۲۵

المنی نجس یجب غسله رطباً ۔

والنفاس هو الدم الخارج عقیب الولادة ۔

المسح علی الخفین جائز ۔

ویرفع یدیه فی تکبیرات العیدین ۔

الجماعة سنة مؤکدة ۔

(ب) مکروہات صلوٰۃ میں سے صرف دو دلیل سے بیان کریں؟ ۸

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ

سوال نمبر 1:۔والمفروض فی مسح الرأس مقدار الناصیة وھو ربع الرأس۔

(الف) مذکورہ عبارت کے تحت ہدایہ میں بیان کیے گئے اختلاف ائمہ کو مع الدلائل بیان کریں؟

(ب) "والمرفقان والکعبان یدخلان فی الغسل" مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ بالتفصیل لکھیں؟

جواب: (الف) عبارت کے تحت ہدایہ میں بیان کردہ اختلاف آئمہ:

اس عبارت میں وضو کا چوتھا فرض بیان کیا گیا ہے' وہ سر کا مسح کرنا ہے۔ سر کے مسح کی مقدار میں آئمہ فقہ کا اختلاف ہے' جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے' یہ مسح علی الاطلاق ہوگا' خواہ کسی بھی سمت سے ہو۔

۲۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے کہ مطلق سر کا مسح فرض ہے' خواہ ایک بال ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے کہ تمام سر کا مسح فرض ہے' اگر کچھ حصہ سر کا باقی رہ گیا' تو مسح درست نہیں ہوگا۔

سب آئمہ کرام نے اس ارشاد ربانی سے استدلال کیا: وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ۔ تاہم انداز استدلال مختلف ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آیت اپنے اطلاق پر ہے' اس میں چوتھائی سر یا مکمل سر کا ذکر نہیں ہے' لہٰذا یہ مطلق ہوا۔ ضابطہ ہے: المطلق یجری علی اطلاقه یعنی مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے۔

امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ آیت بِرُؤُسِكُمْ میں ب زائدہ اور اصل حکم: وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ کا 'روس' راس کی جمع ہے' پھر راس پورے سر کو کہا جاتا ہے نہ کہ سر کے بعض حصہ کو' لہٰذا پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

احناف کی دلیل بھی یہی آیت ہے' مگر یہ آیت مطلق نہیں ہے' بلکہ مجمل ہے' مجمل تفصیل کا تقاضا

کرتی ہے اور اس کی تفصیل اس حدیث میں موجود ہے جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا' پھر وضو کیا' تو آپ نے اپنی پیشانی اور موزوں پر مسح کیا۔اس سے ثابت ہوا چوتھائی حصہ سر کا مسح فرض ہے۔

(ب)"والمرفقان والكعبان يدخلان في الغسل" میں مذاہب آئمہ:

اس بات میں تمام آئمہ فقہ کا اتفاق ہے کہ وضو میں دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے' مگر اس بات میں اختلاف ہے کہ کہنیاں ہاتھوں میں اور ٹخنے پاؤں کے دھونے میں شامل ہیں یا نہیں۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱-امام اعظم ابوحنیفہ' صاحبین' امام شافعی اور ایک قول کے مطابق امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ کہنیاں ہاتھوں میں اور ٹخنے پاؤں کے دھونے میں داخل ہیں۔ان کی دلیل یہ ہے کہ غایت کی دو اقسام ہیں: (۱) غایت اثبات: اس کا مطلب یہ ہے کہ غایت حکم میں شامل نہ ہو مگر اس حکم کو کھینچ کر اپنے مغیا تک پہنچا دے۔ (۲) غایت اسقاط: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ غایت خود تو حکم میں شامل ہو' مگر اپنے علاوہ کو اس حکم میں شامل نہ ہونے دے' بلکہ کنارے کر دے' اب غایت اثبات اور غایت اسقاط کا دارومدار صدر کلام پر ہے یعنی مغیا غایت کی جنس سے ہو' تو وہ غایت' غایت اسقاط ہوگی' اور وہ حکم میں شامل ہوگی۔اگر مغیا غایت کی جنس سے نہ ہو' تو پھر وہ غایت غایت اثبات کہلائے گی' اور وہ حکم میں داخل نہیں ہوگی۔ہم دیکھتے ہیں کہ مرفق اور کعب دونوں ید اور رجل کی جنس سے ہیں' لہٰذا ہاتھوں اور پاؤں کی طرح ان کا دھونا بھی ضروری ہے۔

۲-امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ کہنیاں ہاتھوں اور ٹخنے پاؤں کے دھونے میں داخل نہیں ہیں۔لہٰذا وضو کے دوران ان دونوں کا دھونا ضروری نہیں ہے۔آپ کی دلیل یہ ہے کہ کسی بھی چیز کی جو غایت اور حد ہوتی ہے' وہ مغیا اور محدود میں داخل نہیں ہوتی' ورنہ تو حد اور غایت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا' کیا دیکھتے نہیں کہ روزے کے باب میں اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے لیل کو صوم کی حد اور غایت قرار دیا ہے' اور ہر آدمی اچھی طرح جانتا ہے کہ روزہ صرف دن میں رکھا جاتا ہے' رات اس میں داخل نہیں ہوتی۔لہٰذا جس طرح لیل' صوم میں داخل نہیں ہے' اسی طرح مرفق اور کعب بھی غسل ید اور رجل میں داخل اور شامل نہیں ہوں گے۔

جمہور کی طرف سے امام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ کی قیاسی دلیل کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ لیل' صوم کی

جنس سے نہیں ہے اس لیے: اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ والی غایت غایت اثبات ہوئی اور غایت اثبات میں غایت مغیا کے حکم میں شامل اور داخل نہیں ہوتی۔ لہٰذا یہاں بھی لیل صوم میں داخل نہیں ہو گی۔ پھر آپ کا مرفقین وغیرہ کو اس پر قیاس کرنا بھی درست نہیں ہوگا۔

سوال نمبر2:- وَالدَّابَّةُ تَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ نَاقِضَةٌ فَإِنْ خَرَجَتْ مِنْ رَأْسِ الْجَرْحِ اَوْسَقَطَ اللَّحْمُ مِنْهُ لَايَنْقُضُ وَالْمُرَادُ بِالدَّابَّةِ اَلدُّوْدَةُ وَهٰذَا لِاَنَّ النَّجْسَ مَا عَلَيْهَا وَذٰلِكَ قَلِيْلٌ وَّهُوَ حَدَثٌ فِي السَّبِيْلَيْنِ دُوْنَ غَيْرِهِمَا فَاَشْبَهَ الْجُشَاءَ وَالْفَسَاءَ۔

(الف) عبارت مذکورہ کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب) غدیر عظیم کی حد بیان کریں، اگر اس میں نجاست گر جائے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(ج) ماء مستعمل کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور اس کا ترجمہ:

نوٹ: اعراب اوپر عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور پاخانے کے راستے سے نکلنے والا کیڑا بھی ناقض وضو ہے، لیکن زخم کے سرے سے کیڑا نکلا یا زخم سے گوشت گر پڑا، تو یہ ناقض نہیں ہے۔ اور دابہ سے مراد کیڑا ہے۔ یہ (فرق) اس وجہ سے ہے کہ نجاست وہی ہے جو کیڑے کے اوپر ہے، اور وہ مقدار قلیل ہے، جو سبیلین میں حدث ہے نہ کہ ان کے علاوہ میں، تو یہ ڈکار اور پھسکی کے مشابہ ہو گیا۔

(ب) غدیر عظیم کی حد اور اس میں نجاست کرنے کا حکم:

(i) غدیر عظیم کی حد: وہ بڑا تالاب جس کے ایک کنارہ میں حرکت کرنے سے دوسرا کنارہ حرکت نہ کرے۔

اس کا حکم: اگر اس کے ایک کنارے میں نجاست گر جائے، تو اس کے دوسرے کنارے سے وضو کرنا جائز ہے، کیونکہ عدم حرکت کی وجہ سے اس کا دوسرا کنارہ نجس نہیں ہوگا۔

(ج) ماء مستعمل اور اس کا حکم:

اگر پاک چیز مثلاً غلہ، سبزی اور پاک کپڑے وغیرہ دھونے کے لیے کوئی پاک پانی استعمال کیا جائے، تو ماء مستعمل ہونے کے بعد بھی بالاتفاق وہ پانی پاک ہی رہتا ہے۔ یہ صورت متفقہ ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس طرح کا ماء مستعمل صرف طاہر ہے مطہر نہیں ہے، خواہ استعمال کرنے والا

باوضو ہو یا بے وضو ہو۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضو سے بھی استدلال کیا ہے کہ جب آپ وضو فرماتے' تو صحابہ کرام آپ کے وضو کا پانی لیکر اپنے چہروں پر اسے ملنے لگتے تھے۔

شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ اس طرح کا مستعمل پانی نجس اور ناپاک ہے' خواہ نجاست حقیقی کے ازالے کی خاطر استعمال کیا جائے یا نجاست حکمی میں استعمال کیا جائے۔ انہوں نے اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال کیا ہے' آپ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے' اور غسل جنابت سے بھی منع کیا ہے' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نجاست حقیقیہ پانی کو ناپاک کر دیتی ہے۔

سوال نمبر 3:- وَاَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ اِذَا خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ عَلَى الْقَوْلَيْنِ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا مَالَمْ تَغْرُبِ الشَّمْسُ.

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب) نماز ظہر کے وقت میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف مع دلائل ذکر کریں؟

(ج) فتویٰ کس قول پر ہے' اور وجہ ترجیح کیا ہے؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور اس کا ترجمہ

نوٹ: عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں اور اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

نماز عصر کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے' جب دونوں قولوں کے مطابق ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اس کا آخری وقت غروب آفتاب تک ہے۔

(ب) نماز ظہر کے وقت کے حوالے سے امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کا اختلاف:

اس بات میں آئمہ کا اتفاق ہے کہ زوال کا وقت ختم ہونے پر ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے' کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دن اسی وقت نماز ظہر پڑھائی تھی۔

البتہ اس کے آخری وقت کے حوالے سے آئمہ کا اختلاف ہے' جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے پر ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے' اور نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ آپ کی دلیل یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ابردوا بالظہر الخ خواہ یہ ارشاد موسم گرما پر محمول ہے' مگر تاریخ بتاتی ہے کہ عرب کے

علاقوں میں ایک مثل سایہ ہونے پر گرمی اپنے عروج پر رہتی تھی' لہٰذا یہ بات طے شدہ "ابردوا بالظہر" کا مصداق وہ وقت ہے' جو مثل اوّل کے بعد آتا ہے' اور جب مثل اوّل کے بعد والے وقت میں ظہر پڑھنے کا حکم دیا جا رہا ہے' تو پھر اس وقت میں عصر کا وقت کہاں سے آئے گا؟

۲- صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ اصلی سایہ کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کا وقت ختم اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ صاحبین کی رائے یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پہلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز اس وقت پڑھائی تھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو گیا تھا' تو اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے' ورنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یہ نماز نہ پڑھاتے۔

(ج) مفتیٰ بہ قول:

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کی دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ جب ایک مثل پر ظہر کا وقت باقی رہنے اور ختم ہونے کے سلسلہ میں نصوص میں تعارض ہے' کیونکہ امامت جبرائیل والی حدیث سے ایک مثل پر ظہر کے وقت کا ختم ہونا ثابت ہو رہا ہے' اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ حدیث سے ایک مثل پر اس وقت کی بقاء ثابت ہو رہی ہے' اب اذا تعارضا تساقطا کے ضابطہ سے دونوں احادیث سے صرف نظر کرتے ہوئے غور و فکر کیا جائے گا' تو یہ بات سامنے آئے گی کہ ایک مثل سایہ سے پہلے ظہر کا وقت یقینی طور پر باقی تھا' ایک مثل سایہ ہونے پر اس کی بقاء و عدم بقاء کے حوالے سے نصوص میں تعارض ہوا' ایک مثل سایہ کے بعد شک کی صورت پیدا ہو گئی جبکہ ایک مثل سے پہلے اس کی بقاء کا یقین تھا اور خروج وقت کے شک سے وہ زائل نہیں ہو گا' اسی طرح اس کے بعد بھی وہ (یقین) باقی رہے گا' کیونکہ فقہ کا اصول ہے: الیقین لایزول بالشک۔ ثابت ہوا کہ مفتیٰ بہ قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے' اور یہی معمول بہ اور یہی راجح ہے۔

سوال نمبر 4:- (الف) ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل عبارات کی کوئی ایک ایک دلیل ذکر کریں؟

المنی نجس یجب غسله رطباً ۔

والنفاس هو الدم الخارج عقیب الولادة ۔

المسح علی الخفین جائز ۔

ویرفع یدیه فی تکبیرات العیدین ۔

الجماعة سنة مؤکدة ۔

(ب) مکروہات صلوٰۃ میں سے صرف دو دلیل سے بیان کریں؟

جواب: (الف) عبارات کی ایک ایک دلیل:

۱- منی پلید ہے، تر ہونے کی صورت میں اس کا دھونا واجب ہے۔ دلیل: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الماء من الماء یعنی خروج منی سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۲- اور نفاس وہ خون ہے، جو بچے کی ولادت کے بعد خارج ہوتا ہے۔ دلیل: ولادت کے بعد نکلنے والا خون نفاس کہلاتا ہے، اس کو نفاس کہنے اور نفاس کا نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ: تنفس الرحم بالدم سے ماخوذ ہے، جس کے معنیٰ ہیں رحم نے خون اگل دیا اور ظاہر ہے کہ ولادت کے وقت بعد ہی رحم خون اگلتا ہے، یا نفاس کو نفاس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ خروج نفس سے ماخوذ ہے، جس کے معنیٰ ہیں: بچہ کا نکلنا، معنیٰ کے اعتبار سے بھی نفاس کو نفاس کہنا صحیح ہے، اس لیے کہ بچہ نکلنے اور پیدا ہونے کے بعد ہی نفاس خون آتا ہے۔

۳- موزوں پر مسح جائز ہے۔ دلیل: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

۴- عیدین کی تکبیرات کے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔ دلیل: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا: تکبیر افتتاح میں، تکبیر قنوت، عیدین کی تکبیروں میں اور چار مواقع حج میں بیان کیے۔

۵- باجماعت نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ (واجب) ہے۔ دلیل: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت سنن ہدیٰ میں سے ہے، اور صرف منافق ہی جماعت سے پیچھے رہ سکتا ہے۔

(ب) دو مکروہات نماز مع دلیل:

۱- نمازی کا (حالت نماز میں) اپنے کپڑے یا اپنے جسم سے کھیلنا مکروہ ہے۔

دلیل: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزیں مکروہ قرار دی ہیں، ان میں سے ایک نماز میں (کپڑے سے) کھیلنا ہے۔

۲- نمازی کا اپنی انگلیوں کو چٹخانا مکروہ ہے۔ دلیل: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: تم حالت نماز میں اپنی انگلیوں کو نہ چٹخاؤ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے) سال دوم برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- (الف) اصول شرع کتنے ہیں تعداد بتائیں اور وجہ حصر بیان کریں؟۱۰

(ب) علم اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت تحریر کریں؟۱۰

(ج) کتاب اللہ کی تعریف اور اس تعریف میں مذکور قیودات کے فوائد لازمی تحریر کریں؟۱۰

(د) ''نورالانوار'' کس کتاب کی شرح ہے نام لکھیں؟۴

سوال نمبر 2:- انما تعرف احکام الشرع بمعرفة اقسامها ۔

(الف) مصنف نے نظم اور معنٰی کے اعتبار سے احکام شرع کی کتنی اور کون کون سی تقسیمات کی ہیں، ان میں سے کسی دو تقسیمات کی اقسام کے نام لکھیں؟۲۰

(ب) خاص کی تعریف، حکم اور مثال بیان کریں؟۱۳=۱۰+۳

سوال نمبر 3:- لهٰذا جعلنا لفظ الصاع فی حديث ابن عمر رضی الله عنهما عاما فيما يحله ۔

(الف) مذکورہ عبارت کی نورالانوار کی روشنی میں توضیح کریں؟۱۰

(ب) مؤول کی تعریف، حکم اور مثال تحریر کریں؟۱۰

(ج) عبارۃ النص اور اشارۃ النص کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟۱۳=۱۰+۳

سوال نمبر 4:- فان دخلت على المنكر اوجبت عموم افراده وان دخلت على المعرفة اوجبت عموم اجزائه حتى فرقوا بين قولهم كل رمان ماكول، و كل الرمان ماكول بالصدق والكذب ۔

(الف) مذکورہ عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) عموم افراد اور عموم اجزاء میں کیا فرق ہے؟ نیز کلمہ ''کل'' اور ''کلما'' کا فرق مثال سے بیان کریں؟ ۱۰

(ج) ''لا رجل فی الدار'' ایک قانون کی مثال ہے وہ قانون بیان کریں اور مثال مذکور اس پر منطبق کریں؟ ۱۳=۱۰+۳

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر ۱:۔ (الف) اصول شرع کتنے ہیں تعداد بتائیں اور وجہ حصر بیان کریں؟

(ب) علم اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت تحریر کریں؟

(ج) کتاب اللہ کی تعریف اور اس تعریف میں مذکور قیودات کے فوائد لازمی تحریر کریں؟

(د) ''نورالانوار'' کس کتاب کی شرح ہے نام لکھیں؟

جواب: (الف) اصول شرع کی تعداد اور وجہ حصر

اصول شرع چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب اللہ، (۲) سنت رسول، (۳) اجماع امت، (۴) قیاس۔

وجہ حصر:

استدلال وحی سے ہوگا یا غیر وحی سے، اگر وحی سے استدلال ہو تو پھر دو حالتیں ہیں وحی متلو ہوگی یا غیر متلو۔ اگر وحی متلو ہے، تو کتاب اللہ ہے۔ اگر غیر متلو ہے، تو سنت رسول اللہ ہے۔ اگر استدلال غیر وحی سے ہے، تو دو صورتیں ہیں۔ یا تو بعض کا قول ہوگا یا کل کا قول ہوگا۔ اگر کل کا قول ہے، تو اجماع ہے، اگر بعض کا قول ہے، تو قیاس ہے۔

(ب) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت:

۱۔ اصول فقہ کی تعریف:

اصول فقہ کی تعریف دو طرح سے کی گئی ہے:

(i) حد اضافی: الفقه هو العلم بالاحكام الشرعية من ادلتها التفصيلية یعنی وہ ایسا ملکہ جس کے ذریعے شرعی احکام تفصیلی دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں۔

(ii) حد لقبی: ایسے قواعد کا جاننا ہے، جس کے ساتھ شرعی احکام کا استنباط کیا جائے۔

۲۔ موضوع:

دلائل اربعہ (کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع اور قیاس) اور احکام ہیں۔

غرض وغایت:

شرعی احکام کو ادلہ تفصیلیہ سے معلوم کیا جائے اور مسائل کو استنباط کرنے کے قواعد معلوم کیے جائیں۔

(ج) کتاب اللہ کی تعریف اور قیود کے فوائد:

کتاب اللہ کی تعریف:

هُوَ كَلَامُ اللهِ الْمُنَزَّلُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَعَبَّدُ بِتِلَاوَتِهٖ یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا اور اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے۔

تعریف کی قیود کے فوائد:

كَلَامُ اللهِ اس میں تمام آسمانی کتب شامل ہیں۔ اَلْمُنَزَّلُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قید سے باقی تمام کتب خارج ہو گئیں صرف قرآن کریم باقی رہ گیا۔ المتعبد بتلاوته کی قید سے قرآن کریم کا مزید امتیاز بیان ہوا ہے یعنی اس کی تلاوت عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

(د) "نورالانوار" کے متن کا نام:

کتاب نورالانوار "کتاب المنار" کی شرح ہے۔

سوال نمبر 2:۔ انما تعرف احكام الشرع بمعرفة اقسامها .

(الف) مصنف نے نظم اور معنیٰ کے اعتبار سے احکام شرع کی کتنی اور کون کون سی تقسیمات کی ہیں، ان میں سے کسی دو تقسیمات کی اقسام کے نام لکھیں؟

(ب) خاص کی تعریف، حکم اور مثال بیان کریں؟

جواب: (الف) نظم اور معنیٰ کے اعتبار سے احکام شرع کی تقسیمات:

نظم قرآن اور معنیٰ کے اعتبار سے کل چار تقسیمات ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔نظم قرآن کی وضع معنی کے اعتبار سے چار اقسام ہیں:

(i) خاص (ii) عام (iii) مشترک (iv) مؤول

۲۔نظم قرآن کی معنی پر دلالت کے اعتبار سے اقسام: اگر نظم قرآن کی معنی پر دلالت واضح ہو تو اس کے تحت چار اقسام ہیں:

(i) ظاہر (ii) نص (iii) مفسر (iv) محکم

اگر نظم قرآن کی معنی پر دلالت واضح نہ ہو تو اس کے تحت بھی چار قسمیں بنتی ہیں:

(i) خفی (ii) مشکل (iii) مجمل (iv) متشابہ

۳۔نظم قرآن کی معنی کے استعمال کے اعتبار سے چار اقسام ہیں:

(i) حقیقت (ii) مجاز (iii) صریح (iv) کنایہ

۴۔نظم قرآن کی مرادی معنی پر مجتہد کے واقف ہونے کے طریقوں کی معرفت کے اعتبار سے بھی اس کی چار اقسام ہیں:

(i) عبارۃ النص (ii) اشارۃ النص (iii) دلالۃ النص (iv) اقتضاء النص۔

نوٹ: اس طرح نظم قرآن کی کل بیس اقسام بنتی ہیں۔ مصنف نے اپنی کتاب میں ان کی تفصیل بیان کی ہے۔

(ب) خاص کی تعریف، حکم اور مثال:

تعریف ومثال: خاص سے مراد وہ لفظ ہے، جس کو صرف ایک معلوم و معین معنی پر مسمّی معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو مثلاً (i) زَیْدٌ (تخصیص فرد)، (ii) رَجُلٌ (تخصیص نوع) (iii) اِنْسَانٌ (تخصیص جنس)

حکم: احناف کے نزدیک خاص سے قطعی اور یقینی علم حاصل ہوتا ہے، اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے، اگر اس کے مقابل خبر واحد اور قیاس آ جائے، تو دونوں کو جمع کرنا ممکن ہوا، تو دونوں پر عمل کریں گے ورنہ کتاب اللہ کے خاص پر عمل کریں گے اور خبر واحد اور قیاس کو ترک کر دیں گے۔

سوال نمبر3:۔لهذا جعلنا لفظ الصاع فى حديث ابن عمر رضى الله عنهما عاما فيما يحله .

(الف) مذکورہ عبارت کی نور الانوار کی روشنی میں توضیح کریں؟

(ب) مؤول کی تعریف، حکم اور مثال تحریر کریں؟

(ج) عبارۃ النص اور اشارۃ النص کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کی توضیح:

عموم مجاز کی مثال:

احناف کے ہاں مجاز عام ہوتا ہے اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو متفرع کرتے ہیں "لا تبیعوا الدرھم بالدرھمین ولا الصاع بالصاعین" اس میں حقیقی معنی تو مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ صاع کے حقیقی معنی ظرف و برتن کے ہیں جو صاع لکڑی کا ہوتا ہے اس ایک برتن کا دو برتنوں کے بدلے فروخت کرنا شرعاً جائز ہے حالانکہ حدیث میں ایک صاع کو دو صاع کے بدلے فروخت کرنا ناجائز ہے تو حدیث میں مراد صاع سے ظرف نہیں، بلکہ حدیث کے مجازی معنی مراد ہیں یعنی صاع کے اندر جو چیز آ جاتی ہے صاع کے ذریعے اس کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ شوافع کے ہاں مجاز خاص ہے، اور وہ صاع سے مراد اناج، گندم، باجرہ، چاول وغیرہ لیتے ہیں۔ اس اناج والے ایک صاع کو دو صاع کے بدلے فروخت نہ کرو۔ احناف کے ہاں صاع سے ہر وہ چیز مراد ہے جو صاع میں داخل ہوتی ہے صاع کے ذریعے اندازہ کیا جاتا ہو چاہے۔ وہ اناج ہو یا اناج کے علاوہ چونا وغیرہ ہو، تو احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں جس طرح ایک صاع بھرا اناج دو صاع بھرے اناج کے بدلے فروخت کرنا ناجائز ہے، اس طرح ایک صاع چونا کا دو صاع چونے کے بدلے فروخت کرنا بھی ناجائز ہے۔

(ب) مؤوّل کی تعریف، حکم اور مثال:

ایک لفظ کے کئی معانی میں سے ایک کو راجح قرار دینا، جیسے عین کے کئی معانی ہیں یعنی ان میں سے صرف عین جاریۃ (بہتا ہوا چشمہ) مراد لینا اور اس معنیٰ کو راجح قرار دینا۔

حکم: اس پر عمل کرنا واجب ہے، اسی احتمال کے ساتھ کہ یہ معنیٰ غلط ہو، دوسرا معنیٰ صحیح ہو۔ مؤول ظنی ہے، قطعی نہیں ہے۔ اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

(ج) عبارۃ النص اور اشارۃ النص کی تعریف مع مثال:

۱- عبارۃ النص مع مثال: جو معنیٰ نص سے مقصود، نص کی عبارت ہی اس کی واضح الفاظ میں صراحت کر دے جیسے اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط (البقرہ) میں اس بات کی دلالت ہے کہ بیع حلال اور سود حرام ہے۔

۲-اشارۃ النص مع مثال: نص کے الفاظ میں کوئی ایسا اشارہ پایا جائے جو اس کے معنی پر دلالت کرے جیسے وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران) اور معاملہ میں ان سے مشورہ کیجئے اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امت میں ایک گروہ ہونا چاہیے جو امت کی نمائندگی کرے اور اس سے معاملات کے بارے میں مشاورت کی جائے۔ اس دلالت کو دلالت اشارہ بھی کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 4:- فَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمُنَكَّرِ أَوْ جَبَتْ عُمُوْمُ أَفْرَادِهِ وَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمُعَرَّفَةِ أَوْ جَبَتْ عُمُوْمُ أَجْزَائِهِ حَتّٰى فَرَّقُوْا بَيْنَ قَوْلِهِمْ كُلُّ رُمَّانٍ مَأْكُوْلٌ، وَكُلُّ الرُّمَّانِ مَأْكُوْلٌ بِالصِّدْقِ وَالْكِذْبِ .

(الف) مذکورہ عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب) عموم افراد اور عموم اجزاء میں کیا فرق ہے؟ نیز کلمہ "کل" اور "کلما" کا فرق مثال سے بیان کریں؟

(ج) "الرجل فی الدار" ایک قانون کی مثال ہے وہ قانون بیان کریں اور مثال مذکور اس پر منطبق کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ:

نوٹ: عبارت پر اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

پس اگر لفظ "کل" نکرہ پر داخل ہو تو نکرہ کے افراد میں عموم ثابت کرے گا، کیونکہ افراد کا عموم اس کا لغوی مدلول ہوتا ہے۔ اگر یہ (کل) معرفہ پر داخل ہو تو معرفہ کے اجزاء کا عموم اس کا عرفی مدلول ہے۔ یہاں تک کہ فرق کیا ہے ان کے اس قول میں "كُلُّ الرُّمَّانِ مَأْكُوْلٌ" اور "كُلُّ الرُّمَّانِ مَأْكُوْلٌ" کے درمیان صدق و کذب کا۔

(ب) عموم افراد اور عموم اجزاء میں فرق:

لفظ "کل" اگر نکرہ پر داخل ہو تو اس کے مدخول کے افراد کو عموم افراد کہا جاتا ہے۔ اگر لفظ "کل" معرفہ پر داخل ہو تو اس کے مدخول کے افراد کو عموم اجزاء کہا جاتا ہے۔ دونوں کی مثالیں یہ ہیں:

(i) كُلُّ الرُّمَّانِ مَأْكُوْلٌ (ii) كُلُّ الرُّمَّانِ مَأْكُوْلٌ .

"کل" اور "کلما" میں فرق:

لفظ "کل" اپنے مدخول کے ہر فرد کو اس طرح کر دینے کے لیے آتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی

دوسرا فرد ہی نہیں ہے؛ مثلاً "کُلُّ اِنْسَانٍ حِیْوَانٌ" انسان کا ہر ہر فرد الگ الگ حیوان ہے ایسا نہیں ہے کہ انسان کے تمام افراد علی سبیل الاجتماع حیوان ہیں۔

"کل ' ما" کے ساتھ ملا ہو تو عموم افعال ثابت کرتا ہے۔ افعال پر "کلما" داخل ہو کر مصادر میں عموم ثابت کرتا ہے اس لیے کہ "کـــل" لازم الاضافت ہے اسماء کا عموم ضمناً ثابت ہوتا ہے مثلاً "کـلـما تزوجت امرأة فهي طالق" کے معنیٰ ہیں: کـل وقت اتزوج امرأة فهي طالق یعنی جس وقت بھی میں عورت سے نکاح کرے گا اس پر طلاق واقع ہو جائے گی، مگر عموم افعال کے ضمن میں عموم اسماء بھی ثابت ہو جاتا ہے، کیونکہ افعال اسماء سے جدا نہیں ہیں۔ نیز کل میں صراحت عموم اسماء ہوتا ہے اور عموم افعال ضمناً ہوتے ہیں۔

(ج) "لا رجل في الدار" ایک قانون کی مثال وہ قانون اور اس پر مثال مذکور کا انطباق:

قانون: یہ مثال اس قانون کی ہے: نکرہ اس وقت عام واقع ہوگا جب وہ تحت النفی ہو، کیونکہ نکرہ کی اصل وضع یا تو ماہیت پر ہوتی ہے یا فرد واحد غیر معین پر ہوتی ہے اس لیے جب اس پر حرف نفی داخل ہوگا تو عام ہو جائے گا۔ اگر نفی عام نہ ہو تو ماہیت یا فرد غیر معین کی نفی نہ ہوگی اور اگر نکرہ من استغراقیہ کے معنیٰ کو شامل ہو تو وہ عموم میں نص ہوگا اور اگر من استغراقیہ کے معنیٰ کو شامل نہ ہو تو عموم میں ظاہر ہوگا اگرچہ خصوص کا بھی احتمال رکھتا ہے۔

اس کی مثال یوں ہے کہ اس عموم کی دلیل اجماع اہل لغت ہے "لا الٰہ الا اللہ" اس شخص کے جواب میں کہا جائے گا جو کہے: هَلْ مِنْ الـه الا الله ۔ نیز مذکورہ مثال یعنی "لا رجل في الدار" میں بھی نکرہ نفی کے تحت آیا ہے اور اسی قانون کے مطابق یہ عموم کا فائدہ دیتا ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے) سال دوم برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے چار سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) اسم، فعل اور حرف کی وجہ تسمیہ شرح جامی کی روشنی میں بیان کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) کلمہ کو کلام پر کیوں مقدم کیا جاتا ہے؟ حالانکہ کلام میں افادہ زیادہ ہے۔ ۱۰

سوال نمبر2: (الف) "الکلمۃ لفظ" میں الف لام اور تاء کون سی ہے؟ نیز ان کے درمیان عدم منافات شرح جامی کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) مصنف نے کلمہ کی تعریف میں لفظ کو لفظۃ کیوں نہیں کہا؟ حالانکہ مبتداء اور خبر میں مطابقت لازم ہے۔ ۱۰

سوال نمبر3: (وضع) الوضع تخصیص شیء بشیء بحیث متی اطلق او احس الشیء الاول فهم منه الشیء الثانی قیل یخرج عنه وضع الحرف حیث لا یفهم منه معناه متی أطلق بل اذا اطلق مع ضم ضمیمة .

(الف) مذکورہ عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) اس عبارت میں مذکور اعتراض کے جوابات لکھیں، نیز یہ بتائیں کہ کلمہ اور کلام کا مشتق عنہ کون ہے؟ ۱۵

سوال نمبر4: ومن خواصه دخول اللام والجر والتنوین والاضافة والاسناد الیه .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ لام تعریف کا داخل ہونا اسم کا خاصہ کیوں ہے؟ نیز وضاحت کریں کہ یہ خاصہ کون سا ہے؟ ۱۵

(ب) اضافت کو اسم کا خاصہ کیوں قرار دیا؟ وجہ تحریر کریں، نیز بتائیں اضافت سے کیا مراد ہے؟ ۱۰

سوال نمبر 5: والنون زائدة من قبلها الف ووزن فعل وهٰذا القول تقريب

(الف) مذکورہ عبارت کی ترکیب کریں، نیز بتائیں کہ "هٰذا القول" کا کیا معنی ہے؟ ۱۰

(ب) اسباب منع صرف کتنے اور کون کون سے ہیں؟ تعداد میں کیا اختلاف ہے؟ واضح کریں؟ ۱۰

(ج) عَلَم کو نکرہ بنانے کا کوئی ایک طریقہ مثال کے ساتھ بیان کریں؟ ۵

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2021ء

پانچواں پرچہ: نحو

سوال نمبر 1: (الف) اسم، فعل اور حرف کی وجہ تسمیہ شرح جامی کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) کلمہ کو کلام پر کیوں مقدم کیا جاتا ہے؟ حالانکہ کلام میں افادہ زیادہ ہے۔

جواب: (الف) اسم، فعل اور حرف کی وجہ تسمیہ:

(۱) اسم کی وجہ تسمیہ:

لفظ اسم ''سمو'' سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ بلندی کے ہیں اور اسم کی حیثیت فعل اور حرف کے مقابلہ میں زیادہ ہے، چونکہ یہ مسند الیہ ہوتا ہے، اور مسند بھی، جبکہ فعل صرف مسند ہوتا ہے، جبکہ حرف نہ مسند ہوتا ہے، اور نہ مسند الیہ ہوتا ہے۔ ایک ضعیف قول کے مطابق اسم ''وسم'' سے بنا ہے، جس کے معنیٰ ہیں علامت، چونکہ اسم بھی اپنے معنی پر علامت ہوتا ہے، اس لیے اسے اسم کہا جاتا ہے۔

۲۔ فعل کی وجہ تسمیہ:

فعل کو فعل اس لیے کہتے ہیں کہ فعل لغۃ مصدر کا نام ہے، اور مصدر چونکہ فعل کے اجزاء میں سے ایک جزء ہوتا ہے، اس طرح جزء کا نام کل کا نام رکھ دیا گیا۔ یا فعل حقیقت میں فاعل کا فعل ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام فعل رکھ دیا گیا۔

۳۔ حرف کی وجہ تسمیہ:

حرف کا معنیٰ طرف کے ہیں یعنی کنارہ کے اور حرف، اسم اور فعل کے مقابلہ میں مسند اور مسند الیہ ہونے کے اعتبار سے کنارے میں ہوتا ہے یعنی حرف نہ مسند ہوتا ہے، اور نہ مسند الیہ ہوتا ہے۔

(ب) کلمہ کو کلام پر مقدم کرنے کی وجہ:

سوال یہ ہے کہ کلمہ کو کلام پر مقدم کیوں کیا گیا ہے، جبکہ کلام کے فوائد زیادہ ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مفہوم کلمہ جزء ہے، مفہوم کلام کا، تو جزء طبعاً کل پر مقدم ہوتی ہے، تو ذکر میں بھی جزء کو کل پر مقدم کر دیا تاکہ وضع طبع کے مطابق ہو جائے۔

سوال نمبر 2: (الف) ''الکلمۃ لفظ'' میں، الف لام اور تاء کون سی ہے؟ نیز ان کے درمیان

عدم منافات شرح جامی کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) مصنف نے کلمہ کی تعریف میں لفظ کہا لفظة کیوں نہیں کہا؟ حالانکہ مبتداء اور خبر میں مطابقت لازم ہے۔

جواب: (الف) الکلمة میں الف لام کون سا اور تاء کون سی:

لفظ "الکلمة" کے الف لام میں بنیادی طور پر دو احتمال ہیں، یہ الف لام اسمی ہوگا یا حرفی، پہلا احتمال باطل ہے، کیونکہ الف لام اسمی اسم فاعل یا اسم مفعول کے شروع میں آتا ہے، جو الذی کے معنیٰ میں ہوتا ہے، مثلاً اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ۔ الکلمة نہ اسم فاعل ہے، اور نہ اسم مفعول ہے۔ پھر الف لام حرفی میں بھی دو احتمال ہیں: زائد اور غیر زائد، پہلا احتمال بھی درست نہیں، کیونکہ وہ غیر مفید ہوتا ہے۔ حرفی غیر زائد میں چار احتمال ہیں: (۱) الف لام جنسی: جس کے مدخول کی جنس مراد لی جاتی ہے، مثلاً الرجل خیر من المراۃ۔ (۲) الف لام استغراقی: جس کے مدخول کے تمام افراد مراد لیے جاتے ہیں جیسے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ میں اَلْاِنْسَان سے تمام افراد مراد ہیں۔ (۳) الف لام عہد خارجی: جس کے مدخول سے خاص فرد مراد لیا جائے، جو مخاطب اور متکلم کے درمیان متعین ہو جیسے فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ میں الرسول سے مراد خاص فرد ہے، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (۴) الف لام عہد ذہنی: وہ ہے، جس کے مدخول سے ایک خاص فرد لیا جائے، جو معین نہ ہو جیسے اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ میں الذئب پر الف لام ہے۔

لفظ "الکلمة" پر الف لام جنسی ہے، کیونکہ کلمہ مقام تعریف میں واقع ہے، اور تعریف ماہیت جنس کی ہوتی ہے۔

الف لام جنسی مراد لینے کی صورت میں اعتراض ہوتا ہے کہ "الکلمة" پر الف لام جنسی بنانا درست نہیں ہے، کیونکہ اس کے آخر میں تاء وحدت کی ہے، تو تاء وحدت اور الف لام جنسی کے درمیان منافات ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وحدت کی چار اقسام ہیں: (i) وحدت جنسی، (ii) وحدت نوعی، (iii) وحدت صنفی، (iv) وحدت شخصی۔ وحدت جنسی کی مثال حیوان، وحدت نوعی کی مثال رجل، وحدت صنفی کی مثال رومی اور وحدت شخصی کی مثال زید۔ یہاں وحدت سے مراد وحدت جنسی ہے۔ جنس اور وحدت جنسی کے درمیان منافات نہیں۔

(ب) مصنف کے کلمہ کی تعریف میں "لفظة" نہ کہنے کی وجہ:

سوال یہ ہے کہ مصنف نے کلمہ کی تعریف میں "لـفـظ" کہا ہے' اور "لـفـظة" نہیں کہا جبکہ "الـكـلمة" مبتداء ہے' اس میں تاء موجود "لفظ" اس کی خبر ہے' جو تاء سے خالی ہے حالانکہ مبتداء اور خبر کے درمیان مذکر و مؤنث کے لحاظ سے مطابقت ضروری ہوتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مبتداء اور خبر کے درمیان مذکر و مؤنث کے لحاظ سے مطابقت کی پانچ شرائط ہیں: (۱) خبر صفت کا صیغہ ہو مثلاً زَيْدٌ ضَارِبٌ' (۲) مبتداء اور خبر دونوں اسم ظاہر ہوں مثلاً عُمَرُ وَصَالِحٌ' (۳) خبر میں ایسی ضمیر ہو' جو مبتداء کی طرف لوٹتی جیسے عثمان ابوه مؤمن' (۴) خبر ایسا صفت کا صیغہ نہ ہو' جو مذکر و مؤنث کے درمیان مساوی طور پر استعمال ہوتا ہو مثلاً الـرجـل صبور' (۵) خبر ایسا لفظ نہ ہو' جو عورت کے ساتھ مخصوص ہو مثلاً الامرأة حائض۔

چونکہ یہاں شرائط مفقود ہیں' جس وجہ سے "لـفـظ" کے آخر میں تاء نہیں لائی گئی۔ علامہ زمخشری نے المفصل میں وحدت کا قصد کیا' اس لیے وہ تاء لائے ہیں' جبکہ علامہ ابن حاجب نے وحدت کا قصد نہیں کیا' لہٰذا وہ نہیں لائے۔

سوال نمبر3: (وضع) اَلْوَضْعُ تَخْصِيْصُ شَيْءٍ بِشَيْءٍ بِحَيْثُ مَتٰى اُطْلِقَ اَوْ اُحِسَّ الشَّيْءُ الْاَوَّلُ فُهِمَ مِنْهُ الشَّيْءُ الثَّانِيْ قِيْلَ يَخْرُجُ عَنْهُ وَضْعُ الْحَرْفِ حَيْثُ لَايُفْهَمُ مِنْهُ مَعْنَاهُ مَتٰى اُطْلِقَ بَلْ اِذَا اُطْلِقَ مَعَ ضَمِّ ضَمِيْمَةٍ۔

(الف) مذکورہ عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب) اس عبارت میں مذکور اعتراض کے جوابات لکھیں' نیز یہ بتائیں کہ کلمہ اور کلام کا مشتق عنہ کون ہے؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ:

نوٹ: اعراب اوپر عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

وضع کا مطلب ہے کہ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ اس طرح خاص ہونا' جب پہلی چیز بولی جائے یا محسوس کی جائے' تو اس سے دوسری چیز سمجھی جائے۔ بعض نحات کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اس سے حرف کی وضع خارج ہوگئی' کیونکہ اس کے بولنے سے اس کا معنی نہیں سمجھا جاتا بشرطیکہ اس کے ساتھ دوسرے الفاظ شامل نہ کیے جائیں۔

(ب) عبارت کے حوالے سے سوال و جوابات:

مندرجہ بالا عبارت کے حوالے سے چند ایک اعتراضات اور ان کے جوابات درج ذیل ہیں:

۱-اعتراض: وضع کی تعریف میں شارح رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو الفاظ "اطلق و احس" استعمال کیے ہیں، ان میں سے ایک پر اکتفاء کیوں نہیں کیا یعنی یوں کہہ دیتے: متی اطلق الشیء الاوّل فهم منه الشیء الثانی؟ جواب: شارح رحمہ اللہ تعالیٰ نے مطلق "وضع" کی تعریف کی ہے، اور خاص وضع کی تعریف نہیں کی، اس طرح انہوں نے دونوں الفاظ کو استعمال کر کے وضع لفظ اور وضع غیر لفظ یعنی دوال اربع کو وضع کی تعریف میں داخل کیا ہے۔ یہاں "اطلق" سے وضع لفظی اور "احس" سے وضع غیر لفظی مراد لی گئی ہے۔

۲-اعتراض: شارح رحمہ اللہ تعالیٰ نے وضع کا لغوی معنیٰ کیوں بیان نہیں کیا؟ علوم میں لغوی معنیٰ غیر مقصود ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے ترک کر دیا۔

۳-شارح رحمہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ عبارت میں "لفظ" کا لغوی معنیٰ کیوں بیان کیا ہے؟ جواب: لفظ کو اس کے لغوی معنیٰ سے اصطلاحی معنیٰ کی طرف نقل کرنے کے دو طریقے ہیں، ان کو بیان کرنا مقصود تھا۔ ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ پہلے لفظ کا لغوی معنیٰ بیان کیا جائے، پھر اس کا اصطلاحی معنیٰ بیان کیا جائے، تو شارح نے یہاں یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

۴-کسی لفظ کا لغوی معنیٰ بیان کر کے اصطلاحی معنیٰ کی طرف نقل کرنا یا منتقل ہونے سے تحصیل حاصل لازم آتا ہے، جو درست نہیں ہے؟ یہاں التفات سے مراد نئی اور جدید التفات ہے، جبکہ دوسری بار پہلی شیء بولی جائے یا محسوس کی جائے، تو نفس اس کی طرف نئی توجہ کرتا ہے۔ اس طرح تحصیل حاصل لازم نہیں آتا۔

کلمہ اور کلام کا مشتق منہ:

اس بات میں اختلاف ہے کہ "کلمہ" اور "کلام" اسماء ہیں یا مشتق ہیں؟ بعض نحات کا خیال ہے کہ "کلمہ" اور "کلام" مستقل ہیں اور یہ کسی سے مشتق نہیں ہیں۔ جمہور نحات کا مؤقف ہے کہ یہ دونوں مشتق ہیں اور ان کا مشتق منہ "الکلم" (بسکون اللام) ہے۔

سوال: مشتق اور مشتق منہ کے درمیان مطابقت ہوتی ہے، یہاں مطابقت نہیں پائی جاتی؟

جواب: مطابقت کی تین صورتیں: مطابقةً، تضمناً اور التزاماً، تو یہاں خواہ لفظی مطابقت تو نہیں پائی

جاتی مگر معنیٰ التزامی کے اعتبار سے مطابقت پائی جاتی ہے۔

سوال نمبر 4: ومن خواصه دخول اللام والجر والتنوين والاضافة والاسناد اليه .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ لام تعریف کا داخل ہونا اسم کا خاصہ کیوں ہے؟ نیز وضاحت کریں کہ یہ خاصہ کون سا ہے؟

(ب) اضافت کو اسم کا خاصہ کیوں قرار دیا؟ وجہ تحریر کریں' نیز بتائیں اضافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور اسم کی علامات میں سے بعض یہ ہیں: (۱) شروع میں الف لام کا داخل ہونا' (۲) حرف جارہ کا داخل ہونا' (۳) (آخر میں) تنوین کا آنا' (۴) اضافت یعنی مضاف ہونا' (۵) مسند الیہ ہونا۔

الف لام صرف اسم کا خاصہ ہونے کی وجہ:

چونکہ الف لام کی وضع معنیٰ مستقل تعیین کے لیے ہوتی ہے' تا کہ اس پر مدخول الف لام دلالت کرے اور معنیٰ مستقل بالمفہومیت پر اسم دلالت کرتا ہے' حرف معنیٰ مستقل بالمفہومیت پر دلالت نہیں کرتا۔ فعل خواہ معنیٰ مستقل بالمفہومیت پر دلالت کرتا ہے' مگر فعل کے معنیٰ مطابقی میں استقلال نہیں' بلکہ معنیٰ تضمنی میں ہے' جبکہ یہاں معنیٰ مطابقی میں استقلال مراد ہے۔ اس لیے الف لام فعل اور حرف پر داخل نہیں ہوتا۔

نیز الف لام اسم کے خصائص مشہورہ میں سے ایک ہے۔

(ب) اضافت اسم کا خاصہ ہونے کی وجہ:

اضافت سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں: (i) لفظی' (ii) معنوی۔ لفظی اس طرح کہ بوقت اضافت مضاف کی تنوین اور قائمقام تنوین حذف ہو جاتی ہے' یہ تخفیف لفظی ہے۔ معنوی اس طرح کہ اگر مضاف الیہ نکرہ ہو' تو مضاف میں تخصیص آتی ہے' اور اگر مضاف الیہ معرفہ ہو' تو مضاف معرفہ ہو جاتا ہے' اور یہ تینوں یعنی تخفیف' تخصیص اور تعریف اسم کے ساتھ خاص ہیں' اس لیے اضافت بھی اسم کا خاصہ ہے۔ مضاف الیہ ہونا اس لیے اسم کا خاصہ ہے کہ مضاف' مضاف الیہ کو جر دیتا ہے' اور جر اسم کا خاصہ ہے۔ لہٰذا مضاف الیہ ہونا بھی اسم کا خاصہ ہے۔

نوٹ: یہاں اضافت سے مراد مضاف اور مضاف الیہ دونوں اسم کے خصائص میں سے ہیں۔

یہ بھی اسم کے خصائص مشہورہ میں سے ہیں۔

سوال نمبر5: والنون زائدة من قبلها الف ووزن فعل وهٰذا القول تقريب

(الف) مذکورہ عبارت کی ترکیب کریں نیز بتائیں کہ "هٰذا القول" کا کیا معنی ہے؟

(ب) اسباب منع صرف کتنے اور کون کون سے ہیں؟ تعداد میں کیا اختلاف ہے؟ واضح کریں۔

(ج) عَلَم کو نکرہ بنانے کا کوئی ایک طریقہ مثال کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترکیب عبارت:

(i) والنون زائدة من قبلها الف: یہ تمام عبارت مراد لفظ مرفوع محلا خبر ہوئی مبتداء محذوف کی جو "ثامنها" ہے، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) ووزن فعل: وَ حرف عاطفہ مبنی بر فتح مبنیات اصلیہ سے۔ وزن مفرد منصرف صحیح بہ اعراب لفظی مرفوع لفظا مضاف فعل مفرد منصرف صحیح بہ اعراب لفظی مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ خبر ہوئی مبتداء محذوف "تاسعها" ہے، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) وهٰذا القول تقريب: وَ حرف عاطفہ مبنی بر فتح مبنیات اصلیہ سے هٰذا اسم اشارہ برائے واحد مذکر قریب مرفوع محلا موصوف القول مفرد منصرف صحیح بہ اعراب لفظی مرفوع لفظا صفت، صفت با موصوف مبتداء۔ تقریب مفرد منصرف صحیح بہ اعراب لفظی مرفوع لفظا خبر، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"هٰذا القول" کا مفہوم:

اس عبارت کے دو مفاہیم ہیں:

(۱) اسباب منع صرف کو نظم کی صورت میں بیان کرنا، یاد کرنے کے لیے آسان ہے اور نثر میں ان کا یاد کرنا دشوار ہے۔

(۲) اسباب منع صرف کی تعداد "نو" بیان کرنا بھی بہت مناسب ہے، کیونکہ یہ ارشاد نبوی ہے:

خير الامور اوسطها ۔

(ب) اسباب منع کی تعداد میں اختلاف:

اسباب منع صرف کی تعداد میں اختلاف ہے، اس میں تین اقوال ہیں:

(۱) یہ تعداد میں دو ہیں۔

(۲) یہ تعداد میں گیارہ ہیں۔

(۳) یہ تعداد میں نو (9) ہیں۔

تیسرا قول مصنف اور جمہور کا مختار ہے۔

(ج) ''علم'' کو نکرہ بنانے کا ایک طریقہ:

''علم'' کو نکرہ بنانے کے کئی طریقے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک نام کے بارہ افراد جمع کر لیے جائیں، تو پہلا نام (علم) معرفہ ہوگا، باقی سب نکرہ ہوں گے، مثلاً طلحہ نام کے بارہ آدمی ہوں، تو ان میں سے پہلا تو معرفہ ہوگا باقی سب نکرہ ہوں گے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے) سال دوم برائے طلبہ سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت و منطق

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

قسم اوّل...... بلاغت

سوال نمبر 1:-اَلَّفْتُ مُخْتَصَرًا يَتَضَمَّنُ مَا فِيهِ مِنَ الْقَوَاعِدِ وَيَشْتَمِلُ عَلٰى مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْأَمْثِلَةِ وَالشَّوَاهِدِ وَلَمْ آلُ جَهْدًا فِي تَحْقِيقِهِ وَتَهْذِيبِهِ وَرَتَّبْتُهُ تَرْتِيبًا أَقْرَبَ تَنَاوُلًا مِنْ تَرْتِيبِهِ وَلَمْ أُبَالِغْ فِي اخْتِصَارِ لَفْظِهِ تَقْرِيبًا لِتَعَاطِيهِ وَطَلَبًا لِتَسْهِيلِ فَهْمِهِ عَلٰى طَالِبِيهِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) تلخیص المفتاح کس کتاب کی تلخیص ہے؟ نیز دونوں کے مصنفین کے نام لکھیں؟ ۵

سوال نمبر 2:-وهو علم يعرف به أحوال اللفظ العربي التي بها يطابق اللفظ مقتضى الحال .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ علم معانی کے کتنے اور کون کون سے باب ہیں؟ ۱۵

(ب) خبر کے صدق اور کذب کا معیار اور اس میں علماء کے مختلف اقوال بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:-لاشك ان قصد المخبر بخبره افادة المخاطب اما الحكم أو كونه عالما به ويسمى الأول فائدة الخبر والثاني لازمها .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ اور اس میں مذکور خبر کی دونوں قسمیں مثال کے ساتھ تفصیلاً تحریر

کریں؟ ۱۵

(ب) مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کلام لانے کی صورتیں مع امثلہ بیان کریں؟ ۱۰

قسم ثانی...... منطق

سوال نمبر 4:- العلم إن كان إذعانا للنسبة فتصديق وإلا فتصور .

(الف) مصنف نے علم کی تقسیم سے پہلے علم کی تعریف کیوں نہیں ذکر کی؟ شرح تہذیب کی روشنی میں دو توجیہات بیان کریں؟ ۱۰

(ب) تصدیق کی حقیقت میں حکماء اور امام رازی کا اختلاف لکھیں، نیز بتائیں مصنف نے کس کا مذہب اختیار کیا ہے؟ اور اس پر کیا دلیل ہے؟ ۱۵

سوال نمبر 5:- ويقتسمان بالضرورة والاكتساب بالنظر وهو ملاحظة المعقول لتحصيل المجهول.

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد "يقتسمان" کا فاعل سپرد قلم کریں، ضرورۃ اور اکتساب کی قید کا فائدہ لکھیں؟ ۱۵

(ب) معلوم سے معقول کی طرف عدول کرنے کے دو فائدے بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) وہ کون سی دلالت ہے، جس میں لزوم شرط ہے؟ تعریف کریں، نیز لزوم عقلی اور عرفی مع مثال بیان کریں؟ ۱۵

(ب) متواطی اور مشکک کی تعریف تحریر کریں؟ ۱۰

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

چھٹا پرچہ: بلاغت و منطق

قسم اوّل...... بلاغت

سوال نمبر 1:- أَلَّفْتُ مُخْتَصَرًا يَتَضَمَّنُ مَا فِيهِ مِنَ الْقَوَاعِدِ وَيَشْتَمِلُ عَلٰى مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْأَمْثِلَةِ وَالشَّوَاهِدِ وَلَمْ آلُ جَهْدًا فِيْ تَحْقِيقِهِ وَتَهْذِيبِهِ وَرَتَّبْتُهُ تَرْتِيبًا أَقْرَبُ تَنَاوُلًا مِنْ تَرْتِيبِهِ وَلَمْ أُبَالِغْ فِيْ اِخْتِصَارِ لَفْظِهِ تَقْرِيبًا لِتَعَاطِيهِ وَطَلَبًا لِتَسْهِيلِ فَهْمِهِ عَلٰى طَالِبِيهِ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) تلخیص المفتاح کس کتاب کی تلخیص ہے؟ نیز دونوں کے مصنفین کے نام لکھیں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ عبارت:

تو میں نے (ایک) ایسی مختصر (کتاب) تالیف کی جو اس کے قواعد کو متضمن ہوگی، اور ان امثلہ و شواہد پر مشتمل ہوگی، جن کی وہ (قسم ثالث) محتاج ہے۔ میں اس کی تحقیق اور تہذیب میں کوشش کرنے سے تجھے منع نہیں کرتا۔ میں نے اس (کتاب تلخیص) کو ایسی ترتیب پر مرتب کیا جو اس (قسم ثالث یا مفتاح العلوم) کی ترتیب کی نسبت حصول کے زیادہ قریب ہے، اور میں نے اس کے لفظ کے اختصار میں مبالغہ کو ترک کیا، اس کی تحصیل کو قریب کرتے ہوئے اور اس کے طالب علموں پر فہم کی آسانی چاہتے ہوئے۔

(ب) تلخیص المفتاح کس کتاب کی شرح اور دونوں کے مصنفین کے نام:

کتاب تلخیص المفتاح، مفتاح العلوم کی شرح ہے۔ تلخیص المفتاح کے مصنف کا نام جلال الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی احمد عبدالرحمٰن القزوینی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ مفتاح العلوم کے مصنف کا نام علامہ ابو یعقوب یوسف بن محمد سکاکی خوارزمی ہے۔

سوال نمبر 2:- وهو علم يعرف به أحوال اللفظ العربى التى بها يطابق اللفظ مقتضى الحال .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ علم معانی کے کتنے اور کون کون سے باب ہیں؟

(ب) خبر کے صدق اور کذب کا معیار اور اس میں علماء کے مختلف اقوال بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور علم معانی کے ابواب:

ترجمہ عبارت: اور وہ (علم معانی) ایسا علم ہے، جس کے ذریعے لفظ عربی کے وہ احوال معلوم ہوتے ہیں، لفظ جن کے سبب مقتضی الحال کے مطابق ہوتا ہے۔

علم معانی کے ابواب کی تعداد اور نام:

علم معانی آٹھ ابواب پر مشتمل ہے، وہ ابواب درج ذیل ہیں:

(۱) احوال اسناد خبری، (۲) احوال مسند الیہ، (۳) احوال مسند، (۴) احوال متعلقات فعل، (۵) قصر، (٦) انشاء، (۷) فصل و وصل، (۸) ایجاز، اطناب اور مساوات۔

(ب) صدق و کذب خبر کے معیار کے حوالے سے علماء کے مختلف اقوال:

صدق و کذب خبر میں علماء کا اختلاف ہے، اس حوالے سے ان کے مختلف اقوال درج ذیل ہیں:

۱- جمہور کا مؤقف ہے کہ خبر واقع کے مطابق ہو، تو صدق ہے، اور اگر خبر واقع کے مطابق نہ ہو، تو کذب ہے۔

۲- نظام معتزلی کا مؤقف ہے کہ خبر مخبر کے اعتقاد کے مطابق ہو، تو صدق ہے، اور اگر خبر مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہ ہو، تو کذب ہے۔

۳- جاحظ معتزلی کا نظریہ ہے کہ خبر واقع کے مطابق اور ساتھ ہی اس کے مطابق ہونے کا عقیدہ بھی ہو، تو صدق خبر ہے، اور اگر خبر واقع کے مطابق نہیں اور عقیدہ بھی یہ ہو کہ وہ واقع کے مطابق نہیں تو کذب خبر ہے۔

سوال نمبر 3:- لاشك ان قصد المخبر بخبره افادة المخاطب اما الحكم أو كونه عالما به ويسمى الأول فائدة الخبر والثانى لازمها ۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ اور اس میں مذکور خبر کی دونوں قسمیں مثال کے ساتھ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ب) مقتضی ظاہر کے خلاف کلام لانے کی صورتیں مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور خبر کی دونوں اقسام کی وضاحت:

ترجمہ عبارت: بلاشبہ مخبر کا اپنی خبر سے مقصد مخاطب کو فائدہ پہنچانا ہے، حکم یا حکم عالم ہونے (کا فائدہ) اوّل کو فائدہ خبر اور ثانی کو لازم فائدہ خبر کا نام دیا جاتا ہے۔

دونوں اقسام کی وضاحت:

مخبر دو مقاصد کے لیے خبر دیتا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- فائدة الخبر: اگر مخبر کا مقصد اپنی خبر سے مخاطب کو حکم کا فائدہ پہنچانا ہو، تو اسے فائدۃ الخبر کہتے ہیں، یہ اس وقت ہوگا جب مخاطب خالی الذہن ہو۔

۲- لازم فائدة الخبر: اگر مخبر کا مقصد اپنی خبر سے اپنے عالم بالحکم ہونے کا فائدہ پہنچانا ہو، تو اسے لازم فائدۃ الخبر کہتے ہیں، یہ اس وقت ہوگا جب مخاطب حکم کو جانتا ہو۔

(ب) مقتضی ظاہر کے خلاف کلام لانے کی صورتیں:

مقتضی ظاہر کے خلاف کلام لانے کی تین صورتیں ہیں:

۱- جب کسی غیر سائل کو سائل کے قائمقام کیا جائے، پس غیر سائل کا تقاضا ہے کہ اس کے سامنے تاکید نہ لائی جائے مگر اسے کسی نکتہ کی وجہ سے سائل قرار دے کر مؤکد کلام لایا جائے، تو یہ مقتضی ظاہر کے خلاف کلام ہوگا اور یہاں تاکید لانا مستحسن ہے۔

۲- جب غیر منکر کو منکر کے قائمقام کیا جائے، تو تاکید لانا واجب ہے، کیونکہ غیر منکر کا تقاضا تو یہ تھا کہ تاکید نہ لائی جائے مگر اسے منکر قرار دیا نکتہ کی وجہ سے، اس لیے تاکید لانا واجب ہے۔

۳- منکر کو غیر منکر کے قائمقام کیا جائے، تو تاکید نہیں لائی جائے گی۔

قسم ثانی...... منطق

سوال نمبر 4:- العلم إن كان إذعانا للنسبة فتصديق وإلا فتصور .

(الف) مصنف نے علم کی تقسیم سے پہلے علم کی تعریف کیوں نہیں ذکر کی؟ شرح تہذیب کی روشنی میں دو توجیہات بیان کریں؟

(ب) تصدیق کی حقیقت میں حکماء اور امام رازی کا اختلاف لکھیں، نیز بتائیں مصنف نے کس کا مذہب اختیار کیا ہے؟ اور اس پر کیا دلیل ہے؟

جواب: (الف) علم کی تقسیم سے پہلے علم کی تعریف نہ کرنے کی دو وجوہات:

مصنف نے علم کی تقسیم سے پہلے علم کی تعریف نہیں کی، اس کی دو وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) شہرت کی وجہ سے علم کی تعریف نہیں کی، (۲) علم ایک بدیہی چیز ہے، اور بدیہی چیز تعریف کی محتاج نہیں ہوتی۔

علم کی تعریف: کسی چیز کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا۔

(ب) تصدیق کی حقیقت میں حکماء اور امام رازی کا اختلاف:

حکماء اور امام رازی کے درمیان تصدیق کی حقیقت میں تین طرح سے فرق ہے:

۱۔ حکماء کے نزدیک تصدیق بسیط ہے، کیونکہ تصدیق نفس حکم ہے، جبکہ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصدیق مرکب ہے۔

۲۔ حکماء کے نزدیک تصورات ثلاثہ تصدیق کے لیے شرط ہیں اور اس کی حقیقت میں داخل نہیں، جبکہ امام رازی کے نزدیک تصدیق کے لیے تصورات ثلاثہ شرط نہیں، بلکہ شطر ہیں اور اس کی حقیقت میں داخل ہیں۔

۳۔ حکماء کے نزدیک حکم عین تصدیق ہے، جبکہ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حکم عین تصدیق نہیں، بلکہ جزء تصدیق ہے۔

مصنف کا مؤقف:

سوال نمبر 5:۔ ویقتسمان بالضرورة والاکتساب بالنظر وھو ملاحظة المعقول لتحصیل المجھول۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد "یقتسمان" کا فاعل سپرد قلم کریں، ضرورۃ اور اکتساب کی قید کا فائدہ لکھیں؟

(ب) معلوم سے معقول کی طرف عدول کرنے کے دو فائدے بیان کریں؟

جواب: (۱) ترجمہ عبارت:

تصور اور تصدیق دونوں اپنا حصہ حاصل کرتے ہیں وصف ضرورت (حصول بالانظر) اور وصف اکتساب (حصول بالنظر) دونوں سے۔ وہ معلوم سے مجہول کو حاصل کرنا ہے۔

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور خبر کی دونوں اقسام کی وضاحت:

ترجمہ عبارت: بلاشبہ مخبر کا اپنی خبر سے مقصد مخاطب کو فائدہ پہنچانا ہے، حکم یا حکم عالم ہونے (کا فائدہ)، اوّل کو فائدہ خبر اور ثانی کو لازم فائدہ خبر کا نام دیا جاتا ہے۔

دونوں اقسام کی وضاحت:

مخبر دو مقاصد کے لیے خبر دیتا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱-فائدة الخبر: اگر مخبر کا مقصد اپنی خبر سے مخاطب کو حکم کا فائدہ پہنچانا ہو، تو اسے فائدۃ الخبر کہتے ہیں، یہ اس وقت ہوگا جب مخاطب خالی الذہن ہو۔

۲-لازم فائدة الخبر: اگر مخبر کا مقصد اپنی خبر سے اپنے عالم بالحکم ہونے کا فائدہ پہنچانا ہو، تو اسے لازم فائدۃ الخبر کہتے ہیں، یہ اس وقت ہوگا جب مخاطب حکم کو جانتا ہو۔

(ب) مقتضی ظاہر کے خلاف کلام لانے کی صورتیں:

مقتضی ظاہر کے خلاف کلام لانے کی تین صورتیں ہیں:

۱-جب کسی غیر سائل کو سائل کے قائمقام کیا جائے، پس غیر سائل کا تقاضا ہے کہ اس کے سامنے تاکید نہ لائی جائے مگر اسے کسی نکتہ کی وجہ سے سائل قرار دے کر مؤکد کلام لایا جائے، تو یہ مقتضی ظاہر کے خلاف کلام ہوگا اور یہاں تاکید لانا مستحسن ہے۔

۲-جب غیر منکر کو منکر کے قائمقام کیا جائے، تو تاکید لانا واجب ہے، کیونکہ غیر منکر کا تقاضا تو یہ تھا کہ تاکید نہ لائی جائے مگر اسے منکر قرار دیا نکتہ کی وجہ سے، اس لیے تاکید لانا واجب ہے۔

۳-منکر کو غیر منکر کے قائمقام کیا جائے، تو تاکید نہیں لائی جائے گی۔

قسم ثانی......منطق

سوال نمبر4:-العلم إن كان إذعانا للنسبة فتصديق وإلا فتصور۔

(الف) مصنف نے علم کی تقسیم سے پہلے علم کی تعریف کیوں نہیں ذکر کی؟ شرح تہذیب کی روشنی میں دو توجیہات بیان کریں؟

(ب) تصدیق کی حقیقت میں حکماء اور امام رازی کا اختلاف لکھیں، نیز بتائیں مصنف نے کس کا مذہب اختیار کیا ہے؟ اور اس پر کیا دلیل ہے؟

جواب: (الف) علم کی تقسیم سے پہلے علم کی تعریف نہ کرنے کی دو وجوہات:

مصنف نے علم کی تقسیم سے پہلے علم کی تعریف نہیں کی، اس کی دو وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) شہرت کی وجہ سے علم کی تعریف نہیں کی، (۲) علم ایک بدیہی چیز ہے، اور بدیہی چیز تعریف کی محتاج نہیں ہوتی۔

علم کی تعریف: کسی چیز کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا۔

(ب) تصدیق کی حقیقت میں حکماء اور امام رازی کا اختلاف:

حکماء اور امام رازی کے درمیان تصدیق کی حقیقت میں تین طرح سے فرق ہے:

۱- حکماء کے نزدیک تصدیق بسیط ہے، کیونکہ تصدیق نفس حکم ہے، جبکہ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصدیق مرکب ہے۔

۲- حکماء کے نزدیک تصورات ثلاثہ تصدیق کے لیے شرط ہیں اور اس کی حقیقت میں داخل نہیں، جبکہ امام رازی کے نزدیک تصدیق کے لیے تصورات ثلاثہ شرط نہیں، بلکہ شطر ہیں اور اس کی حقیقت میں داخل ہیں۔

۳- حکماء کے نزدیک حکم عین تصدیق ہے، جبکہ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حکم عین تصدیق نہیں، بلکہ جزء تصدیق ہے۔

مصنف کا مؤقف:

سوال نمبر5:- ويقتسمان بالضرورة والاكتساب بالنظر وهو ملاحظة المعقول لتحصيل المجهول.

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد "يقتسمان" کا فاعل سپرد قلم کریں، ضرورت اور اکتساب کی قید کا فائدہ لکھیں؟

(ب) معلوم سے معقول کی طرف عدول کرنے کے دو فائدے بیان کریں؟

جواب: (۱) ترجمہ عبارت:

تصور اور تصدیق دونوں اپنا حصہ حاصل کرتے ہیں وصف ضرورت (حصول بالانظر) اور وصف اکتساب (حصول بالنظر) دونوں سے۔ وہ معلوم سے مجہول کو حاصل کرنا ہے۔

یقتسمان کا فاعل:

عبارت مذکورہ میں لفظ "یقتسمان" استعمال ہوا ہے جو تثنیہ مذکر غائب فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے اس کا فاعل الف ہے جو علامت تثنیہ اور ضمیر بارز فاعل ہے جبکہ اس سے مراد تصور اور تصدیق ہیں یعنی یقتسمان کا فاعل تصور اور تصدیق ہیں۔

"بالضرورۃ" کی قید کا فائدہ:

شارح بعض مناطقہ کا رد کرنا چاہتے ہیں کہ بعض مناطقہ اس تقسیم کے لیے دلیل دی ہے لیکن علامہ یزدی کہتے ہیں کہ اس تقسیم کے لیے کوئی دلیل دینے کی ضرورت نہیں متن میں بالضرورۃ کا لفظ جو استعمال ہوا ہے اس کے دو معانی ہیں اور دونوں درست ہیں:

(i) بالضرورۃ کا معنیٰ بداہت یعنی واضح ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تصور اور تصدیق واضح طور پر ضروری و نظری کی طرف تقسیم ہوتے ہیں۔

(ii) بالضرورۃ کا بمعنیٰ وجوبی مطلب یہ ہے کہ تصور و تصدیق وجوبی طور پر تقسیم ہوتے ہیں اور دونوں معانی بالکل صحیح ہیں۔

(۲) لفظ "معلوم" سے "معقول" کی طرف عدول کرنے کے فوائد:

جمہور مناطقہ نے لفظ "معلوم" استعمال کیا تھا جبکہ مصنف نے ان کے مقابل لفظ "معقول" استعمال کیا ہے اور اس عدول کے کثیر فوائد ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

۱۔ لفظ "معلوم" علم سے ماخوذ ہے اور علم چھ معانی کے لیے آتا ہے جن میں سے کسی معنیٰ کا تعین کرنا دشوار ہوتا ہے جبکہ لفظ "معقول" عقل سے ماخوذ ہے اور اس کا معنیٰ بھی ایک ہے جس کے سمجھنے میں دشواری نہیں ہے۔

۲۔ نظر و فکر جس طرح تصدیقات میں جاری ہوتی ہے اسی طرح تصورات میں بھی جبکہ معلوم کا اطلاق صرف مرکبات پر ہوتا ہے جبکہ معقول کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے۔

۳۔ نظر و فکر جس طرح مرکبات میں جاری ہوتی ہے اسی طرح مفردات میں بھی جبکہ معلوم کا اطلاق صرف مرکبات پر ہوتا ہے جبکہ معقول کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6:- (الف) وہ کون سی دلالت ہے جس میں لزوم شرط ہے؟ تعریف کریں نیز لزوم عقلی اور عرفی مع مثال بیان کریں؟

(ب) متواطی اور مشکک کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: (الف) وہ دلالت جس میں لزوم شرط ہے:

دلالت لزومی کی تعریف: دلالت التزامی میں امر خارج یعنی لازم کا اس طرح ہونا شرط ہے کہ مسمّٰی یعنی ملزوم کے تصور سے اس لازم کا تصور ذہن میں لازم آئے ورنہ اس لازم کا لفظ ملزوم سے سمجھنا محال ہوگا۔

لزوم عقلی اور لزوم عرفی کی تعریفات مع مثال:

۱- لزوم عقلی: وہ چیز ہے، جس کے ذکر سے دوسری چیز کا علم عقل میں حاصل ہو جائے مثلاً اربعہ کے لیے زوجیت۔

۲- لزوم عرفی: وہ چیز ہے، جس کے ذکر سے دوسری چیز کا عرفاً علم آئے مثلاً حاتم کے ذکر سے سخاوت کا علم آنا۔

(ب) متواطی اور مشکک کی تعریفات:

۱- متواطی: وہ لفظ مفرد واحد المعنیٰ جس کا معنیٰ معین و متشخص نہ ہو اور تمام افراد پر برابر برابر صادق آتا ہو جیسے انسان کا زید، عمرو اور بکر وغیرہ پر برابر برابر صادق آتا ہے۔

۲- مشکک: وہ لفظ مفرد واحد المعنیٰ جس کا معنیٰ معین و متشخص نہ ہو اور تمام افراد پر برابر برابر صادق بھی نہ آتا ہو، بلکہ اس کا صدق بعض پر اولیٰ بعض پر غیر اولیٰ بعض پر مقدم بعض پر مؤخر، بعض پر اشد بعض پر اضعف، بعض پر ازید اور بعض پر انقص ہو جیسے سواد و بیاض اور لفظ وجود۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے۔سال دوم)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر)

وقت: تین گھنٹے کل نمبر:۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر1:-(ويـوم يعض الظالم) المشرك عقبة بن أبى معيط كان نطق بالشهادتين ثم رجع إرضاء لأبى بن خلف (على يديه) ندما وتحسرا فى يوم القيمة (يقول يا) للتنبيه (ليتنى اتخذت مع الرسول) محمد (سبيلا) طريقا إلى الهدى (يويلتى) ألفه عوض عن ياء الإضافة أى ويلتى ومعناه هلكتى (ليتنى لم أتخذ فلانا) أى أبيا (خليلا)

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۴=۷+۷

(ب) عبارات مفسر کی تشریح کریں اور بتائیں کہ قیامت کے دن کس کی دوستی کام آئے گی؟ ۱۴=۷+۷

(ج) جلالین کے مصنفین کے نام تحریر کریں؟ ٦

سوال نمبر2:-(ووصينا الإنسان بوالديه حسنا) أى إيصاء ذا حسن أن يبرهما (وإن جاهداك لتشرك بى ما ليس لك به) بإشراكه (علم) موافقة للواقع فلامفهوم له (فلا تطعهما) فى الإشراك (إلى مرجعكم فأنبئكم بما كنتم تعلمون) فأجازيكم به

(الف) کلام الٰہی اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۴=۷+۷

(ب) اولاد پر والدین کے اور والدین پر اولاد کے کیا حقوق ہیں؟ ۱۲

(ج) ''حسنا'' کی وجہ نصب اور ''موافقة'' سے غرض مفسر لکھیں؟ ۷=۴+۳

سوال نمبر3:-ثم ضرب لهم أمثالا بالموتى والصم والعمى فقال (إنك لاتسمع الموتى ولاتسمع الصم الدعاء إذا) بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وتسهيل الثانية بينها وبين الياء (ولوا مدبرين)

(الف) کلام ربانی اور کلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ ۸=۴+۴

(ب) سماع موتی پر قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل مضمون اور اس آیت کا صحیح مفہوم تحریر کریں؟ ۱۵

(ج) مفسر کی بیان کردہ قرأتوں کی توضیح کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 4:- (فطرة الله) خلقته (التى فطر) خلق (الناس عليها) وهى دينه أى الزموها (لاتبديل لخلق الله) لدينه أى لاتبدلوا بأن تشركوا (ذٰلك الدّين القيم المستقيم توحيد الله .

(الف) کلام الٰہی اور کلام مفسر کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰=۵+۵

(ب) اغراض مفسر واضح کریں؟ ۱۰

(ج) اللہ کی تخلیق کو بدلنا جرم ہے۔ مدلل بیان کریں؟ ۱۳

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

پہلا پرچہ: قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر)

سوال نمبر 1:-(وَيَـوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ) الْمُشْرِكُ عُقْبَةُ بْنُ أَبِیْ مُعِيْطٍ كَانَ نَطَقَ بِالشَّهَادَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِرْضَاءً لِأُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ (عَلٰی يَدَيْهِ) نَدَمًا وَتَحَسُّرًا فِیْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (يَقُوْلُ يَا) لِلتَّنْبِيْهِ (لَيْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ) مُحَمَّدٍ (سَبِيْلًا) طَرِيْقًا إِلَى الْهُدٰى (يٰوَيْلَتٰی) أَلِفُهُ عِوَضٌ عَنْ يَاءِ الْإِضَافَةِ أَیْ وَيْلَتِیْ وَمَعْنَاهُ هَلَكَتِیْ (لَيْتَنِیْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا) أَیْ أُبَيًّا (خَلِيْلًا)

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارات مفسر کی تشریح کریں اور بتائیں کہ قیامت کے دن کس کی دوستی کام آئے گی؟

(ج) جلالین کے مصنفین کے نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

کلام باری تعالیٰ وکلام مفسر کا ترجمہ:

(اور ظالم جس دن اپنے ہاتھ چباڈالے گا) یعنی عقبہ بن ابی معیط مشرک نے شہادتین کا نطق کیا تھا۔ پھر لوٹ گیا اسلام سے ابی بن خلف کو راضی کرنے کے لیے (اس کا ایسا کرنا) قیامت کے دن حسرت اور ندامت کے لیے ہوگا (وہ کہے گا: ہائے افسوس! کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے (راستے پر) یعنی راہِ ہدایت پر یا بطور تنبیہ آیا ہے (ہائے خرابی میری)! یہاں الف یائے اضافت کے بدلے میں ہے جس کا معنیٰ ہے "هلكتی" (کسی طرح میں نے فلاں کو نہ پایا ہوتا) یعنی ابی (دوست) کو۔

(ب) عبارات مفسر کی تشریح:

الظالم پر الف لام عہد خارجی کا ہے اور اس سے مراد خاص فرد ہے یعنی عقبہ بن ابی معیط، جس نے اپنے جگری دوست ابی بن خلف کو راضی کرنے کے لیے اسلام سے منہ پھیرلیا اور مرتد ہو گیا۔ ندمًا و تحسرًا سے مفعول محذوف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مذکورہ فعل کی علت کو بیان کر رہا ہے۔ پھر یا کا تعین کر دیا کہ یہ حرف غیر عامل ہے اور پھر يويلتی کی صرفی تحقیق کچھ یوں کی کہ اس کے آخر میں الف یائے اضافت کے عوض آیا ہے، کیونکہ یہ اصل میں "ويلتی" تھا۔ تو قاعدہ یہ ہے کہ جب منادیٰ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو یاء کو الف سے بدل کر بھی پڑھا جا سکتا ہے جیسے یا غلامی سے یا غلاما۔

قیامت کے دن جن کی دوستی کام آئے گی:

قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کام آئے گی اور علماء، صلحاء، متقی و پرہیزگار لوگوں کی دوستی کام آئے گی۔

(ج) جلالین کے مصنفین کے نام:

i- علامہ جلال الدین سیوطی، ii- علامہ جلال الدین محمد بن احمد محلی

سوال نمبر 2:- (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا) أَيْ إِيصَاءً ذَا حُسْنٍ أَنْ يَبَرَّهُمَا (وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ) بِإِشْرَاكِهِ (عِلْمٌ) مُوَافَقَةً لِلْوَاقِعِ فَلَا مَفْهُوْمَ لَهُ (فَلَا تُطِعْهُمَا) فِي الْإِشْرَاكِ (إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ) فَأُجَازِيْكُمْ بِهِ .

(الف) کلام الٰہی اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) اولاد پر والدین کے اور والدین پر اولاد کے کیا حقوق ہیں؟

(ج) "حسناً" کی وجہ نصب اور "موافقۃ" سے غرض مفسر لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

کلام الٰہی وکلام مفسر کا ترجمہ:

(اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کی تاکید کی) یعنی احسان کرنے والی وصیت کہ وہ اپنے والدین سے بھلائی کرے (اور اگر وہ کوشش کریں تیرے ساتھ کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہ ہو) واقع کی موافقت کے لیے پس مفہوم اس کا کوئی نہیں (پس نہ مان ان کا کہا) شریک ٹھہرانے میں/ شرک کرنے میں (میری طرف ہی رجوع ہے اور میں ہی تمہیں تمہارے کاموں سے خبردار کروں گا) یعنی تمہیں ان کا بدلہ دوں گا۔

(ب) اولاد پر والدین کے حقوق:

اولاد پر والدین کے حقوق یہ ہیں:

i- ان کی تعظیم و تکریم کرے۔ ii- ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ iii- ہر جائز کام میں ان کے حکم کی فرمانبرداری کرے۔ iv- اپنی جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔ v- ان کی وفات کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ vi- ان کی وصیتوں کو پورا کرے۔ vii- ان کے دوستوں اور ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرے وغیرہ وغیرہ۔

والدین پر اولاد کے حقوق:

والدین پر اولاد کے حقوق یہ ہیں:

i- اپنے بچوں سے پیار ومحبت کریں۔ ii- ہر معاملہ میں ان کے ساتھ مشفقانہ رویہ اختیار کریں۔ iii- ان کی دلجوئی ودلبستگی کریں۔ iv- ان کو اسلامی آداب اور دین ومذہب کی باتیں سکھائیں۔ v- ان کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ vi- اچھی باتوں سے رغبت اور بری باتوں سے نفرت دلائیں۔ vii- نیا میوہ، پھل پہلے بچوں کو کھلائیں۔ viii- پیدا ہونے پر اس کے کان میں اذان دیں۔ ix- ان کے اچھے نام رکھیں وغیرہ وغیرہ۔

(ب) ''حسنا'' کی وجہ نصب:

یہ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

''موافقة'' سے غرض مفسر: اس سے مفسر کی غرض یہ ہے کہ واقع اور خارج میں شریک باری تعالیٰ کی نفی کرنا یعنی واقع اور خارج میں اس کا کوئی شریک نہیں تو پھر علم وتحقیق سے بھی کوئی اس کا شریک نہیں ہوسکتا۔

سوال نمبر3:-ثم ضرب لهم أمثالا بالموتى والصم والعمى فقال (إنك لاتسمع الموتى ولاتسمع الصم الدعاء إذا) بتحقيق الهمزتين وتسهيل الثانية وتسهيل الثانية بينها وبين الياء (ولوا مدبرين)

(الف) کلام ربانی اور کلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) سماع موتی پر قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل مضمون اور اس آیت کا صحیح مفہوم تحریر کریں؟

(ج) مفسر کی بیان کردہ قرأتوں کی توضیح کریں؟

جواب: (الف) کلام ربانی ومفسر کا ترجمہ:

پھر اللہ نے انہیں کے لیے مردوں، بہروں اور اندھوں کی مثال بیان کی پھر فرمایا (بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ہی بہروں کو سنا سکتے ہو پکار جب) إذا میں دونوں ہمزہ ثابت رکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل کے ساتھ بھی اور ہمزہ اور یاء کے درمیان تسہیل کے ساتھ بھی (اور جب وہ پیٹھ دے کر پھریں)

(ب) سماع موتی پر مدلل مضمون:

مردے سنتے ہیں اور اس بارے میں قرآن وحدیث میں بے شمار دلائل موجود ہیں:

i- نبی علیہ السلام اکثر جنت البقیع میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں جا کر اہل قبور کو صیغہ خطاب کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ آپ کی شان کے لائق نہیں کہ ایک شخص سنتا نہ ہو اور آپ اس کے ساتھ کلام کریں۔

ii- حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص قبر پر جائے تو قبر

والے کو سلام کرے۔ اگر قبر والا دنیا میں اسے جانتا ہو تو اس کو پہچان بھی لیتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ اگر نہ جانتا ہو تو صرف اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

iii- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی کہ جب قبر والے کو قبر میں دفنا کر لوٹتے ہیں تو وہ جانے والے کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

آیت مبارکہ کا مفہوم:

آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ اے محبوب! آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حق کی باتوں کو سنتے ہیں مگر قبول نہیں کرتے۔ اور جو شخص حق کو سنے لیکن قبول نہ کرے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مردہ شخص، کہ وہ سنتا ضرور ہے لیکن سن کر اس کو قبول کر کے اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اس آیت سے مردوں کا نہ سننا ثابت نہیں ہوتا۔

(ج) مفسر کی بیان کردہ قرأتوں کی توضیح:

ءَاِذَا میں دو قرأتوں کا ذکر کیا گیا ہے:

i- ءَاِذَا دونوں ہمزوں کی تحقیق کے ساتھ تسہیل کا قانون جاری کیے بغیر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ii- ءَاِذَا دوسری تسہیل کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اس ہمزہ اور "ی" کے درمیان والی حالت یعنی تسہیل کا قانون بھی جاری کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر 4:- (فطرة الله) خلقته (التی فطر) خلق (الناس علیها) وهی دینه أی الزموها (لاتبدیل لخلق الله) لدینه أی لاتبدلوا بأن تشرکوا (ذلك الدین القیم المستقیم توحید الله.

(الف) کلام الٰہی اور کلام مفسر کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اغراض مفسر واضح کریں؟

(ج) اللہ کی تخلیق کو بدلنا جرم ہے۔ مدلل بیان کریں؟

جواب: (الف) کلام الٰہی و مفسر کا ترجمہ:

(اللہ کی تخلیق جس پر لوگوں کو پیدا کیا) وہ اس کا دین ہے یعنی اس کو لازم پکڑو (اللہ کی تخلیق تبدیل نہ ہو گی) یعنی اس کا دین یعنی اس کو بدل کر تم مشرک ہو جاؤ (یہی سیدھا دین ہے) سیدھا راستہ اللہ کو ایک جاننا ہے۔

(ب) اغراض مفسر کی وضاحت:

یہاں علامہ مفسر نے خلقته کا ذکر کر کے فطرة کو بیان کیا ہے کہ اللہ نے ہر انسان کو فطرت پر پیدا کیا

ہے۔ یہاں فطرۃ سے دین اسلام ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ دین اسلام کو اپنا کر اس کے موجبات پر عمل کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرے۔

لا تبدلوا ذکر کر کے علامہ مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ اللہ کے دین سے پھر کر لوگ مشرک نہ ہو جائیں۔ یہاں یہ نفی نہی کے معنی میں آیا ہے۔ الزموا سے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ فطرۃ سے پہلے مقدر ہے، اس لیے منصوب ہے اور اس سے پہلے علیکم اسم فعل کو بھی مقدر کرنا جائز ہے۔

(ج) اللہ کی تخلیق کو بدلنا جرم ہے:

علامہ مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہاں فطرۃ بمعنی خلقۃ ہے اور اس سے مراد ہے دین اسلام۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے تمام انسانوں کو دین اسلام یعنی ایمان پر تخلیق کیا ہے، جیسا کہ حدیث مبارک ہے:

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں......الخ۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دین اسلام پر تخلیق فرمایا، تو پھر اس کو بدلنا یعنی یہود و نصاریٰ بنانا یا کوئی اور مذہب اختیار کرنا جرم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ" کہ اللہ کی اس تخلیق کو نہ بدلو یعنی دین اسلام پر قائم رہو۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے۔سال دوم)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: قسم اوّل سے کوئی دو سوال اور قسم ثانی کے دونوں سوال حل کریں۔

قسم اوّل......حدیث

سوال نمبر 1: عن يزيد قال كنت أرى رأى الخوارج فسألت بعض أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فأخبرنى أن النبى صلى الله عليه وسلم قال بخلاف ما كنت أقول فأنقذنى الله تعالى به.

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵=۱۰+۵

(ب) حدیث مذکور کی تشریح کریں نیز خارجی رافضی اور ناصبی کی تعریف کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:۔(الف) درج ذیل عنوانات پر ایک ایک حدیث ذکر کریں؟ ۱۵

(۱) شفاعت مصطفیٰ (۲) فضیلت علم (۳) اہل ذکر کی فضیلت

(ب) امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح عمری مختصر مگر جامع لکھیں؟ ۱۵

سوال نمبر 3:۔عن جعفر بن أبى طالب أن ناسا من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم دخلوا على النبى صلى الله عليه وسلم فقال مالى أراكم قلحا استاكوا فلولا أن أشق على أمتى لأمرتهم بالسواك عند كل صلوة.

(الف) حدیث نبوی پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) مسواک کا حکم بیان کریں نیز مسواک کی مقدار بیان کریں؟ ۱۰

(ج) مسواک کرنے کی فضیلت اور فوائد بیان کریں؟ ۱۰

حصہ دوم......الأدب العربى

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل میں سے صرف پانچ کا ترجمہ اور خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

۵×۶=۳۰

وقوفا بها صحبي على مطيهم يقولون لاتهلك أسى وتجمل
وإن شفائي عبرة مهراقة فهل عند رسم دارس من معول
إذا قامتا تضوع المسك منهما نسيم الصبا جاءت بريا القرنفل
وألقى بصحراء الغبيط بعاعه نزول اليماني ذي العياب المحمل
كأن مكاكي الجواء غدية صبحن سلافا من رحيق مفلفل
كأن السباع فيه غرقى عشية بأرجائه القصوى أنابيش عنصل

سوال نمبر 5:- سبع معلقات کی وجہ تسمیہ نیز پہلے اور تیسرے معلقہ کے شعراء کے نام لکھیں؟ ۳۰

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

قسم اوّل ...... حدیث

سوال نمبر 1:- عَنْ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَقُوْلُ فَأَنْقَذَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ.

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث مذکور کی تشریح کریں نیز خارجی، رافضی اور ناصبی کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث شریف:

یزید کہتے ہیں کہ پہلے میں بھی خوارج کی رائے رکھتا تھا۔ لہٰذا میں نے بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو انہوں نے مجھ کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس کے خلاف ہے، جو میں کہا کرتا تھا۔ پس اللہ نے مجھے اس برے عقیدے سے نجات بخشی۔

(ب) حدیث مذکورہ کی تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں خوارج کے عقیدہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ باطل ہے، کیونکہ ان کے

نزدیک گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور مذکورہ حدیث بھی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خوارج جو عقیدہ رکھتے ہیں' وہ باطل اور بے بنیاد ہے۔ انہوں (یزید) نے اخذ مفہوم میں ٹھوکر کھائی ہے۔

فرقات کی تعریفات:

خارجی: یہ ایک گمراہ اور گم کردۂ راہ ہدایت فرقہ جو جنگ صفین کے بعد حضرت علی کی نصرت وحمایت سے دستبردار ہو گیا اور آپ کے خلاف بغاوت پر کمر بستہ ہو کر خارجی کہلایا۔

رافضی: یہ فرقہ اسلامی تعلیمات اور دین کے مسلمہ معتقدات اور دینی ضروریات کا منکر ہے۔ دو کفر دیگر کفریات کے ان عالم و جاہل اور مرد و زن سب کو شامل ہیں: پہلا کفر یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام سابقہ انبیاء سے افضل مانتے ہیں۔ دوسرا کفر یہ کہ ان کے نزدیک معاذ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہم اہل سنت کا چند پارے' سورتین یا آیات کو قرآن سے کم کر دیا ہے اور ان میں سے کچھ الفاظ میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلفائے ثلاثہ کی خلافت کو تسلیم کر لینا تقیہ و بزدلی ہے۔

ناصبی: یہ فرقہ اہل بیت کا گستاخ ہے۔ یہ اپنی کتابوں اور کلام میں اہل بیت پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور یزید کی تعریف کرتے ہیں اور اس کو جنتی ثابت کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ حکومت کے لیے کربلا گئے تھے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اہل بیت کے قافلہ کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا یعنی یزیدیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید نہیں کیا اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بھی وسوسہ ڈالتے ہیں۔

سوال نمبر 2:- (الف) درج ذیل عنوانات پر ایک ایک حدیث ذکر کریں؟

(ا) شفاعت مصطفیٰ' (۲) فضیلت علم' (۳) اہل ذکر کی فضیلت

(ب) امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح عمری مختصر مگر جامع لکھیں؟

جواب: (الف) 1-''شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے عنوان پر حدیث مبارکہ:

ایک روایت میں یوں ہے کہ یزید سے اس طرح آیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے شفاعت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اہل ایمان سے ایک قوم کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا۔ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا وسیلہ ان کو دوزخ سے نکال دے گا (یزید) کہتے ہیں کہ میں نے کہا: پھر اللہ کا قول کدھر گیا۔ پھر آخر تک حدیث ذکر فرمائی۔

2-''فضیلت علم'' کے عنوان پر حدیث مبارکہ:

طلب العلم فریضة علی کل مسلم (یعنی علم کی طلب ہر مسلم (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

3-''اہلِ ذکر کی فضیلت'' کے عنوان پر حدیث مبارکہ:

علی بن اقمر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا' جو جماعت ذکرالٰہی میں مشغول تھی۔ آپ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے ساتھ رہنے کے لیے میں مامور ہوں' اور تم جیسے لوگ جب ذکرالٰہی کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اللہ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس حاضر ہوں۔

(ب) امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی سوانح عمری:

آپ کا نام نعمان' کنیت ابوحنیفہ' لقب امام اعظم ہے۔ پورا نام ہے: نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ۔ آپ بادشاہ نوشیروان عادل کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا سن ولادت ۸۰ ہجری ہے۔

آپ کا تعلق چونکہ تاجر گھرانے سے تھا' لہٰذا اپنے آبائی پیشہ کی طرف ہی آپ کی توجہ مرکوز رہی۔ لیکن خاندانی وجاہت وغیرہ کی وجہ سے بے علم بھی نہ رہے۔ اتنا ضرور تھا کہ جس کام کے لیے اللہ نے آپ کو پیدا فرمایا تھا اس کے آثار آپ کی روشن پیشانی میں صاف دیکھے جا سکتے تھے۔ امام صاحب کہتے ہیں کہ جب حصول تعلیم کی طرف توجہ کی تو بہت سے علوم میرے سامنے تھے۔ میں کشمکش میں تھا کہ ان علوم مروجہ میں سے کس کو اختیار کروں؟ آخر فقہ پر نظر پڑی اور دنیا و دین کی ضرورتیں اس سے وابستہ نظر آئیں۔

علم فقہ پڑھنے کے لیے آپ نے حماد کو استادی کے لیے منتخب فرمایا۔ حماد کی زندگی ہی میں آپ نے علم حدیث کی طرف توجہ کی' کیونکہ تفقہ فی الدین علم حدیث کے بغیر ناممکن تھا۔

آپ نے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اساتذہ سے علم حاصل کیا جن میں حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن اوفیٰ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر اساتذہ کے نام یہ ہیں: عطاء ابن ریاح' علقمہ بن مرثد' حکم بن عتبہ وغیرہم۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ امام ابو یوسف' امام محمد اور امام زفر آپ کے قابل صد فخر تلامذہ ہیں۔ جنہوں نے فقہ حنفی کو دنیا میں پھیلانے کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کے علاوہ حماد بن نعمان' ابراہیم بن طہمان' حمزہ بن حبیب' عیسیٰ بن یونس وغیرہم۔

آپ کی طرف جو کتابیں منسوب ہیں ان کے نام یہ ہیں:

فقہ اکبر' العالم والمتعلم' مسند امام اعظم وغیرہ۔

آپ ماہ رجب یا شعبان 150 میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کو خیزران میں دفن کیا گیا اور بیس روز تک لوگ آپ کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرتے رہے۔

سوال نمبر 3:- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكُمْ قُلْحًا اَسْتَاكُوْا فَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

(الف) حدیث نبوی پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مسواک کا حکم بیان کریں نیز مسواک کی مقدار بیان کریں؟

(ج) مسواک کرنے کی فضیلت اور فوائد بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث شریف:

حضرت جعفر بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ چند صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ انہیں دیکھ کر فرمانے لگے کہ کیا سبب ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے دانت زرد و پیلے ہیں؟ تم مسواک کیا کرو۔ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت وگرانی کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے بعد مسواک کریں۔

(ب) حکم مسواک:

مسواک کرنا مستحب مؤکدہ ہے اور ہر نماز سے پہلے سنت ہے۔

مقدار مسواک: اس کی موٹائی چھنگلی کے برابر ہو اور اس کی لمبائی ایک بالشت کے برابر ہو۔

(ج) فضیلت مسواک:

حدیث مرفوع ہے کہ مسواک کرنا تم پر لازم ہے کیونکہ یہ منہ کو صاف کرنے والی اور اللہ کی خوشنودی کا سبب ہے۔

فوائد: مسواک کرنے سے دانتوں کی زردی ختم ہوتی ہے دانتوں میں چمک پیدا ہوتی ہے بلغم کو سینے سے اکھیڑتی ہے بینائی تیز کرتی ہے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے معدے کی اصلاح ہوتی ہے۔ جنت میں درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔ فرشتے مسواک کرنے والوں کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے ہیں۔ اللہ کو راضی کرنے کا سبب ہے۔

حصہ دوم ...... الأدب العربی

سوال نمبر 4:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ اور خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں۔

وقوفا بها صحبي علي مطيهم يقولون لاتهلك أسى و تجمل
وإن شفائي عبرة مهراقة فهل عند رسم دارس من معول
إذا قامتا تضوع المسك منهما نسيم الصباجاءت بريا القرنفل
وألقى بصحراء الغبيط بعاعه نزول اليماني ذى العياب المحمل
كأن مكاكي الجواء غدية صبحن سلافا من رحيق مفلفل
كأن السباع فيه غرقي عشية بإرجائه القصوى أنابيش عنصل

جواب: ترجمہ اشعار:

☆ (میں نالاں تھا) اور احباب میرے پاس ان میدانوں میں اپنی سواریوں کو روکتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم کی وجہ سے ہلاک نہ ہو اور صبر جمیل اختیار کر۔

☆ بیشک میری شفا یہی بہنے والے آنسو ہیں' کیا ان مٹے ہوئے نشانوں کے پاس کوئی قابل اعتماد ہے؟

☆ جب وہ دونوں (ام حویرث اور ام رباب مستانہ ادا سے) کھڑی ہوتی تھیں تو ان دونوں کی مشک ایسی مہکتی تھی گویا باد صبا لونگ کی خوشبو لیے آتی ہے۔

☆ دشت غبیط میں اس ابر نے اپنا تمام بوجھ لاڈ الا جیسے یمنی تاجر بھاری گٹھڑیوں والا اترتا ہے۔

☆ گویا مقام جواء کی چہچہانے والی سفید چڑیاں صبح کے وقت صاف شراب فلفل آمیز پلا دی گئی تھیں۔

☆ پانی میں ڈوبے ہوئے درندے شام کے وقت جواء کے اطراف بعیدہ میں ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے جنگلی پیاز کی جڑیں۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

تجمل: واحد مذکر حاضر فعل مضارع معروف از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

مهراقة: واحد مؤنث اسم مفعول از باب افعال۔

تضوع: واحد مؤنث غائب مضارع معروف از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

ألقي: واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب افعال۔

صبحن: جمع مؤنث غائب ماضی معروف از باب فَتَحَ یَفْتَحُ۔

بارجائه: ب جارہ' ارجاء صیغہ مصدر از باب افعال ہ ضمیر مضاف الیہ۔

سوال نمبر 5:- سبع معلقات کی وجہ تسمیہ نیز پہلے اور تیسرے معلقہ کے شعراء کے نام لکھیں؟

جواب: "سبع معلقات" کی وجہ تسمیہ:

لفظ "سبع" اسم عدد ہے جس کا معنی ہے: سات۔ لفظ "معلقات" اسم مفعول ثلاثی مزید فیہ برائے جمع

مؤنث از باب تفعیل۔ لٹکانا۔ زمانہ جاہلیت میں شعراء اپنے ممتاز کلام کو بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا دیتے تھے'اس سے بڑا شاعر اپنے امتیازی و معیاری قصیدہ کو جو اس سے زیادہ معیاری ہوتا' اسے اتار کر اس کی جگہ پر لٹکا دیا کرتا تھا۔ سبع معلقات کا مطلب یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ سات قصائد ایسے ہیں' جن کو شعراء نے بیت اللہ کے ساتھ لٹکایا تھا' ان سے زیادہ معیاری شعراء سے قصائد تیار نہ ہو سکے اور ان کے معیاری ہونے پر شعراء جاہلیت نے اتفاق کر لیا تھا۔

پہلے معلقہ کے شاعر کا نام: ''امرؤ القیس الکندی''

تیسرے معلقہ کے شاعر کا نام: ''زہیر بن ابی سلمٰی''

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے-سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

تیسرا پرچہ: فقہ

وقت: تین گھنٹے   کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَامِدًا أَوْسَاهِيًا بَطَلَتْ صَلَاتُهُ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْخَطَا وَالنِّسْيَانِ وَمَفْزَعُهُ الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ ۔ وَلَنَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ وَإِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمَا رَوَاهُ مَحْمُولٌ عَلَى رَفْعِ الْإِثْمِ ۔

(الف) مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۴=۷+۷

(ب) احناف اور شوافع کے دلائل ذکر کرکے احناف کے مؤقف کو واضح کریں؟ ۱۵=۸+۷

(ج) ہدایہ کی روشنی میں پانچ مفسدات نماز بیان کریں؟ ۵

سوال نمبر 2:-قال الماء المستعمل لايطهر الأحداث خلافا لمالك والشافعي رحمهما الله .

(الف) مذکورہ بالا عبارت کے تحت ہدایہ میں بیان کیا گیا اختلاف ائمہ مع دلائل تحریر کریں؟ ۲۰

(ب) ماء مستعمل کی تعریف اور حکم قلم بند کریں؟ ۸

(ج) إن كان المستعمل متوضئا فهو طهور .

مذکورہ عبارت کی مختصر وضاحت کریں؟ ۵

سوال نمبر 3:-قَالَ وَأَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ .

(الف) عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰=۵+۵

(ب) شفق کے بارے میں اقوال ائمہ ذکر کریں؟ ۲۰

(ج) شفق کی تعریف کریں؟ ۳

سوال نمبر 4:-ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل احکام کی کوئی ایک ایک دلیل ذکر کریں؟ ۲۵=۵×۵

(۱) الغدير العظيم . (۲) وموت ماليس له نفس سائلة فی الماء . (۳) والنية فرض فی التيمم . (۴) ولايجوز المسح لمن وجب عليه الغسل . (۵) أقل الحيض ثلاثة أيام ولياليها ومانقص من ذلك فهو استحاضة .

(ب) واجبات نماز میں سے صرف دو مع دلیل ذکر کریں؟ ۸

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

تیسرا پرچہ: فقہ

سوال نمبر 1:- وَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ عَامِدًا أَوْسَاهِيًا بَطَلَتْ صَلَاتُهٗ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْخَطَأِ وَالنِّسْيَانِ وَمَفْزَعُهُ الْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ . وَلَنَا قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ وَإِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّهْلِيْلُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمَا رَوَاهُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى رَفْعِ الْإِثْمِ .

(الف) مذکورہ بالا عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) احناف اور شوافع کے دلائل ذکر کر کے احناف کے مؤقف کو واضح کریں؟

(ج) ہدایہ کی روشنی میں پانچ مفسدات نماز بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ:

جس نے اپنی نماز میں عمداً یا سہواً بات کی تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ خطاء اور نسیان میں امام شافعی کا اختلاف ہے۔ ان کی دلیل حدیث معروف ہے۔ ہماری دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہے: ''بیشک ہماری نماز لوگوں سے ذرا سے کلام کی بھی صلاحیت نہیں رکھتی' کیونکہ نماز تسبیح اور تہلیل اور قرأت قرآن کا نام ہے''۔ امام شافعی کی پیش کردہ روایت محمول ہے گناہ اُٹھانے پر۔

(ب) احناف وشوافع کے دلائل:

احناف وشوافع کے دلائل درج ذیل ہیں:

احناف کی دلیل: احناف کی دلیل اوپر بیان کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صلاتنا هذه لا يصلح فيها شیء من كلام الناس وإنما هی التسبيح والتهليل وقراءة القرآن'' .

شوافع کی دلیل: شوافع کی دلیل یہ حدیث معروف ہے جس میں کہا گیا ہے "رفع عن امتی الخطاء والنسیان"۔

احناف کا مؤقف: احناف کہتے ہیں کہ دوران نماز دنیاوی کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، خواہ کلام قصداً کیا ہو یا سہواً۔

سوال نمبر2:-قال الماء المستعمل لايطهر الأحداث خلافا لمالك والشافعي رحمهما الله ۔

(الف) مذکورہ بالا عبارت کے تحت ہدایہ میں بیان کیا گیا اختلاف ائمہ مع دلائل تحریر کریں؟

(ب) ماء مستعمل کی تعریف اور حکم قلم بند کریں؟

(ج) إن كان المستعمل متوضنا فهو طهور؟

مذکورہ عبارت کی مختصر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مذکورہ بالا عبارت کے تحت اختلاف آئمہ:

مؤقف احناف: احناف کہتے ہیں کہ ماء مستعمل سے ناپاکی دور نہ ہو گی۔ ان کی دلیل امام محمد اور امام اعظم کی روایت ہے کہ ماء مستعمل پاک ہے لیکن پاک نہیں کرتا، کیونکہ اگر کسی چیز میں کوئی پاک چیز مل جائے تو وہ پاک ہی رہتی ہے نجاست کو واجب نہیں کرتی۔ مگر وضو قربت کے قائم مقام ہونے کے سبب اس کی صفت بدل جائے گی۔ اب وہ پانی پاک تو ہو گا مگر پاک کرنے والا نہ ہو گا یعنی اس سے پاکی حاصل نہ ہو گی۔

امام صاحب کی دوسری بیان کردہ روایت یہ ہے کہ "اگر پانی سے غسل جنابت کیا گیا ہو تو وہ نجس ہو گا، کیونکہ یہ نجاست کو دور کرنے کے لیے استعمال کیا گیا"۔ یہی امام ابو یوسف کا قول ہے۔

مؤقف امام شافعی و امام مالک: امام شافعی و امام مالک کا کہنا ہے کہ "ماء مستعمل طاہر بھی ہے اور مطہر بھی"۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ طہور وہ ہے، جو غیر کو ایک مرتبہ پاک کرنے کے بعد دوسری بار بھی پاک کر دے۔ کیونکہ پانی کو اللہ تعالیٰ نے طہور بنایا ہے جب تک اس میں نجاست نہ ملے۔ طہور سے مراد جو دوسری کو طاہر کر دے۔

مؤقف امام زفر: امام زفر کہتے ہیں کہ ماء اگر وضو کرنے سے مستعمل ہوا ہو، تو طہور اور اگر بے وضو سے مستعمل ہوا ہو، تو پھر یہ طاہر ہے اور نہ ہی مطہر، کیونکہ درحقیقت عضو پاک ہوتا ہے لیکن حکماً نجس ہو گا۔ اس لیے اس سے بے وضوگی کو دور کیا گیا ہے۔

(ب) ماءِ مستعمل اور اس کا حکم:

اگر پاک چیز مثلاً غلہ، سبزی اور پاک کپڑے وغیرہ دھونے کے لیے کوئی پاک پانی استعمال کیا جائے، تو ماءِ مستعمل ہونے کے بعد بھی بالاتفاق وہ پانی پاک ہی رہتا ہے۔ یہ صورت متفقہ ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس طرح کا ماءِ مستعمل صرف طاہر ہے مطہر نہیں ہے، خواہ استعمال کرنے والا باوضو ہو یا بے وضو ہو۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضو سے بھی استدلال کیا ہے کہ جب آپ وضو فرماتے، تو صحابہ کرام آپ کے وضو کا پانی لے کر اپنے چہروں پر اسے ملنے لگتے تھے۔

شیخین رحمہم اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ اس طرح کا مستعمل پانی نجس اور ناپاک ہے، خواہ نجاست حقیقی کے ازالے کی خاطر استعمال کیا جائے یا نجاست حکمی میں استعمال کیا جائے۔ انہوں نے اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال کیا ہے، آپ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے، اور غسل جنابت سے بھی منع کیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نجاست حقیقیہ پانی کو ناپاک کر دیتی ہے۔

(ج) مذکورہ عبارت کی وضاحت:

اگر پانی کو استعمال کرنے والا شخص پہلے سے باوضو ہے، تو اس کا استعمال کیا ہوا پانی طاہر بھی ہوگا اور مطہر بھی۔ یہی امام زفر کا قول ہے۔

سوال نمبر3:- قال وأول وقت المغرب إذا غربت الشمس وآخر وقتها ما لم يغب الشفق.

(الف) عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) شفق کے بارے میں اقوال ائمہ ذکر کریں؟

(ج) شفق کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ:

صاحب قدوری فرماتے ہیں کہ مغرب کا ابتدائی وقت جب سورج غروب ہو جائے اور اس کا آخری وقت شفق کے غائب ہونے تک ہے یعنی جب تک شفق غائب نہ ہو۔

(ب) شفق سے متعلق اقوال آئمہ:

امام شافعی کا قول: امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق سرخی کو کہتے ہیں۔

امام اعظم کا قول: امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق وہ سفیدی ہے جو بعد از سرخی آسمان کے کناروں پر پھیلتی ہے۔

صاحبین رحمہما اللہ کا قول: صاحبین کے نزدیک شفق سرخی کو کہا جاتا ہے۔

(ج) شفق کی تعریف:

شفق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو بعد از سرخی آسمان کے کناروں پر پھیلتی ہے۔

سوال نمبر 4:- ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل احکام کی کوئی ایک ایک دلیل ذکر کریں؟

(۱) الغدير العظيم . (۲) وموت ماليس له نفس سائلة في الماء . (۳) والنية فرض في التيمم (۴) ولايجوز المسح لمن وجب عليه الغسل . (۵) أقل الحيض ثلاثة أيام ولياليها ومانقص من ذلك فهو استحاضة .

(ب) واجبات نماز میں سے صرف دو مع دلیل ذکر کریں؟

جواب: (الف) عبارات کی ایک ایک دلیل:

۱- غدير عظيم: وہ بڑا تالاب جس کے ایک کنارے میں نجاست گر جانے سے اس کے دوسرے کنارے سے وضو کرنا جائز ہے' کیونکہ عدم حرکت کی وجہ سے اس کا دوسرا کنارہ نجس نہ ہوگا۔

۲- وموت ماليس به نفس سائلة في الماء: اگر پانی میں گر کر مرنے والے جانور کا خون نہ بہے تو اس سے پانی نجس نہ ہوگا' کیونکہ بہنے والا خون پانی کو نجس کرتا ہے جو اس جانور میں نہیں ہے۔

۳- والنية فرض في التيمم: تیمم میں نیت فرض ہے' کیونکہ لفظ تیمم لغت میں قصد وارادہ کو کہا جاتا ہے اور قصد کا دوسرا نام نیت ہے۔ لہٰذا نیت کے بغیر تیمم نہ ہوگا۔

۴- ولا يجوز المسح لمن وجب عليه الغسل: جس پر غسل واجب ہے اس کے لیے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں' کیونکہ وضو کی طرح غسل جنابت میں تکرار نہیں۔ لہٰذا موزے اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵- اقل الحيض ثلاثة ايام وليا ليها وما نقص من ذلك فهو استحاضة: حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور راتیں ہیں۔ جو اس سے کم ہو وہ استحاضہ ہے' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کنواری وشادی شدہ کے لیے حیض کی کم از کم مدت تین دن اور راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور راتیں''۔

(ب) واجبات نماز:

۱-الحمد پڑھنا: سورۃ فاتحہ کی قرأت واجب ہے اس کے بغیر نماز نہ ہوگی۔

دلیل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہ ہوگی۔

۲-قرأت میں مقتدی کا خاموش رہنا: امام جب قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ اس وقت مقتدی خاموش رہے گا۔

دلیل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''امام کے پیچھے قرأت نہ کیا کرو کیونکہ امام کی قرأت ہی تمہاری قرأت ہے''۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے۔سال دوم)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- إِنَّ أُصُوْلَ الشَّرْعِ ثَلٰثَةُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَإِجْمَاعُ الْأُمَّةِ بَدَلٌ مِّنْ ثَلٰثَةٌ أَوْ بَيَانٌ لَّهٗ وَالْمُرَادُ مِنَ الْكِتَابِ بَعْضُ الْكِتَابِ وَهُوَ مِقْدَارُ خَمْسِ مِائَةَ آيَةً لِأَنَّهٗ أَصْلُ الشَّرْعِ وَالْبَاقِي قِصَصٌ وَنَحْوُهَا وَهٰكَذَا الْمُرَادُ مِنَ السُّنَّةِ بَعْضُهَا وَهُوَ مِقْدَارُ ثَلٰثَةِ الْآلَافِ عَلٰى مَا قَالُوْا۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) اجماع سے مراد کن کن کا اجماع ہے؟ نیز والأصل الرابع القياس کہ کر قیاس کو الگ ذکر کرنے کی وجہ بیان کریں؟ ۷+۷=۱۴

سوال نمبر 2:- وهو اسم للنظم والمعنى جميعا۔

(الف) فارسی میں تلاوت جائز ہے یا نہیں؟ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک وہم منسوب ہے اس وہم کا ازالہ بیان کریں؟ ۱۴

(ب) ماتن رحمہ اللہ تعالیٰ لفظ کی جگہ نظم کا صیغہ کیوں لائے؟ وضاحت کریں؟ ۹

(ج) مذکورہ عبارت لانے کا مقصد بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ میں سے ہر ایک کی مع امثلہ اور تقسیم ثالث کی اقسام اربعہ میں وجہ حصر بیان کریں؟ ۲۰+۸=۲۸

(ب) حقیقت کی کتنی اقسام ہیں؟ صرف نام تحریر کریں؟ ۵

سوال نمبر 4:- (الف) خاص، عام، مشترک اور مؤول کی تعریفات مع امثلہ ذکر کریں؟ ۲۰

(ب) مذکورہ بالا اصطلاحات کی اقسام اربعہ میں وجہ حصر بیان کریں؟ ۸

(ج) نور الانوار کس کتاب کی شرح ہے؟ متن اور ماتن کا نام قلم بند کریں؟ ۵

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر 1:- إِنَّ أُصُوْلَ الشَّرْعِ ثَلٰثَةُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَإِجْمَاعُ الْأُمَّةِ بَدَلٌ مِنْ ثَلٰثَةٍ أَوْ بَيَانٌ لَّهُ وَالْمُرَادُ مِنَ الْكِتَابِ بَعْضُ الْكِتَابِ وَهُوَ مِقْدَارُ خَمْسِ مِائَةَ ايَةٍ لِأَنَّهُ أَصْلُ الشَّرْعِ وَالْبَاقِيْ قَصَصٌ وَنَحْوُهَا وَهٰكَذَا الْمُرَادُ مِنَ السُّنَّةِ بَعْضُهَا وَهُوَ مِقْدَارُ ثَلٰثَةِ الَافٍ عَلٰى مَا قَالُوْا ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) اجماع سے مراد کن کا اجماع ہے؟ نیز والأصل الرابع القیاس کہ کر قیاس کو الگ ذکر کرنے کی وجہ بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب وترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے ہیں ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

"بے شک شرع کے اصول تین ہیں: کتاب، سنت اور اجماع امت یہ (عبارت) ثلثة سے بدل ہے یا اس کا عطف بیان ہے۔ کتاب سے مراد بعض کتاب ہے، جس کی مقدار پانچ سو آیتیں ہیں۔ اس لیے کہ وہ اصلِ شرع ہے اور باقی قصے اور اس کی مثل واقعات ہیں۔ ایسے ہی سنت سے مراد اس کا بعض ہے۔ علماء کے اقوال کے مطابق تین ہزار مقدار ہے"۔

(ب) اجماع سے مراد:

اجماع سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا اجماع ہے۔ خواہ وہ اہل مدینہ کا ہو یا نہ ہوں، عترتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع ہو یا غیر کا یعنی اصحابِ رسول کا۔

قیاس کو علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ: چونکہ پہلے تین اصول قطعی ہیں اور قیاس ظنی ہے۔ اس لیے اس کو الگ ذکر کیا۔

سوال نمبر 2:- وهو اسم للنظم والمعنى جميعا ۔

(الف) فارسی میں تلاوت جائز ہے یا نہیں؟ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک وہم منسوب ہے اس وہم کا ازالہ بیان کریں؟

(ب) ماتن رحمہ اللہ تعالیٰ لفظ کی جگہ نظم کا صیغہ کیوں لائے؟ وضاحت کریں؟

(ج) مذکورہ عبارت لانے کا مقصد بیان کریں؟

جواب: (الف) کیا فارسی میں تلاوت جائز ہے؟

اگر عذرِ حکمی ہو تو جائز ہے۔ عذرِ حکمی سے مراد یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات اور ملاقات کی حالت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ قرآن کریم کے حسنِ بلاغت اور اعجازِ قرآن کی وجہ سے انسان مقصودِ اصلی سے محروم رہے۔ نظمِ قرآن، تلاوتِ قرآن اللہ اور بندے کے درمیان رکاوٹ بن جائے۔ اس لیے اگر ایسی صورت و عذر ہو تو نماز میں فارسی کی قرأت جائز ہے۔ مگر نماز کے علاوہ جائز نہیں۔ نماز کے علاوہ نظم اور معنیٰ دونوں کی رعایت کرنا امر ضروری ہے۔ پس یہ اعتراض نہ کیا جائے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عربی نظم پر قدرت کے باوجود فارسی میں قرأت جائز ہے، تو یہ درست نہیں۔ یہ اعتراض نہ کیا جائے امام صاحب کے نزدیک بھی قرآن نظم اور معنیٰ دونوں سے عبارت ہے۔ صرف نظم یا صرف معنیٰ کا نام قرآن نہیں ہے۔

(ب) لفظ کی جگہ نظم لانے کی وجہ:

سوءِ ادب سے بچنے اور ادب کی رعایت کرنے کے لیے ماتن نے لفظ کی جگہ نظم کو اختیار کیا ہے، کیونکہ لفظ کا معنیٰ ہے پھینکنا اور نظم کا معنیٰ ہے موتیوں کو لڑی میں پرونا۔

(ج) مذکورہ عبارت لانے کا مقصد:

مذکورہ عبارت لانے کا مقصد اس بات پر تنبیہ کرنا ہے کہ قرآن نظم اور معنیٰ دونوں کا نام ہے۔ صرف نظم یا صرف معنیٰ کا نام قرآن نہیں، کیونکہ انزال، کتابت اور نقل جیسے اوصاف جس طرح نظم میں جاری ہوتے ہیں تقدیراً معنیٰ میں بھی جاری ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 3:- (الف) حقیقت، مجاز، صریح اور کنایہ میں سے ہر ایک کی مع امثلہ اور تقسیم ثالث کی۔ اقسام اربعہ میں وجہ حصر بیان کریں؟

(ب) حقیقت کی کتنی اقسام ہیں؟ صرف نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) **حقیقت کی تعریف:** لفظ کو اسی معنیٰ میں استعمال کرنا جس کے لیے واضع نے اسے وضع کیا ہے جیسے اسد کا استعمال حیوانِ مفترس کے لیے۔

مجاز کی تعریف: لفظ کو اس معنیٰ میں استعمال نہ کرنا جس کے لیے اسے وضع کیا ہے، جیسے لفظ اسد کو رجلِ شجاع کے لیے استعمال کرنا مجاز ہے۔

صریح کی تعریف: جس لفظ کی مراد ظاہر ہو صریح کہلاتا ہے جیسے اشتریت وغیرہ۔

کنایہ کی تعریف: جس لفظ کی مراد ظاہر نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو جیسے کثیر الرماد بول کر سخی مراد لینا۔

تقسیم ثالث کی اقسام اربعہ میں وجہ انحصار:

دیکھیں گے کہ لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہ میں مستعمل ہے یا غیر میں۔ اگر معنیٰ موضوع لہ میں مستعمل ہو تو حقیقت اور اگر غیر میں میں استعمال ہو تو مجاز۔ پھر ان میں ہر ایک کا معنیٰ واضح ہوگا یا نہیں۔ اگر واضح ہو تو صریح اور اگر واضح نہ ہو تو کنایہ۔ پس چار اقسام ثابت ہو گئیں۔

(ب) حقیقت کی اقسام:

حقیقت کی تین اقسام ہیں:

۱۔متعذرہ ۲۔مہجورہ ۳۔مستعملہ

سوال نمبر 4:۔(الف) خاص، عام، مشترک اور مؤول کی تعریفات مع امثلہ ذکر کریں؟

(ب) مذکورہ بالا اصطلاحات کی اقسام اربعہ میں وجہ حصر بیان کریں؟

(ج) نور الانوار کس کتاب کی شرح ہے؟ متن اور ماتن کا نام قلم بند کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات

خاص کی تعریف: وہ لفظ ہے جو کسی معلوم کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو جیسے خَالِدٌ۔

عام کی تعریف: وہ لفظ ہے جو لفظاً اور معناً افراد کی ایک جماعت کو شامل ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ، مَنْ۔

مشترک کی تعریف: وہ لفظ جو ایسے دو یا زائد معنوں کے لیے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں جیسے جَارِيَةٌ وغیرہ۔

مؤول کی تعریف: جب مشترک کے کسی معنیٰ کو غالب رائے سے ترجیح حاصل ہو جائے، تو اسے مؤول کہتے ہیں۔

(ب) اقسام اربعہ میں وجہ حصر:

دیکھیں گے کہ لفظ کی دلالت ایک معنیٰ پر ہے یا زائد پر۔ اگر ایک معنیٰ پر ہے اور وہ انفرادی طور پر اسے دلالت کرے تو یہ خاص ہے۔ اگر انفرادی طور پر دلالت نہیں کرتا بلکہ افراد کے درمیان اشتراک کے ساتھ کرتا ہے، تو اسے عام کہتے ہیں۔ اگر زائد معانی پر دلالت کرے، تو پھر دیکھیں گے کہ اس کے معانی مشترکہ میں کسی ایک کو تاویل کے ساتھ ترجیح حاصل ہے یا نہیں۔ اگر حاصل ہے تو مؤول اور اگر نہیں تو مشترک۔

(ج) نور الانوار کس کتاب کی شرح ہے؟

نور الانوار "کتاب المنار" کی شرح ہے۔

متن کا نام: متن کا نام "منار الانوار" ہے۔

ماتن کا نام: ماتن کا نام ابو البرکات حافظ الدین عبد الرحمٰن بن احمد نسفی ہے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

سوال نمبر 1:۔التقدير ای تقدير الإعراب فيما ای فی الإسم المعرب الذی تعذر الإعراب فی ای امتنع ظهوره فی لفظه وذلك إذالم يكن الحرف الذی هو محل الإعراب قابلا للحركة الإعرابية.

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟۸+۸=۱۶

(ب) شرح جامی شرح مزجی ہے یا غیر مزجی؟ وضاحت کرکے ماتن وشارح کے مختصر حالات لکھیں؟

۶+۶+۶=۱۸

سوال نمبر 2:۔ويجوز صرفه للضرورة وللتناسب.

(الف) ضروریات سے کیا مراد ہے؟ ضرورت شعری کی صورت میں یجوز کہنا کیسے درست ہوگا؟ توجیہ پیش کرکے ضرورت اور تناسب کی امثلہ مع وضاحت لکھیں؟ ۲۰

(ب) اعراب کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں "ليدل على المعانی المعتورة عليه" تعریف میں شامل ہے یا خارج شارح کے قول "ليس هذا من تمام الحد" کی روشنی میں وضاحت کریں؟ ۲۰

سوال نمبر 3:۔المثنى وما يلحق به وهو كلا مضافا إلى مضمر.

(الف) تثنیہ وجمع اوران کے ملحقات کا اعراب مع وجہ لکھ کر مضافا إلى مضمر کی قید کا فائدہ شرح جامی کی روشنی میں تفصیلاً لکھیں؟ ۵×۴=۲۰

(ب) منع صرف کے اسباب تسعہ کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۱۳

سوال نمبر 4:۔(الف) الكلمة لفظ میں "لفظ" کا حمل الکلمہ پر کیسے درست ہوگا نیز مبتداء و خبر میں عدم مطابقت کے اعتراض کا دفعیہ کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) کلمۂ کلام اور معرب کی وجہ تسمیہ شرح جامی کی روشنی میں لکھیں؟ ۶+۶+۶=۱۸

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

پانچواں پرچہ: شرح ملا جامی

سوال نمبر 1:- اَلتَّقْدِيْرُ اَیْ تَقْدِيْرُ الْاِعْرَابِ فِيْمَا اَیْ فِی الْاِسْمِ الْمُعْرِبِ الَّذِیْ تَعَذَّرَ الْاِعْرَابُ فِیْ اَیْ اِمْتَنَعَ ظُهُوْرِهٖ فِیْ لَفْظِهٖ وَذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْحَرْفُ الَّذِیْ هُوَ مَحَلُ الْاِعْرَابِ قَابِلًا لِلْحَرَكَةِ الْاِعْرَابِيَّةِ ۔

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب) شرح جامی، شرح مزجی ہے یا غیر مزجی، وضاحت کر کے ماتن وشارح کے مختصر حالات لکھیں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت: تشکیل عبارت اوپر ہوگئی ہے۔

ترجمۃ العبارۃ:

تقدیر یعنی اعراب کا مقدر ہونا، اس اسم معرب میں ہوگا جس میں اعراب متعذر ہو یعنی لفظوں میں اس کا ظاہر ہونا ممتنع ہو اور یہ امتناع تب ہوگا جب محل اعراب والا حرف حرکتِ اعرابیہ کا قابل نہ ہو۔

(ب) شرح جامی:

غیر مزجی شرح ہے۔ شرح جامی کے قواعد اور اس کے فوائد کافیہ کی مشکل جگہوں کو حل کرنے کے لیے کافی ووافی ہیں۔ شرح جامی مزجی یعنی غیر تام وناقص شرح نہیں ہے۔

ماتن کے مختصر حالات:

شرح جامی کے ماتن کا نام عثمان ہے۔ کنیت ابو عمرو، لقب جمال الدین ہے اور والد کا نام عمر ہے۔ 570 ہجری میں ملک مصر کی ایک آشنا نامی بستی میں پیدا ہوئے۔ قاہرہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف علاقوں کے ممتاز اور جید فضلاء وعلماء سے علم حاصل کیا اور تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ اعلیٰ مناظر، بلند پایہ فقیہ تھے۔ دینداری اور تقویٰ جیسی نعمت سے مالا مال تھے۔ انتہائی ذہین و فطین تھے کہ جو کتاب ایک دفعہ آپ کی نظر سے گزرتی حفظ ہو جاتی۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ہر فن میں کتاب تصنیف فرمائی۔ علم کی روشنی پھیلاتا ہوا یہ آفتاب بالآخر 16 شوال 646 ہجری کو اسکندریہ میں غروب ہوا۔ اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

شارح کے مختصر حالات:

شارح کا لقب نور الدین اور تخلص جامی تھا۔ نام عبد الرحمٰن اور والد کا نام نظام الدین تھا۔ پورا نام یوں

ہوا: عبدالرحمٰن بن نظام الدین احمد بن شمس الدین محمد۔ آپ کی تاریخ پیدائش 23 شعبان 817 ہجری ہے۔ حفظ القرآن اور ابتدائی تعلیم شہر ہراۃ میں حاصل کی۔ سمرقند میں مشہور عالم اور اعلیٰ مدرس تھے۔ اور روم میں عہدہ قضاۃ پر فائز تھے۔ ویسے تو ہر فن میں ید طولیٰ اور مہارت تامہ رکھتے تھے لیکن فن ہیئت میں تو خصوصی مہارت تھی۔ وقت کے بادشاہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور عزت واکرام کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں سے نوازا۔ لیکن صرف ایک بیٹا یعنی ضیاء الدین یوسف طبع ۴ کو پہنچے اور فوت ہو گئے جبکہ باقی بیٹے اوائل عمر میں ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ عالم جہاں میں علم وفضل کا یہ آفتاب اپنی روشنی بکھیرتا ہوا 18 محرم 898 ہجری کو ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ تدریس کے ساتھ ساتھ میدانِ تصنیف کے بھی اعلیٰ شہسوار تھے۔ بہت سی کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں جن کی تعداد 99 بتائی جاتی۔ ان میں شرح جامی شہرت کے لحاظ سے نمایاں ہے۔

سوال نمبر 2:- ويجوز صرفه للضرورة وللتناسب .

(الف) ضروریات سے کیا مراد ہے؟ ضرورت شعری کی صورت میں یجوز کہنا کیسے درست ہوگا؟ توجیہ پیش کرتے ضرورت اور تناسب کی امثلہ مع وضاحت لکھیں؟

(ب) اعراب کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں "ليدل على المعاني المعتورہ عليه" تعریف میں شامل ہے یا خارج شارح کے قول "ليس هذا من تمام الحد" کی روشنی میں وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مفہوم ضرورت:

قافیہ وسجع کی رعایت کرنے کے ساتھ ساتھ وزن شعر برقرار رکھنا ضرورت کا مطلب ہے۔ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ کلام میں کلمہ غیر منصرف آنے کی وجہ سے شعر کا وزن برقرار نہیں رہتا۔ پھر وزن برقرار رکھنے کے لیے اس کو منصرف پڑھا جاتا ہے۔

ضرورتِ شعری اگر حدِ وجوب کو پہنچتی ہے لیکن اس جگہ یجوز کا مطلب ہے کہ ممتنع نہیں۔ امتناع ضرورت اور غیر ضرورت دونوں کو شامل ہوتا ہے۔ ضرورت کی مثال جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قول "صبت علی مصائب لو انها...... صبت علی الایام صرن لیالیا" اس شعر میں مصائب کلمہ غیر منصرف ہے لیکن اس پر تنوین پڑھی گئی کیونکہ اگر تنوین نہ پڑھی جائے تو وزن شعر باقی نہ رہے گا۔

تناسب کی مثال جیسے ارشاد ربانی ہے: "سلاسلا و اغلالا" اس مثال میں سلاسلاً غیر منصرف ہے جس پر تنوین پڑھی گئی وہ اس لیے تاکہ اغلالاً کے مناسب ہو جائے۔

(ب) اعراب کی تعریف:

اعراب وہ حرف یا حرکت ہے جس کے باعث معرب کا آخر بدلے تاکہ یہ اختلاف ان صفات پر

دلالت کرے جو معرب پر پے درپے آتی ہیں۔

لیدل علی المعانی کا حکم:

اختلافِ اعراب کا فائدہ کیا ہے؟ اس پر تنبیہ کرنے کے لیے ماتن نے یہ عبارت چلائی ہے۔ اگر چہ اعراب کی تعریف اس سے پہلے ہی مکمل اور جامع و مانع ہو جاتی ہے۔ تو ماتن کی مراد یہ ہے کہ لیدل کے بغیر بھی تعریف اعراب مکمل ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ تعریف سے خارج ہے بلکہ تعریف داخل ہے۔

سوال نمبر 3:- المثنی وما یلحق به وهو کلا مضافا إلی مضمر ۔

(الف) تثنیہ و جمع اوران کے ملحقات کا اعراب مع وجہ لکھ کر مضافا إلی مضمر کی قید کا فائدہ شرح جامی کی روشنی میں تفصیلاً لکھیں؟

(ب) منع صرف کے اسباب تسعہ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) تثنیہ کا اعراب: رفع الف کے ساتھ' نصب اور جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ۔

ملحق بہ تثنیٰ کا اعراب: رفع الف کے ساتھ' نصب اور جر یا ماقبل مفتوح کے ساتھ۔

جمع مذکر سالم اور ملحق بہ جمع مذکر سالم کا اعراب: رفع واؤ کے ساتھ' نصب اور جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ۔

وجہ: ملحق بہ تثنیٰ یعنی اثنان و اثنتان اگر لفظاً مفرد ہیں مگر ان کی شکل و صورت تثنیٰ جیسی ہے۔ اس لیے ان کو تثنیہ والا اعراب دیا گیا ہے۔

اسی طرح ملحق بہ جمع مذکر سالم جیسے عشرون اور اس کے بھائی۔ اگر جمع نہیں لیکن ان کی شکل و صورت جمع جیسی ہے۔ اس لیے جمع والا اعراب ان کو دیا گیا۔

مضافًا الی المضمر کی قید کا فائدہ:

یہ قید اس لیے لگائی کہ کلا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو تو پھر اس کا اعراب تثنیہ والا نہیں ہوگا' بلکہ تقدیری ہوگا۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ کلا باعتبار لفظ کے مفرد ہے اور باعتبار معنیٰ کے تثنیہ ہے۔ تو اس میں دو جہتوں کا اعتبار کیا گیا ہے۔ اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو تب ان کا اعراب اعراب بالحرکت ہوگا۔ اور اگر ضمیر کی طرف مضاف ہو تب ان کا اعراب اعراب بالحرف ہوگا۔ اس لیے یہ قید لگائی۔

(ب) اسباب تسعہ کی تعریفیں اور مثالیں:

عدل کی تعریف: اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ کی طرف جانا جیسے عمر۔

وصف کی تعریف: وہ اسم جو ذاتِ مبہمہ پر دلالت کرے جیسے اسود' ارقم۔

تانیث کی تعریف: وہ اسم جس میں تانیث کی علامت موجود ہو جیسے طَلْحَۃُ۔

معرفہ کی تعریف: وہ اسم جو معین چیز پر دلالت کرے جیسے زَیْدٌ ۔

عجمہ کی تعریف: وہ لفظ جسے غیر عرب نے وضع کیا ہو جیسے اِبْرَاھِیْمُ ۔

جمع کی تعریف: وہ اسم جو تین یا تین سے زائد پر دلالت کرے جیسے مَصَابِیْحُ ۔

ترکیب کی تعریف: دو کلموں کو ملا کر ایک کرنا کہ ان میں کوئی جز حرف نہ ہو جیسے مَعْدِیْکَرَبَ ۔

وزن فعل کی تعریف: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا جیسے ضرب (جبکہ کسی شخص کا نام ہو)

الف ونون زائدتان کی تعریف: جو اسم کے آخر میں زائدہ کیے جاتے ہیں جیسے نعمان، رَحْمٰنُ ۔

سوال نمبر 4:-(الف) الکلمة لفظ میں "لفظ" کا حمل الکلمه پر کیسے درست ہوگا نیز مبتداء و خبر میں عدم مطابقت کے اعتراض کا دفعیہ کریں؟

(ب) کلمہ، کلام اور معرب کی وجہ تسمیہ شرح جامی کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: (الف) لفظ کا الکلمة پر حمل:

الکلمة مبتداء ہے اور لفظ اس کی خبر۔ حمل اس لیے درست ہے کہ الکلمة میں تاء اگرچہ وحدت کے لیے ہے مگر وحدت مقصود نہیں۔

باقی رہا عدم مطابقت والا اعتراض تو اس کا جواب یہ ہے کہ مطابقت وہاں ضروری ہوتی ہے جہاں خبر مشتقات میں سے ہو۔ اس جگہ خبر مشتق نہیں تو مطابقت بھی ضروری نہیں ہے۔

(ب) کلمہ اور کلام کی وجہ تسمیہ:

کلمہ اور کلام دونوں کَلِمٌ سے مشتق ہیں اور کلم کا معنیٰ ہے "جرح" تو جس طرح زخم نفس میں اثر کرتا ہے اسی طرح اچھا و برا کلمہ و کلام بھی اثر کرتے ہیں۔

معرب کی وجہ تسمیہ:

معرف اعراب سے ماخوذ ہے۔ اعراب کا معنیٰ ہے اظہار۔ تو چونکہ معرب بھی اعراب کے اظہار کا محل اور جگہ ہے اور اس پر تینوں اعراب ظاہر ہوتے ہیں، اس لیے اس کو معرب کا نام دیا گیا ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية الخاصة (ایف اے - سال دوم) (برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

چھٹا پرچہ: بلاغت و منطق

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

قسم اول...... بلاغت

سوال نمبر 1:- يُسَمَّى الْاَوَّلُ فَائِدَةَ الْخَبَرِ وَالثَّانِيْ لَازِمَهَا وَقَدْ يُنْزَلُ الْعَالِمُ بِهِمَا مَنْزِلَةَ الْجَاهِلِ لِعَدَمِ جَرْيِهٖ عَلٰى مُوْجَبِ الْعِلْمِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَقْتَصِرَ مِنَ التَّرْكِيْبِ عَلٰى قَدْرِ الْحَاجَةِ فَاِنْ كَانَ خَالِيَ الذِّهْنِ مِنَ الْحُكْمِ وَالتَّرَدُّدِ فِيْهِ اسْتُغْنِيَ عَنْ مُؤَكِّدَاتِ الْحُكْمِ وَاِنْ كَانَ مُتَرَدِّدًا فِيْهِ طَالِبًا لَهٗ حَسُنَ تَقْوِيَتُهٗ بِمُؤَكِّدٍ وَاِنْ كَانَ مُنْكِرًا وَجَبَ تَوْكِيْدُهٗ بِحَسَبِ الْاِنْكَارِ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۸+۸=۱۶

(ب) عبارت میں مذکور الأول اور الثانی سے کیا مراد ہے؟ نیز تقیید عقلیہ کی تعریف لکھیں؟ ۴+۵=۹

سوال نمبر 2:- (الف) الحمد لله على ما انعم "ما" کونسا ہے تمام احتمالات لکھ کر بتائیں تلخیص المفتاح متن ہے یا شرح؟

بصورت ثانی ماتن و شارح کے حالات لکھیں؟ ۱۵

(ب) مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کلام لانے کی وجوہ مع امثلہ لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) علم المعانی کی تعریف کر کے ابواب ثمانیہ اور ان کی وجہ حصر لکھیں؟ ۹

(ب) تنافر، غرابت، مخالفت قیاس اور تعقید میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال لکھیں؟ ۴×۴=۱۶

حصہ دوم...... منطق

سوال نمبر 4:- قوله العلم هو الصورة الحاصلة من الشیء عند العقل والمصنف لم

یتعرض لتعریفه اماللا كتفاء بالتصور بوجه مافی مقام التقسیم واما لان تعریف العلم مشهور مستفیض واما لان العلم بدیهی التصور علی ماقیل ۔

(الف) عبارت پراعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۶+۷=۱۳

(ب) علم منطق کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت شرح تہذیب کی روشنی میں کریں۔ ۴×۳=۱۲

سوال نمبر 5:-(الف) فهذا غاية تهذيب الكلام فی تحرير المنطق والكلام ۔

عبارت میں تہذیب مصدر کے ھذا پر حمل کے بارے آپ کیا جانتے ہیں؟ درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ شرح تہذیب کی روشنی میں تفصیل سے لکھیں؟ نیز لفظ "تحریر" لانے کا فائدہ بتائیں۔ ۱۳

(ب) کلی کے افراد خارج میں پائے جانے اور نہ پائے جانے کے اعتبار سے اقسام مع وجہ حصر تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۱۲

سوال نمبر 6:-(الف) معرف کی باعتبار تقسیم اوّل کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ وجہ حصر مع تعریفات و امثلہ لکھ کر معرف لفظی کی تعریف ومثال تحریر کریں؟ ۶+۶=۱۲

(ب) الذی هدانا سواء الطریق وجعل لنا التوفیق خیر رفیق ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز ہدایت کی اقسام مع امثلہ لکھ کر بتائیں سواء الطریق سے کیا مراد ہے؟ ۷+۶=۱۳

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

چھٹا پرچہ: بلاغت ومنطق

حصہ اوّل: بلاغت

سوال نمبر 1:-وَيُسَمَّى الْاَوَّلُ فَائِدَةَ الْخَبَرِ وَالثَّانِیُ لَازِمَهَا وَقَدْ يُنَزَّلُ الْعَالِمُ بِهِمَا مَنْزِلَةَ الْجَاهِلِ لِعَدَمِ جَرْيِهِ عَلٰى مُوْجَبِ الْعِلْمِ فَيَنْبَغِیْ اَنْ يَقْتَصِرَ مِنَ التَّرْكِيْبِ عَلٰى قَدْرِ الْحَاجَةِ فَاِنْ كَانَ خَالِیَ الذِّهْنِ مِنَ الْحُكْمِ وَالتَّرَدُّدِ فِيْهِ اسْتُغْنِیَ عَنْ مُؤَكِّدَاتِ الْحُكْمِ وَاِنْ كَانَ مُتَرَدِّدًا فِيْهِ طَالِبًا لَهٗ حُسْنَ تَقْوِيَتُهٗ بِمُؤَكِّدٍ وَاِنْ كَانَ مُنْكِرًا وَجَبَ تَوْكِيْدُهٗ بِحَسْبِ الْاِنْكَارِ ۔

(الف) عبارت پراعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارت میں مذکور الأول اور الثانی سے کیا مراد ہے؟ نیز حقیقت عقلیہ کی تعریف لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب وترجمۃ العبارۃ: اعراب اوپر لگا دیے ہیں۔ ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

''اوّل کا نام فائدۃ الخبر رکھا جاتا ہے اور ثانی کا نام لازم فائدہ خبر رکھا جاتا ہے اور کبھی کبھی ان دونوں کے عالم کو جاہل کی جگہ اتارا جاتا ہے' کیونکہ وہ علم کے تقاضے پر عمل نہیں کرتا۔ پس مناسب یہ ہے کہ متکلم ضرورت کے مطابق کلام پر اقتصار کرے۔ پس اگر مخاطب حکم سے خالی الذہن ہو اور اس میں شک بھی کرنے والا نہ ہو' تو پھر حکم کو تاکید سے خالی لایا جائے گا۔ اگر حکم میں شک کرنے والا ہو اور حکم کا طالب بھی ہو تو پھر تاکید لانا اچھا ہے۔ مخاطب اگر حکم کا انکار کرنے والا ہے' تو پھر اس کے انکار کے مطابق تاکید لانا واجب ہے''۔

(ب) الاوّل اور الثانی سے مراد:

الاوّل سے مراد یہ ہے کہ اگر مخبر کا اپنی خبر سے مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا مقصود ہو' الثانی سے مراد یہ ہے کہ اگر مخبر کا مخاطب کو اپنی خبر سے یہ بتانا مقصود ہو کہ میں بھی اس حکم کا عالم ہوں۔

حقیقت عقلیہ کی تعریف: حقیقت عقلیہ یہ ہے کہ فعل یا معنیٰ فعل کا اسناد ماھو لہ کی طرف کرنا ہے۔

سوال نمبر 2:- (الف) الحمد للہ علی ما انعم ''ما'' کونسا ہے تمام احتمالات لکھ کر بتائیں تلخیص المفتاح متن ہے یا شرح؟

بصورت ثانی ماتن وشارح کے حالات لکھیں؟

(ب) مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کلام لانے کی وجوہ مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) مَا کا تعین:

علی مَا انعم میں مَا کونسا ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ ما موصولہ ہے لیکن حق مذہب یہ ہے کہ ما موصولہ نہیں بلکہ مصدریہ ہے' کیونکہ اگر موصولہ بنائیں تو لفظاً اور معناً دونوں طرح خرابی لازم آتی ہے۔ لفظی خرابی یہ ہے کہ موصول بغیر عائد کے رہ جائے گا حالانکہ صلہ میں موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ معنیٰ کی خرابی یہ کہ؟؟ اللہ کی حمد خاص نعمت پر ہوگی وصفِ نعمت پر نہ ہو گی۔ جبکہ مصدریہ بنانے میں اللہ کی حمد وصفِ نعمت پر ہوگی۔ وصفِ نعمت پر حمد کرنا خاص نعمت پر حمد کرنے سے امکن اور اشد ہے۔

تلخیص المفتاح کا تعارف:

تلخیص المفتاح متن ہے شرح نہیں۔ اس کی شرح اوّل کا نام مطول ہے۔ پھر مطول کا اختصار ہوا جس کا نام مختصر المعانی رکھا۔ تلخیص المفتاح متن ہے شرح نہیں اس لیے شارح کے حالات مطلوب نہ ہوئے۔

البتہ تلخیص المفتاح کے مصنف کا نام یہ ہے: ''جلال الملت والدین محمد بن عبدالرحمٰن القزوینی'' جو جامع مسجد دمشق کے خطیب تھے۔

(ب) مقتضی الظاہر کے خلاف کلام لانے کی صورتیں:

کلام کو مقتضی الظاہر کے خلاف لانے کی چند صورتیں ہیں:

☆ کبھی کبھی غیر سائل سائل کی طرح بنالیا جاتا ہے۔ اور اس غیر سائل سے سائل وطالب جیسا کلام کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوگا جب غیر سائل کی طرف کوئی ایسی چیز مقدم کی جس نے کسی خبر کی طرف اشارہ ہوتا ہو۔ وہ غیر سائل حکم کا ایسے انتظار کرتا ہے جیسا کہ طالب اور متردد جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۝''

☆ کبھی کبھی غیر منکر کو منکر کی طرح بنالیا جاتا۔ اور اس غیر منکر منکر جیسا کلام کرلیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوگا جب اس غیر منکر سے کوئی ایسی شئی ظاہر ہو جو انکار کی علامات سے ہو جیسے حجل بن نضلہ کا قول:

''جَاءَ شَقِیْقٌ عَارِضًا رُمْحَه ۔اِنَّ بنی عَمِّكَ فِیْهِمْ رماحٌ'' ۔

☆ کبھی کبھی منکر کو غیر منکر کی طرح بنالیا جاتا ہے۔ جب منکر کے پاس ایسے دلائل ہوں کہ وہ اگر ان میں غور وفکر کرے تو اپنے انکار سے رجوع کرلے جیسے لَارَیْبَ فِیْهِ ۔ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ یوں کہا جاتا ''اِنَّهٗ لَارَیْبَ فِیْهِ'' کیونکہ یہ کلام منکرین قرآن کے لیے ہے۔

سوال نمبر 3:- (الف) علم المعانی کی تعریف کرکے ابواب ثمانیہ اور ان کی وجہ حصر لکھیں؟

(ب) تنافر، غرابت، مخالفت قیاس اور تعقید میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال لکھیں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف:

علم معانی وہ علم جس سے لفظ عربی کے ایسے احوال معلوم ہوں کہ جن کے ذریعے لفظ مقتضی الحال کے مطابق ہو جائے۔

آٹھ ابواب میں وجہ حصر:

علم معانی آٹھ ابواب میں بند ہے۔ علم معانی کا مقصود آٹھ ابواب میں بند ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دیکھیں گے کہ کلام خبر ہے یا انشاء۔ اگر خبر ہو تو اس کے لیے مسند الیہ کا ہونا ضروری ہوگا، تو باب اوّل ہے یعنی احوال المسند الیہ۔ مسند کا ہونا بھی ضروری ہوگا تو یہ باب ثانی ہے یعنی ''مسند کے احوال'' اسناد کا ہونا بھی ضروری ہے تو یہ تیسرا باب ہوا یعنی ''احوال الاسناد'' پھر مسند کے متعلقات بھی ہوتے ہیں تو یہ چوتھا باب یعنی ''احوال متعلقات فعل'' پھر اسناد اور تعلق میں سے ہر ایک قصر کے ساتھ ہوگا تو یہ پانچواں باب ہے یعنی ''بابُ القصر'' پھر ہر جملہ جب دوسرے کے ساتھ مقترن ہوگا تو عطف کے ساتھ ہوگا یا بغیر عطف کے تو

یہ چھٹا باب ہے یعنی ''باب الفصل والوصل'' پھر کلام بلیغ کسی فائدہ کی وجہ سے اصل مراد پر زائد ہوگی یا نہ ہو گی تو ساتواں باب ہے یعنی ''ایجاز اطناب مساوات'' اور اگر کلام انشاء ہوتو آٹھواں باب۔ یوں علم معانی کا مقصود آٹھ ابواب میں بند ہے۔

(ب) تنافر کی تعریف: کلمہ میں ایسی وصف جس کی وجہ سے وہ کلمہ زبان پر ثقیل ہو جائے جیسے مستشزرات۔

غرابت کی تعریف: کلمہ کا معنی ظاہر نہ ہونا اور مانوسۃ الاستعمال نہ ہونا جیسے مسرج۔

مخالفتِ قیاس کی تعریف: کلمہ کا صرفی قانون کے مخالف ہونا جیسے اجلل۔

تعقید کی تعریف: کسی خلل کی وجہ سے کلام اپنے مرادی معنی پر جلدی سے دلالت نہ کرے۔ خلل اگر نظم میں واقع ہوا سے تعقید لفظی کہتے ہیں اور اگر انتقال میں واقع ہوتو اسے تعقید معنوی کہتے ہیں۔

اول کی مثال جیسے وما مثله في الناس اِلا مملكاً ابو امه حي ابوه يقاربه .

ثانی کی مثال جیسے ساطلب بُعْدَ الدَّار عَنْكُمْ لِتَقْرَبُوْا . وَتَسْكُبُ عَيْنَایَ الدموعَ لِتَجْمُدَ .

حصہ دوم: منطق

سوال نمبر 4:- قَوْلُهُ الْعِلْمَ هُوَ الصُّوْرَةُ الْحَاصِلَةُ مِنَ الشَّيْءِ عِنْدَ الْعَقْلِ وَالْمُصَنِّفُ لَمْ يَتَعَرَّضْ لِتَعْرِيْفِهِ اِمَّالِلْاِكْتِفَاءِ بِالتَّصَوُّرِ بِوَجْهٍ مَّا فِيْ مَقَامِ التَّقْسِيْمِ وَاِمَّا لِاَنَّ تَعْرِيْفَ الْعِلْمِ مَشْهُوْرٌ مُسْتَفِيْضٌ وَاِمَّا لِاَنَّ الْعِلْمَ بَدِيْهِيُّ التَّصَوُّرِ عَلٰى مَاقِيْلَ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) علم منطق کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت شرح تہذیب کی روشنی میں کریں۔

جواب: (الف) اعراب وترجمۃ العبارۃ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔ ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

''ماتن کا قول ''العلم'' شئی کی وہ صورت جو عقل کے ہاں حاصل ہو، علم ہے۔ اور مصنف نہیں درپے ہوئے علم کی تعریف کے یا تو مقام تقسیم میں تصور بوجہ ما پر اکتفاء کرتے ہوئے یا اس لیے کہ علم کی تعریف مشہور یا اس لیے کہ علم بدیہی اور واضح چیز ہے جیسا کہ علماء نے کہا''۔

(ب) علم منطق کی تعریف: منطق وہ قانونی آلہ ہے جس کی رعایت کرنے سے ذہن کو فکری غلطی سے بچایا جا سکے۔

علم منطق کا موضوع: اس علم کا موضوع معلوم تصوری اور معلوم تصدیقی ہیں اس حیثیت سے کہ وہ مطلوب تصوری تک پہنچائے۔

علم منطق کی غرض: اس علم کی غرض ذہن کو فکری غلطی سے بچانا ہے۔

سوال نمبر 5:-(الف) فهذا غاية تهذيب الكلام فی تحرير المنطق والكلام ۔ عبارت میں تہذیب مصدر کے ھذا پرحمل کے بارے آپ کیا جانتے ہیں؟ درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ شرح تہذیب کی روشنی میں تفصیل سے لکھیں؟ نیز لفظ "تحرير" لانے کا فائدہ بتائیں۔

(ب) کلی کے افراد خارج میں پائے جانے اور نہ پائے جانے کے اعتبار سے اقسام مع وجہ حصر تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) مصدر کا حمل:

تہذیب مصدر ہے اور مصدر کا حمل ذات پر اگرچہ جائز نہیں لیکن اگر کوئی غرض مقصود ہو تو جائز ہے۔ اس جگہ بھی جائز ہے کیونکہ غرض یا تو مبالغہ حاصل کرنا ہے جیسا کہ زید عدل میں مبالغۃً حمل ہو رہا ہے۔ یا پھر اس جگہ عبارت محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہے: "هذا كلام مهذب غاية التهذيب" خبر کو حذف کیا مفعول مطلق کو اس کے قائم مقام کیا۔ تو یہ مجاز فی الحذف کے قبیلہ سے ہو جائے گا۔

لفظ تحریر لانے کا فائدہ:

لفظ تحریر لا کر ماتن نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ کتاب حشو اور تطویل سے خالی ہے۔ لفظ بیان لانے میں یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔

(ب) کلی کی اقسام اور ان میں وجہ حصر:

دیکھیں گے کہ افراد کا خارج میں پایا جانا ممتنع ہے یا ممکن۔ اگر ممتنع ہو تو قسم اول جیسے شریک باری تعالیٰ۔ اور اگر ممکن ہو تو دیکھیں گے کہ پائے گئے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو قسم ثانی اگر پائے گئے ہوں تو پھر دیکھیں ایک پایا گیا ہے یا متعدد۔ اگر ایک پایا گیا ہو تو دیکھیں گے کہ اس کے ساتھ غیر کا پایا جانا ممکن ہے یا نہیں۔ اگر ایک کے ساتھ غیر کا پایا جانا ممکن ہو تو قسم ثالث اور اگر ایک کے ساتھ غیر کا پایا جانا ممتنع ہو تو قسم رابع۔ اگر متعدد پائے جائیں تو دیکھیں گے کہ متعدد متناہی ہیں یا غیر متناہی۔ اگر متناہی ہوں تو قسم خامس اور اگر غیر متناہی ہوں تو قسم سادس۔ یوں کلی کے افراد خارج میں پائے جانے اور نہ پائے جانے کے اعتبار سے اس کی چھ اقسام ہوئیں۔

تعریفات وامثلہ:

پہلی قسم کی تعریف: وہ کلی جس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممتنع ہو جیسے شریک باری تعالیٰ۔

دوسری قسم کی تعریف: وہ کلی جس کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن تو ہو لیکن پائے نہ جائیں جیسے عنقاء۔

تیسری قسم کی تعریف: وہ کلی جس کا خارج میں ایک فرد پایا جائے اور غیر کا پایا جانا ممکن ہو جیسے شمس۔

چوتھی قسم کی تعریف: وہ کلی جس کا خارج میں ایک فرد پایا جائے اور غیر کا پایا جانا ممتنع ہو جیسے واجب الوجود کا مفہوم۔

پانچویں قسم کی تعریف: وہ کلی جس کے خارج میں کثیر اور متناہی افراد پائے جائیں جیسے کواکب سیارہ۔

چھٹی قسم کی تعریف: وہ کلی کہ جس کے خارج میں کثیر اور غیر متناہی افراد پائے جائیں جیسے معلوماتِ باری تعالیٰ۔

سوال نمبر 6:-(الف) معرف کی باعتبار تقسیم اول کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ وجہ حصر مع تعریفات و امثلہ لکھ کر معرف لفظی کی تعریف ومثال تحریر کریں؟

(ب) اَلَّذِی هَدَانَا سَوَاءَ الطَّرِيقِ وَجَعَلَ لَنَا التَّوْفِيقَ خَيْرَ رَفِيقٍ۔

اعراب لگا کر ترجمہ کریں نیز ہدایت کی اقسام مع امثلہ لکھ کر بتائیں سواء الطریق سے کیا مراد ہے؟

جواب (الف) تقسیم اول کے اعتبار سے معرف کی اقسام:

تقسیم اول کے اعتبار سے معرف کی چار اقسام ہیں:

وجہ حصر کا بیان:

شئی کا معرف یا تو فصل قریب پر مشتمل ہوگا تو یہ حد ہے۔ یا خاصہ پر مشتمل ہوگا تو یہ رسم ہے۔ پھر حد تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو جنس قریب اور فصل قریب پر مشتمل ہوگی یا جنس بعید اور فصل قریب پر مشتمل ہوگی یا پھر فقط فصل قریب پر۔ بصورت اول حد تام بصورت ثانی و ثالث حد ناقص۔ اسی طرح رسم بھی تین حال سے خالی نہیں کہ وہ جنس قریب اور خاصہ پر مشتمل ہوگی یا جنس بعید اور خاصہ پر یا پھر صرف خاصہ پر مشتمل ہوگی۔ بصورت اول رسم تام اور بصورت ثانی و ثالث رسم ناقص کہلائے گی۔

اقسام اربعہ کی تعریفات و امثلہ:

حد تام: جو جنس قریب اور فصل قریب پر مشتمل ہو جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق سے کرنا۔

حد ناقص: وہ حد جو جنس بعید اور فصل قریب پر مشتمل ہو یا فقط فصل قریب پر مشتمل ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق یا فقط ناطق سے کرنا۔

رسم تام: وہ رسم جو جنس قریب اور خاصہ پر مشتمل ہو جیسے انسان کی تعریف حیوانِ ضاحک سے کرنا۔

رسم ناقص: وہ رسم جو جنس قریب اور خاصہ یا فقط خاصہ پر مشتمل ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک یا فقط ضاحک سے کرنا۔

معرف لفظی کی تعریف: وہ حد شئی پر محمول ہو اور اس شئی کے تصور کا فائدہ دے جیسے انسان کی تعریف

حیوان ناطق سے کرنا تعریف لفظی ہے۔

(ب) اعراب وترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے ہیں ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

''وہ ذات جس نے ہدایت دی ہمیں سیدھے راستے اور بنایا اس نے ہمارے لیے توفیق کو بہترین ساتھی''۔

ہدایت کی اقسام:

قسم اوّل: بعض نے کہا کہ ہدایت یہ ہے کہ کسی کو مطلوب تک پہنچانا۔

قسم ثانی: بعض نے کہا کہ ہدایت ایسا راستہ دکھانا ہے' جو مطلوب تک پہنچا دے۔

دونوں میں فرق: قسم اوّل کو ایصال الی المطلوب لازم ہے اور قسم ثانی کو مطلوب تک پہنچانا لازم نہیں۔

قسم اوّل کی مثال کہ کسی نے مثلاً یادگار کا پوچھا تو اس پوچھنے والے کو یادگار پہنچانا ہدایت ہے۔ قسم ثانی کی مثال کہ کسی نے مینار پاکستان کا پوچھا تو اس کو ایسا راستہ اور علامات بتا دینا جو پوچھنے والے کو مینار پاکستان تک پہنچا دے' ہدایت ہے۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر مینار پاکستان پہنچانا لازم نہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

12

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

پہلا پرچہ: قرآن مجید (ترجمہ وتفسیر)

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:-وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ مُبْتَدَأٌ وَمَا بَعْدَهُ صِفَاتٌ لَهُ إِلٰى أُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ غَيْرَ الْمُعْتَرِضِ فِيْهِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا اَیْ بِسَكِيْنَةٍ وَتَوَاضُعٍ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ بِمَا يَكْرَهُوْنَهُ قَالُوْا سَلٰمًا اَیْ قَوْلًا يَسْلَمُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا جَمْعُ سَاجِدٍ وَقِيَامًا بِمَعْنٰى قَائِمِيْنَ اَیْ يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ . .

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) اغراض مفسر کی وضاحت کریں؟ ۶

(ج) سورۃ فرقان میں رحمٰن کے بندوں کی کتنی اور کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟ تحریر کریں؟ ۸

سوال نمبر 2:-ولقد اٰتينا لقمن الحكمة منها العلم والديانة والاصابة فی القول وحكمة كثيرة ماثورة كان يفتی قبل بعث داؤد ادرك زمنه واخذ منه العلم وترك الفتيا وقال فی ذلك الا اكتفی اذا كفيت وقيل له ای الناس شر قال الذی لايبالی ان راه الناس مسيئا .

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کیا وصیتیں کیں؟ سپرد قلم کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 3:-يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ مِنَ الْكُفَّارِ مُتَحَزِّبُوْنَ اَيَّامَ حَفْرِ الْخَنْدَقِ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مَلَائِكَةً وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بِالتَّاءِ مِنْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ وَبِالْيَاءِ مِنْ تَحْزِيْبِ الْمُشْرِكِيْنَ .

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) غزوہ احزاب کا واقعہ تفصیل کے ساتھ قلمبند کریں؟ ۱۰

(ج) خندق کھودنے کا مشورہ کس صحابی نے دیا؟ ۴

سوال نمبر 4:-(يآأيها الذين اٰمنوا اذا نكحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل أن

تمسوهن) وفی قراءة تماسوهن ای تجامعوهن (فمالكم عليهن من عدة تعتدونها) تحصونها بالأقراء أو غيرها (فمتعوهن) أعطوهن مايتمتعن به أی ان لم يسم لهن أصدقة والا فلهن نصف المسمى فقط قاله ابن عباس و عليه الشافعی ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) طلاق حسن، طلاق احسن اور طلاق بدعی سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2023ء

پہلا پرچہ: تفسیر جلالین

سوال نمبر 1:-وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ مُبْتَدَأٌ وَمَا بَعْدَهٗ صِفَاتٌ لَّهٗ اِلٰی اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ غَيْرَ الْمُعْتَرِضِ فِيْهِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا اِیْ بِسَكِيْنَةٍ وَتَوَاضُعٍ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ بِمَا يَكْرَهُوْنَهٗ قَالُوْا سَلٰمًا اَیْ قَوْلًا يَسْلَمُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا جَمْعُ سَاجِدٍ وَقِيَامًا بِمَعْنٰى قَائِمِيْنَ اَیْ يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: تشکیل عبارت: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ”اور اللہ کے بندے (یہ مبتداء ہے اور اس کا مابعد والی عبارت اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ تک اس کی صفت ہے جملہ معترضہ کے علاوہ) وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں (یعنی سکون اور عاجزی کے ساتھ) اور جب ان سے بے علم لوگ مخاطب ہوتے ہیں (ایسے کلام کے ساتھ جسے وہ ناپسند کرتے ہیں) تو انہیں سلام کہتے ہیں (یعنی ایسی بات جس میں گناہ سے سلامتی ہوتی ہے) اور وہ لوگ جو حالت سجدہ میں اپنے رب کے حضور رات گزارتے ہیں (یہ ساجد کی جمع ہے) اور قیام کی حالت میں (قیام مصدر بمعنی قائمین اسم فاعل ہے یعنی رات کو نماز پڑھتے ہیں۔“

(ب) اغراض مفسر کی وضاحت کریں؟

اغراض مفسر کی وضاحت:

مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کے بعد عبارت نکال کر اس کی نحوی ترکیب بیان کی ہے۔ ھونًا کے بعد عبارت نکال کر لفظ ھون کا آسان معنی بیان کیا۔ بما یکرھونہ نکال کر یہ بتایا کہ الجاھلون کا صلہ محذوف ہے۔ سلمًا کے بعد عبارت نکال کر عباد الرحمن کے سلام کرنے کا مطلب بتا دیا کہ جاہلین

سے مباحثہ ترک کر دیتے ہیں تا کہ کوئی لغو کلام نہ ہو جائے۔ سجدًا کی لفظی تحقیق بتا دی کہ وہ ساجد کی جمع ہے۔ قیام مصدر ہے لیکن اسم فاعل کے معنیٰ میں ہے' کیونکہ ترکیب میں حال واقع ہو رہا ہے۔ اس اسم فاعل کے معنیٰ میں لینا ضروری ہے تا کہ محض وصف کا حمل لازم نہ آئے۔

(ج) سورۃ فرقان میں رحمٰن کے بندوں کی کتنی اور کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟ تحریر کریں؟

سورۃ فرقان میں درج ذیل آٹھ صفات کا ذکر ہے:

۱- زمین پر نرمی سے چلنا۔
۲- جاہل لوگوں سے کنارہ کشی کرنا۔
۳- رات حالت قیام و سجود میں گزارنا۔
۴- عذابِ جہنم سے پناہ مانگنا۔
۵- فضول خرچی سے اجتناب کرنا۔
۶- صرف اللہ ہی کی عبادت کرنا۔
۷- اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ قتل کو قتل نہ کرنا۔
۸- جھوٹی شہادت نہ دینا۔

سوال نمبر 2:- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ مِنْهَا الْعِلْمُ وَالدِّيَانَةُ وَالْاِصَابَةُ فِي الْقَوْلِ وَحِكَمُهُ كَثِيْرَةٌ مَأْثُوْرَةٌ كَانَ يُفْتِيْ قَبْلَ بَعْثِ دَاوٗدَ اَدْرَكَ زَمَنَهُ وَاَخَذَ مِنْهُ الْعِلْمَ وَتَرَكَ الْفُتْيَا وَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ اَلَا اَكْتَفِيْ اِذَا كُفِيْتُ وَقِيْلَ لَهُ اَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ اَنْ رَاٰهُ النَّاسُ مُسِيْئًا ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مصنف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: اور ہم نے لقمان کو دانائی بخشی (انہی میں سے علم دیانت اور راست گوئی ہے)۔ اور ان کی حکمت کی (باتیں) بہت ہیں جو کہ منقول ہیں' اور وہ حضرت داؤد کی بعثت سے پہلے فتویٰ دیا کرتے تھے۔ حضرت لقمان نے داؤد کا زمانہ پایا تھا اور ان سے علم بھی حاصل کیا تھا۔ اور (داؤد کی بعثت کے بعد) فتویٰ دینا ترک کر دیا تھا۔ فتویٰ کے معاملہ میں فرمایا: کیا میں سبکدوشی اختیار نہ کروں؟ آپ سے دریافت کیا گیا کہ بدترین شخص کون ہے؟ جواب دیا: وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ لوگ اسے برا کرتے ہوئے دیکھیں گے۔

(ب) حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کیا وصیتیں کیں؟ سپرد قلم کریں؟

بیٹے کو نصیحتیں:

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:

(۱) اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ (۲) اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ (۳) بری خصلت سے بچنا۔ (۴) نماز قائم رکھنا۔ (۵) اچھے کاموں کی نصیحت کرنا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا۔ (۶) امر و نہی کے سبب اگر تم پر کوئی مصیبت آ جائے' تو صبر کرنا۔ (۷) لوگوں سے تکبر کی وجہ سے اپنا رخ نہ پھیرنا۔

(۸) زمین پر اکڑ کر مت چلنا۔ (۹) اپنی آواز کو پست رکھنا۔

سوال نمبر3:-یاایها الذین امنوا اذکروا نعمة الله علیکم اذجاء تکم جنود من الکفار متحزبون ایام حفر الخندق فارسلنا علیهم ریحا و جنود الم تروها ملائکة و کان الله بما تعلمون بالتاء من حفر الخندق و بالیاء من تخریب المشرکین ۔

(الف) کلام باری تعالیٰ اور کلام مفسر پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: تشکیل عبارت:

ترجمہ: مومنو! خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب فوجیں تم پر حملہ کرنے کو آئیں (کفار کے بہت سے لشکر خندق کھودنے کے دنوں میں) تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل) کیے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے (فرشتے) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ ان کو دیکھ رہا ہے۔ تاء کے ساتھ مراد ہے خندق کھودنا اور یاء کے ساتھ مراد ہے مشرکین کی تخریب کاری۔

(ب) غزوہ احزاب کا واقعہ تفصیل کے ساتھ قلمبند کریں؟

غزوۂ احزاب کا واقعہ:

غزوۂ احزاب ۵ھ ذیقعدہ کے مہینے میں واقع ہوا۔ اس کا دوسرا نام غزوۂ خندق بھی ہے۔ جب بنونضیر جلا وطن ہو کر خیبر کے مقام پر آ رہے تھے اور انہوں نے دیگر قبائل عرب کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا، بنوقریظہ پہلے تو راضی نہ ہوئے مگر حیی بن اخطب نے ان کو بھی راضی کر لیا۔ ان تمام قبائل اور قریش مکہ کو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے اُبھارا۔ غرض انہوں نے بارہ ہزار کا لشکر تیار کر کے مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ کفار کی تیاری سے متعلق خبریں سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: کھلے میدان میں جا کر لڑنا مصلحت نہیں ہے بلکہ مدینہ اور دشمن کے درمیان ایک خندق کھود کر مقابلہ کیا جائے، سب نے اس رائے کو پسند کیا۔ چنانچہ آپ نے مستورات اور بچوں کو شہر کے محفوظ قلعوں میں منتقل کر دیا۔ بذات خود تین ہزار لشکر کے ساتھ شہر سے نکلے اور سلع کی پہاڑی کو پس پشت رکھ کر خندق کھود دی۔ اسی وجہ سے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔ خندق کھودنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود حصہ لیا۔ کفار نے ایک مہینہ تک محاصرہ کیا مگر خندق عبور نہ کر سکے۔ ایک دن کفار کے کچھ سوار عمرو بن عبدود وغیرہ ایک جگہ سے خندق عبور کرنے میں کامیاب ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو واصل جہنم کیا اور باقی ساتھیوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ آخر کار قریظہ و قریش میں پھوٹ پڑ گئی۔ سردی کا موسم ہونے کے باوجود ایک رات ایسا طوفان آیا کہ خیموں کی طنابیں اکھڑ گئیں، گھوڑے بھاگ گئے، ہانڈیاں الٹ گئیں، سامان رسد ختم ہو گیا، قریش محاصرہ ختم کرنے پر مجبور ہو گئے اور بنوقریظہ اپنے قلعوں میں واپس چلے گئے۔ اس غزوہ میں آپ سے بہت سے معجزات ظاہر ہوئے۔

(ج) خندق کھودنے کا مشورہ کس صحابی نے دیا؟

خندق کھودنے کا مشورہ دینے والے صحابی کا نام حضرت سلمان فارسی تھا۔

سوال نمبر 4:- (يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثم طلقتموهن من قبل أن تمسوهن) وفي قراءة تماسوهن أي تجامعوهن (فمالكم عليهن من عدة تعتدونها) تحصونها بالأقراء أو غيرها (فمتعوهن) أعطوهن مايتمتعن به أى ان لم يسم لهن أصدقة والا فلهن نصف المسمى فقط قاله ابن عباس و عليه الشافعي .

(الف) کلام باری تعالیٰ کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جواب: ترجمہ: اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو۔ پھر عمل زوجیت سے پہلے ان کو طلاق دیدو تو تمہارے لیے ان پر کسی قسم کی عدت نہیں جس کا تم شمار کرو۔ سو تم ان کو فائدہ دے کر حسن سلوک سے رخصت کر دو۔

صیغے:

تَمَسُّوْهُنَّ: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع جازم بان شرطیہ ثلاثی مجرد از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

تَعْتَدُّوْنَهَا: صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

لَمْ يسم: صیغہ واحد مذکر غائب فعل جحد بلم معروف ثلاثی مزید از باب تفعیل۔

(ب) طلاق حسن، طلاق احسن اور طلاق بدعی سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

طلاق حسن: اس کو طلاق سنت بھی کہتے ہیں: شوہر، بیوی کو جو مدخول بہا ہو تین طہر میں تین طلاقیں دے۔

طلاق احسن: شوہر اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو اور ایک طلاق رجعی دے کر چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے، اسے طلاق احسن کہتے ہیں۔

طلاق بدعت: شوہر ایک ہی کلمے کے ساتھ یا ایک ہی طہر میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے دے۔ ایسا کرنے سے طلاق تو واقع ہو جائے گی مگر شوہر گناہ گار ہوگا۔ ایسی طلاق کو طلاق بدعی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

دوسرا پرچہ: حدیث و عربی ادب

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: قسم اول سے کوئی سے دو جبکہ قسم ثانی کے دونوں سوال حل کریں؟

قسم اول......حدیث

سوال نمبر 1:- قال اخبرنی عن الساعة متی هل قال ما المسؤل عنها باعلم من السائل ولکن لها شرائط۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم تھا؟ اہلسنت کا موقف تفصیلاً تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) قیامت کی پانچ نشانیاں سپردِ قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن القدریة وقال مامن نبی بعثه اللہ تعالیٰ قبلی الا حذر امته منهم۔

(الف) حدیث مذکور کی تشکیل و ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) لعنت کا مفہوم بیان کریں اور بتائیں کہ فرقہ قدریہ پر لعنت کیوں کی گئی ہے؟ ۱۰

(ج) فرقہ قدریہ کے عقائد تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- درج ذیل عنوانات پر ایک ایک حدیث سپردِ قلم کریں؟

(الف) مسواک کی فضیلت، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت، سنت فجر کی فضیلت

۵×۳=۱۵

(ب) رفع یدین کے متعلق امام اعظم اور امام اوزاعی کے درمیان جو مکالمہ ہوا تحریر کریں؟ ۱۵

قسم ثانی......عربی ادب

سوال نمبر 4:- درج ذیل اشعار میں سے صرف پانچ کا ترجمہ کریں؟ ۵×۶=۳۰

(۱) تجاوزت أحراسا الیها ومعشرا　　علی حراصا لو یسرون مقتلی

(۲) هصرت بفودى رأسها فتمايلت — على هضيم الكشح ريا المخلخل
(۳) وفرع يزين المتن أسود فاحم — أثيث كقنو النخلة المتعثكل
(۴) ألا أيها الليل الطويل ألا انجلى — بصبح وما الاصباح منك بأمثل
(۵) وتبسم عن ألمى كان منورا — تخلل حر الرمل دعص له ند
(٦) ووجه كأن الشمس ألقت رداء ها — عليه نقى اللون لم يتخدد

سوال نمبر 5:- درج ذیل جموع کے مفردات مع معانی تحریر کریں؟ ۱۰

سموات، التمائم، غدائر، أساريع، مساويك

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2023ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

قسم اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:- قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنِ السَّاعَۃِ مَتٰی ھَلْ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ لَّھَا شَرَائِطُ ۔

(الف) حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: اعراب وترجمہ حدیث:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث: ”پھر اس نے کہا: مجھے قیامت کا حال بتائیے کہ وہ کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے سوال کرتے ہو وہ اس سے متعلق سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ اس کی چند علامات ہیں۔“

(ب) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم تھا؟ اہلسنت کا موقف تفصیلاً تحریر کریں؟

علم قیامت:

اہل سنت کا موقف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم تھا، کیونکہ آپ نے قیامت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا، صرف سال نہیں بتایا۔ اگر آپ یہ بھی بتا دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ کس سال آئے گی اور اس کے آنے میں کتنا وقت رہ گیا ہے، تو قیامت کا آنا اچانک نہ رہتا جیسا کہ قرآن میں ہے:

فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَایَشْعُرُوْنَ۝ (الشعراء:202)

یعنی ان کے سروں پر اچانک آئے گی اور ان کو اس کا شعور بھی نہ ہوگا۔

پس آپ نے اپنے علم کے اظہار کے لیے وقوع قیامت کی تمام نشانیاں، مہینہ، تاریخ، دن اور دن کا مخصوص وقت تک سب کچھ بتا دیا۔

(ج) قیامت کی پانچ نشانیاں سپردِ قلم کریں؟

علاماتِ قیامت:

قیامت کی پانچ علامات درج ذیل ہیں:

۱- تین خسف ہوں گے ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں۔

۲- مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک فرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

۳- دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا۔

۴- ماں باپ کی نافرمانی کی جائے گی۔

۵- مرد اپنی عورت کا تابع/مطیع ہوگا۔

سوال نمبر 2:- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْقَدْرِيَةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَبْلِيْ اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ مِنْهُمْ لَعَنَهُمْ ۔

(الف) حدیث مذکور کی تشکیل و ترجمہ کریں؟

جواب: حدیث کی تشکیل: حدیث کی تشکیل سوالیہ حصہ میں ملاحظہ کریں؟

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرقہ قدریہ پر لعنت کی ہے۔ نیز فرمایا: مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسے نہیں بھیجے گئے جنہوں نے اپنی امت کو ان سے نہ ڈرایا ہو اور ان پر لعنت نہ کی ہو۔

(ب) لعنت کا مفہوم بیان کریں اور بتائیں کہ فرقہ قدریہ پر لعنت کیوں کی گئی ہے؟

مفہوم لعنت: لعنت ایک بددعا ہے جس کا معنی ہے کہ اللہ کی رحمت سے دور ہونا اور محروم ہونا ہے۔ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے، تو گویا وہ اس کے حق میں بددعا کرتا ہے کہ تم اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاؤ۔

فرقہ قدریہ پر لعنت کرنے کا سبب: یہ فرقہ تقدیر کا منکر ہے جو ایمان کا چھٹا رکن ہے، اگر کسی ایک بھی رکن ایمان کا انکار کیا جائے، تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ پس اس کے منکر تقدیر اور غلط عقائد کے سبب ان پر لعنت کی گئی ہے۔ اسلام میں انتشار پھیلانے کے سبب بھی یہ فرقہ بنا اور قابل ملامت ٹھہرا۔

(ج) فرقہ قدریہ کے عقائد تحریر کریں؟

عقائد فرقہ قدریہ: قدریہ فرقے کے لوگ اللہ کی حکمت کے منکر ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ یہ ہر انسان کو اس کے افعال کا خالق جانتے ہیں۔ گویا انہوں نے شرک کیا اور آیت قرآن کو جھٹلایا۔

سوال نمبر 3:- درج ذیل عنوانات پر ایک ایک حدیث سپرد قلم کریں؟

(الف) مسواک کی فضیلت، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت، سنت فجر کی فضیلت۔

جواب: عنوانات پر احادیث مبارکہ:

فضیلت مسواک: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ركعتان بالسواك افضل من سبعين ركعة بغير سواك ۔ (الترغیب والترہیب: ج:1، ص: 102 دار الکتب العلمیہ بیروت)

نماز باجماعت کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلاة الجماعة تفضل صلاة الفرد بسبع وعشرين درجة ۔ (صحیح بخاری)

سنت فجر کی فضیلت:

عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ركعتا الفجر خير من دنيا ومافيها ۔ (صحیح مسلم)

(ب) رفع یدین کے متعلق امام اعظم اور امام اوزاعی کے درمیان جو مکالمہ ہوا تحریر کریں؟

مکالمہ امام اعظم و امام اوزاعی کے مابین:

موضوع: رفع یدین: ایک مرتبہ مکہ میں امام اوزاعی کی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو ان کے درمیان رفع یدین سے متعلق ایک مکالمہ/گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ یوں ہے:

امام اوزاعی: کیا وجہ ہے آپ لوگ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے؟

امام ابوحنیفہ: اس لیے کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔

امام اوزاعی: کیسے نہیں حالانکہ مجھ سے زہری نے روایت کی ہے انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد (عبداللہ ابن عمر) سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔"

امام ابوحنیفہ: ہم سے حدیث بیان کی ہے حماد نے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے علقمہ اور اسود سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز

کے شروع میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور پوری نماز میں دوبارہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔" یہ سن کر امام اوزاعی نے کہا:

امام اوزاعی: میں آپ کے سامنے سند پیش کر رہا ہوں: زہری، سالم، عبداللہ ابن عمر اور آپ اس کے مقابل یہ سند پیش کر رہے ہیں: حماد، ابراہیم بھلا میری سند کے مقابل آپ کی سند کہاں؟

امام ابوحنیفہ: میری سند میں حماد آپ کی سند کے زہری سے زیادہ حدیث وفقہ کی سمجھ رکھنے والے ہیں اور میری سند میں ابراہیم آپ کی سند کے سالم سے بڑے فقیہ ہیں۔ میری سند میں علقمہ اور اسود ہیں وہ بھی علم فقہ میں بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔ عبداللہ تو پھر عبداللہ ہی ہیں (ان کے رتبے کو ابن عمر کہاں پہنچ سکتے ہیں) یہ سن کر امام اوزاعی نے خاموشی اختیار کر لی۔

قسم ثانی......عربی ادب

سوال نمبر 4:-درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں؟

(۱) تجاوزت أحراسا اليها ومعشرا   على حراصا لويسرون مقتلى

جواب: ترجمہ: ایسے محافظوں اور قبیلہ سے بچ کر اس تک جا پہنچا جو میرے بارے میں اس (بات) کے خواہشمند ہیں کہ کاش وہ پوشیدہ طور پر مجھے مار ڈالیں۔

(۲) هصرت بفودى رأسها فتمايلت   على هضيم الكشح ريا المخلخل

ترجمہ: تو میں نے دو زلفوں کے ذریعے اُسے جھکایا۔ چنانچہ وہ پتلی کمر اور گداز پنڈلی والی میری طرف جھک آئی۔

(۳) وفرع يزين المتن أسود فاحم   أثيث كقنو النخلة المتعثكل

ترجمہ: اور ایسے بال (دکھاتی ہے) جو کمر کو زینت دیتے ہیں، سخت سیاہ ہیں اور بھاری کھجور کے خوشے جیسے گھنے ہیں۔

(۴) ألا أيها الليل الطويل ألا أنجلى   بصبح وما الاصباح منك بأمثل

ترجمہ: اے (ہجر کی) شب طویل صبح بن کر روشن ہو جا (پھر ہوش میں آ کر کہتا ہے) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔

(۵) وتبسم عن ألمى كان منورا   تخلل حر الرمل دعص له ند

ترجمہ: (وہ محبوبہ) گندم گوں والے ہونٹوں سے دانت ظاہر کر کے مسکراتی ہے گویا اس کے دانت ایسا ہر غنچہ درخت بابونہ ہے جس کا نمناک ٹیلہ خالص ریت کے درمیان میں آ گیا ہے۔

(٦) ووجه كأن الشمس ألقت رداء ها   عليه نقى اللون لم يتخدد

ترجمہ: وہ ایسے صاف چہرے سے ہنستی ہے جس پر جھریاں نہیں گویا سورج نے اپنی (نور کی) چادر اس پر ڈال دی ہو۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل جموع کے مفردات مع معانی تحریر کریں؟

سموات، التمائم، غدائر، أساريع، مساويك

جواب: جموع کے مفردات مع معانی:

جموع	مفردات	معانی
سَمٰوَاتٌ	سَمَاءُ	آسمان
اَلتَّمَائِمُ	تَمِيْمَةٌ	دھاگہ
غَدَائِرُ	غَدِيْرَةٌ	بالوں کا جوڑا یا چوٹی
أَسَارِيْعُ	اُسْرُوْعٌ	انگور کی جڑ میں نکلنے والی پہلی کونپل
مَسَاوِيْكُ	سَوِيَةٌ	برابری

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

تیسرا پرچہ: فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- وَالطُّهْرُ اِذَا تَخَلَّلَ بَيْنَ الدَّمَيْنِ فِيْ مُدَّةِ الْحَيْضِ فَهُوَ كَالدَّمِ الْمُتَوَالِيْ قَالَ هٰذِهٖ اِحْدَى الرِّوَايَاتِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقِيْلَ هُوَ آخِرُ اَقْوَالِهٖ اَنَّ الطُّهْرَ اِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا لَايَفْصِلُ وَهُوَ كُلُّهٗ كَالدَّمِ الْمُتَوَالِيْ وَالْاَخْذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَيْسَرُ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۹+۱۰=۱۹

(ب) ہدایہ کی روشنی میں ہر دو روایات کی وجہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) ہدایہ کی روشنی میں پانچ واجباتِ نماز سپردِ قلم کریں؟ ۵

سوال نمبر 2:- المفروض فی مسح الرأس مقدار الناصية وهو ربع الرأس .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت میں مذکورہ مسئلہ پر ہدایہ کی روشنی میں دلیل پیش کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) "خارج من غیر السبیلین" میں احناف وشوافع کا اختلاف مع دلیل لکھیں؟

سوال نمبر 3:- واذا كان يوم غيم فالمستحب فى الفجر والظهر والمغرب تاخيرها وفى العصر والعشاء تعجيلها .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور ہر دو حکم کی وجہ تحریر کریں؟ ۵+۱۰+۵=۲۰

(ب) افتتاح صلوٰۃ بالفارسی میں ائمہ کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟ ۱۰

(ج) جماعت کی شرعی حیثیت سپردِ قلم کریں؟ ۳

سوال نمبر 4:- (الف) ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل احکام میں سے چار کی دلیل زینتِ قرطاس کریں؟ ۴×۵=۲۰

(۱) وان حصر الامام عن القراءة فقدم غيره أجزأهم .

(۲) فان سجد علی کور عمامته أو فاضل ثوبه جاز ۔

(۳) و کذلك المرأة تؤذن ۔

(۴) ولو جاوزت النجاسة مخرجها لم یجز الا المآء ۔

(۵) وسؤر الفرس طاهر عندهما ۔

(ب) غسل واجب کرنے والے اسباب میں سے چار مع دلیل تحریر کریں؟ ۱۳

☆☆☆☆

خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2023ء

تیسرا پرچہ: فقہ

سوال نمبر ۱:- وَالطُّهْرُ اِذَا تَخَلَّلَ بَيْنَ الدَّمَيْنِ فِيْ مُدَّةِ الْحَيْضِ فَهُوَ كَالدَّمِ الْمُتَوَالِيْ قَالَ هٰذِهٖ اِحْدَى الرِّوَايَاتِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقِيْلَ هُوَ آخِرُ اَقْوَالِهٖ اَنَّ الطُّهْرَ اِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا لَايَفْصِلُ وَهُوَ كُلُّهٗ كَالدَّمِ الْمُتَوَالِيْ وَالْاَخْذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَيْسَرُ ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ عبارت: اور وہ طہر جو دو خونوں کے مابین خلال ہو وہ بھی پے در پے آنے والے خون کی طرح ہے، یہ امام ابوحنیفہ سے مروی روایات میں سے ایک روایت ہے۔ امام ابو یوسف سے مروی ہے اور وہی روایت امام ابوحنیفہ سے مروی ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ وہ آپ کا آخری قول ہے۔ وجہ یہ کہ اگر مدت طہر پندرہ دن سے کم ہو تو وہ فاصل نہ بنے گا بلکہ پورا کا پورا پے در پے آنے والے خون کی طرح ہوگا۔ اس قول پر عمل کرنا زیادہ آسان ہے۔

(ب) ہدایہ کی روشنی میں ہر دو روایات کی وجہ تحریر کریں؟

ہر دو روایات کی وجہ:

پہلی روایت کی وجہ یہ ہے کہ اگر طہر پندرہ دنوں سے کم مدت کے لیے دو حیضوں کے مابین فاصل بنے تو یہ طہر طہر فاصل نہیں ہوگا بلکہ آگے اور پیچھے والی پوری کی پوری مدت حیض کہلائے گی۔

دوسری روایت کی وجہ یہ ہے کہ وہ طہر فاسد ہے جس میں مدت طہر پندرہ دن سے کم ہو۔ وہ مسلسل آنے والے دو خونوں کے مابین فاصل بنے ہوگا۔ لہٰذا خون کے ہی درجہ میں ہوگا۔

(ج) ہدایہ کی روشنی میں پانچ واجباتِ نماز سپردِ قلم کریں؟

واجبات نماز:

پانچ واجبات نماز ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل ہیں:

1-سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا۔

2-عیدین کی تکبیریں۔

3-جو افعال مکرر مشروع ہوئے ہیں ان میں ترتیب کی رعایت کرنا۔

4-قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنا۔

5-وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

6-جن نمازوں میں جہر واجب ہے ان میں قرأت سے جہر کرنا (فجر، ظہر، مغرب)

سوال نمبر2:-المفروض فی مسح الرأس مقدار الناصیة وهو ربع الرأس ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز عبارت میں مذکورہ مسئلہ پر ہدایہ کی روشنی میں دلیل پیش کریں؟

جواب: ترجمہ عبارت: فرض ہے سر کے مسح میں ناصیہ کی مقدار اور وہ چوتھائی سر ہے۔

مذکورہ مسئلہ پر دلیل: اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے ڈھیر پر تشریف لائے، آپ نے پیشاب کیا، وضو کیا اور اپنی ناصیہ اور موزوں پر مسح کیا۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف تحریر کریں؟

مذکورہ مسئلہ میں آئمہ فقہ کا اختلاف:

سر کے مسح کی مقدار میں آئمہ میں اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے:

امام اعظم کا مؤقف: آپ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہے اور یہ علی الاطلاق ہوگا اور خواہ کسی بھی سمت سے ہو۔

امام شافعی کا مؤقف: آپ کے نزدیک مطلق سر کا مسح فرض ہے، خواہ ایک بال ہی کیوں نہ ہو۔

امام مالک و امام احمد کا مؤقف: ان دونوں حضرات کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے۔ اگر دوران مسح کچھ حصہ بھی سر کا رہ گیا تو مسح درست نہ ہوگا۔

(ج) "خارج من غیر السبیلین" میں احناف و شوافع کا اختلاف مع دلیل لکھیں؟

احناف کا مؤقف مع دلیل: احناف کے نزدیک خارج من غیر السبیلین میں سیلان کی شرط موجود ہونی چاہیے۔ اس لیے سب سے پہلے دیکھا جائے گا کہ نکلنے والی چیز میں سیلان ہے یا نہیں؟ اگر خارج شدہ چیز

میں سیلان ہے اور وہ خود بخود بہہ جاتی ہے تب تو ناقض وضو ہوگی۔ دوسری صورت میں ناقض وضو نہ ہوگی۔

شوافع کا مؤقف مع دلیل: شوافع کے نزدیک خارج من غیر السبیلین سے نکلنے والی چیز ناقض وضو نہیں ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی مگر وضو نہیں کیا۔ پس ثابت ہوا قے ناقض وضو نہیں ہے۔

سوال نمبر 3:- وَإِذَا كَانَ يَوْمُ غَيْمٍ فَالْمُسْتَحَبُّ فِي الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ وَالْمَغْرِبِ تَأْخِيرُهَا وَفِي الْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ تَعْجِيلُهَا .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور ہر دو حکم کی وجہ تحریر کریں؟

جواب: اعراب اوپر سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ عبارت: اور جس دن بادل ہو تو فجر، ظہر اور مغرب میں تاخیر صلاۃ مستحب ہے اور عصر و عشاء میں تعجیل صلاۃ مستحب ہے۔

پہلے حکم کی وجہ: فجر کی مدت دراز میں کوئی وہم نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح ظہر اور مغرب کی ادائیگی کے لیے صحیح وقت کا اندازہ نہیں ہو پاتا۔

دوسرے حکم کی وجہ: عصر کو مؤخر کرنے میں اس کے وقت مکروہ میں واقع ہونے کا وہم پایا جاتا ہے اور عشاء کے مؤخر کرنے میں اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر بارش ہوگئی تو جماعت کی تعداد میں کمی واقع ہو جائے گی۔ اس لیے ان دونوں نمازوں کو جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔

(ب) افتتاح صلوٰۃ بالفارسی میں ائمہ کا اختلاف مع الدلائل لکھیں؟

آئمہ کا اختلاف مع الدلائل:

آیا نماز کی ابتداء فارسی زبان میں ہوگی یا نہیں؟ اس میں آئمہ فقہ میں اختلاف پایا گیا ہے:

امام ابوحنیفہ کا مؤقف: ''اگر کسی شخص نے فارسی زبان میں نماز شروع کی تو اس کے لیے کافی ہے۔''

ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ''وانہ لفی زبر الاولین'' پہلی کتابوں میں عربی زبان میں قرآن نہیں تھا۔ اسی وجہ سے بوجہ عجز غیر عربی میں بھی جائز ہے۔ لہٰذا نماز درست ہوگی۔

صاحبین کا مؤقف: صاحبین کے نزدیک صرف ذبیحہ کافی ہے اگر وہ شخص عربی نہ جانتا ہو تو کافی ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآن عربی کلام کا نام ہے جیسا کہ نص اس سلسلہ میں ناطق ہے لیکن بوقت عجز معنی پر اکتفا کیا جائے گا۔

امام محمد کا مؤقف: افتتاح سے متعلق گفتگو میں امام محمد، امام ابوحنیفہ کے ساتھ ہیں اور فارسی کے مسئلہ میں امام ابو یوسف کے ساتھ ہیں، کیونکہ عربی زبان کو وہ خصوصیت حاصل ہے جس سے دیگر زبانیں محروم ہیں۔

(ج) جماعت کی شرعی حیثیت سپردِ قلم کریں؟

جماعت کی شرعی حیثیت: الجماعة سنة مؤكدة (جماعت سنت مؤکدہ ہے)

سوال نمبر 4:- (الف) ہدایہ کی روشنی میں درج ذیل احکام کی دلیل زینتِ قرطاس کریں؟

(۱) وان حصر الامام عن القراء ة فقدم غيره أجزأهم ۔

(۲) فان سجد على كور عمامته أو فاضل ثوبه جاز ۔

(۳) و كذلك المرأة تؤذن ۔

(۴) ولو جاوزت النجاسة مخرجها لم يجز الا المآء ۔

(۵) وسؤر الفرس طاهر عندهما ۔

جواب: (۱) دلیل: امام اعظم کے نزدیک علت کو عجز کے وقت خلیفہ بنایا جاتا ہے اور وہ یہاں زیادہ لازم ہے، کیونکہ وضو ٹوٹنے سے جو حدث واقع ہوتا ہے۔ اس کی تلافی مسجد میں جا کر وضو کرنے سے ہو سکتی ہے لیکن اگر کوئی قرآن ہی بھول جائے، تو اس کی تلافی مسجد میں جانے سے بھی ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا بدرجہ اولیٰ خلیفہ بنانا درست ہوگا۔

(۲) دلیل: مذکورہ مسئلہ میں ایسا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ چنانچہ علامہ ابن الہمام نے حضرت ابن عباس، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر وغیرہ سے تقریباً ایک ہی مضمون کو بیان کیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد على كور عمامته" او على كور العمامة کے متعلق حضرت انس کے حوالے سے یہ روایت بطور دلیل ذکر کی جاتی ہے: كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم في شدة الحر، فاذا لم يستطع احدنا ان يمكن وجهه من الارض بسط ثوبه فسجد عليه۔

(۳) دلیل: فقہاء کرام کے نزدیک عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی اسے پست رکھنے اور چھپانے کی تاکید و تلقین ہے۔

صاحب عنایہ نے اس موقع پر ایک بہت ہی عمدہ بات کہی ہے کہ اگر عورت اذان دے تو اس میں دو صورتیں ہوں گی: وہ بلند آواز سے پڑھے گی یا پست آواز سے، اگر بلند آواز سے پڑھے گی تو فعل حرام کی مرتکب ٹھہرے گی اور اگر پست آواز سے پڑھے گی تو اذان کا مقصود (اعلان) فوت ہو جائے گا۔ یہ دونوں صورتیں غیر مفید ہیں۔

(۴) دلیل: اگر نجاست اپنے موضع سے بڑھ جائے، تو پانی کے علاوہ کچھ جائز نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب نجاست مخرج سے بڑھ گئی ہو، تو اب پونچھنے سے صاف نہ ہوگی، بلکہ پونچھنے سے صاف ہونے کی بجائے اور پھیلے گی۔ لہٰذا اس کے لیے دھونا اور غسل ضروری ہے۔

(۵) دلیل: گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے۔صاحبین کے نزدیک یہ پاک اس لیے ہے کہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہے' کیونکہ جوٹھے کی طہارت اور نجاست کا معیار گوشت پر ہے۔اس لیے اگر گوشت حلال ہو' تو جوٹھا بھی حلال و پاک ہوگا۔امام صاحب کے ہاں گھوڑے کے گوشت کی کراہت اس کی شرافت کو ظاہر 13 کرنے کے لیے ہے یعنی اس کا جوٹھا کراہتاً پاک ہے۔

(ب) غسل واجب کرنے والے اسباب میں سے چار مع دلیل تحریر کریں؟

غسل واجب کرنے والے اسباب:

غسل واجب کرنے والے اسباب یہ ہیں:

i-حیض سے فراغت ii-نفاس سے فراغت

iii-منی کا نکلنا خواہ شہوت سے یا بلاشہوت سے، عورت کی جانب سے ہو یا مرد کی جانب سے، حالت بیداری میں ہو یا حالت نیند میں۔

iv-حشفہ کا شرمگاہ میں داخل ہو جانے سے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

سوال نمبر 1:-اعلم أن أصول الشرع ثلثة الكتاب والسنة واجماع الأمة .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں اصول الشرع کی بجائے اصول الفقہ کیوں نہیں کہا؟

(ب) ادلہ شرعیہ کی وجہ حصر تحریر کرتے ہوئے بتائیں کہ قیاس کو "والأصل الرابع" کہہ کر الگ کیوں بیان کیا؟

(ج) القیاس المستنبط من الكتاب والسنة والاجماع میں سے ہر ایک کی ایک ایک مثال سپردِ قلم کریں؟

سوال نمبر 2:-وَاَمَّا الْمُحْكَمُ فَمَا اُحْكِمَ الْمُرَادُ بِهٖ عَنِ احْتِمَالِ النُّسْخِ وَالتَّبْدِيْلِ، تَعْدِيَةً "عَنْ" هٰهُنَا بِتَضْمِيْنِ مَعْنَى الْاِمْتِنَاعِ اَيْ اُحْكِمَ الْمُرَادُ بِهٖ حَالَ كَوْنِهٖ مُمْتَنِعًا عَنِ احْتِمَالِ النَّسْخِ وَالتَّبْدِيْلِ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ عبارت سے شارح کی غرض کیا ہے؟ تحریر کریں۔

(ج) وأحل الله البيع وحرم الربوا آیت مبارکہ میں ظاہر ونص کی تعیین سپردِ قلم کریں؟

سوال نمبر 3:-وحكم الأمر نوعان أداء وهو تسليم عين الواجب بالأمر يعني ماثبت بالأمر وهو الوجوب نوعان وجوب أداء ووجوب قضاء وهو تسليم مثل الواجب به .

(الف) عبارت کا ترجمہ اور تشریح سپردِ قلم کریں؟

(ب) کیا ادا اور قضا ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز بتائیں کہ ان دونوں میں عام ادا ہے یا قضاء؟

(ج) اداء کامل اور اداء قاصر کی تعریف کریں؟

سوال نمبر 4:-الراوى ان عرف بالفقه والتقدم بالاجتهاد كالخلفاء الراشدين والعبادلة كان حديثه حجة يترك به القياس خلافا لمالك .

(الف) اس عبارت میں مذکور ضابطہ کی مثال دے کر تشریح کریں؟
(ب) خلفاء راشدین اور "العبادلہ" سے کیا مراد ہے؟
(ج) اجماع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ اجماع کا اہل کون ہے؟
(د) نور الانوار کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2023ء

چوتھا پرچہ: اصول فقہ

سوال نمبر 1:-اعلم أن أصول الشرع ثلثة الكتاب والسنة واجماع الأمة ۔
(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بتائیں اصول الشرع کی بجائے اصول الفقہ کیوں نہیں کہا؟
جواب: ترجمۃ العبارۃ: جان لو! کہ شرع کے اصول تین ہیں کتاب، سنت اور اجماعِ امت۔"
اصول فقہ نہ کہنے کی وجہ: ماتن نے اصول فقہ اس لیے نہیں کہا: کتاب اللہ، سنت رسول اور اجماع جس طرح احکام نظریہ یعنی علم الکلام کے اصول ہیں اسی طرح احکام عملیہ یعنی علم فقہ کے بھی اصول ہیں۔ یعنی احکام نظریہ اور احکام عملیہ دونوں کو شامل کرنے کے لیے اصول الشرع کہا، کیونکہ فقہ کا لفظ صرف احکام عملیہ کو شامل ہے احکام نظریہ کو نہیں۔
(ب) ادلہ شرعیہ کی وجہ حصر تحریر کرتے ہوئے بتائیں کہ قیاس کو "والاصل الرابع" کہہ کر الگ کیوں بیان کیا؟
ادلہ شرعیہ کی وجہ حصر: دیکھیں گے کہ استدلال وحی سے ہوگا یا غیر وحی سے۔ وحی سے ہو، تو وہ وحی متلو ہو گی یا غیر متلو۔ بصورت اوّل کتاب، بصورت ثانی سنت۔ اگر غیر وحی سے ہو، تو وہ بعض کا قول ہو گا یا تمام کا۔ بصورت ثانی اجماع اور بصورتِ اوّل قیاس۔ پس ثابت ہوا کہ ادلہ شرعیہ چار ہیں۔
الاصل الرابع کو الگ ذکر کرنے کی وجہ: اصول ثلاثہ قطعی ہیں اور قیاس ظنی ہے۔ پس اس بات پر تنبیہ کرنے کے لیے اصل رابع کو الگ ذکر کیا ہے۔
(ج) القياس المستنبط من الكتاب والسنة والاجماع میں سے ہر ایک کی ایک ایک مثال سپردِ قلم کریں؟
القياس المستنبط من الكتاب کی مثال: جیسا کہ حرمتِ لواطت کو حالتِ حیض میں حرمتِ وطی پر قیاس کرنا اس علت اذی (گندگی) کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے اس قول "ولا تقربوهن حتى

یطھرن'' سے حاصل ہو رہی ہے۔

القیاس المستنبط من السنة کی مثال: حس اور نورہ کے تفاضل کی حرمت کو اشیائے ستہ کی حرمت پر قیاس کرنا علتِ قدر اور جنس کی وجہ سے۔ اور ان چھ چیزوں میں حرمت نبی علیہ السلام کے اس قول سے ثابت ہے:

الحنطة بالحنطة والشعير بالشعير والتميز بالتميز والملح بالملح والذهب بالذهب والفقة بالفقة.

مثلاًبمثل یدا بید والفضل مربوٰا۔

القیاس المستنبط من الاجماع کی مثال: جیسے مزنیہ کی ماں کی حرمت کو علت جزئیت اور بعضیت کی وجہ سے اپنی اس موطوء باندی کی ماں کی حرمت پر قیاس کر جو اجماع سے مستفاد ہے۔ اجماع سے مستنبط قیاس کی مثال ہے۔

سوال نمبر2:- وَاَمَّا الْمُحْكَمُ فَمَا اُحْكِمَ الْمُرَادُ بِهٖ عَنِ احْتِمَالِ النُّسْخِ وَالتَّبْدِيْلِ، تَعْدِيَةٌ "عَنْ" هٰهُنَا بِتَضَمِّيْنِ مَعْنَى الْاِمْتِنَاعِ اَىْ اُحْكِمَ الْمُرَادُ بِهٖ حَالَ كَوْنِهٖ مُمْتَنِعًا عَنِ احْتِمَالِ النَّسْخِ وَالتَّبْدِيْلِ

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: عبارت پر اعراب: اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: اور بہر حال محکم تو وہ کلام ہے کہ جس کی مراد پختہ ہو نسخ اور تبدیل کے احتمال سے عَنْ کے ساتھ متعدی کرتے ہوئے امتناع کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے یعنی پختہ ہو جس کی مراد در انحال کہ وہ ممتنع ہو نسخ اور تبدیل کے احتمال سے۔''

(ب) خط کشیدہ عبارت سے شارح کی غرض کیا ہے؟ تحریر کریں؟

غرض شارح: ایک سوال مقدر کا جواب دینا ہے سوال یہ ہے کہ احکام مصدر باب افعال کا صلہ عَنْ نہیں آتا تو اس جگہ سے اسے عَــنْ کے ساتھ متعدی کیوں کیا گیا ہے؟ شارح نے اس کا جواب دیا کہ اس جگہ اسے عَنْ کے ساتھ جو متعدی کیا ہے تو وہ متضمن کے اعتبار سے کیا ہے یعنی احکام چونکہ معنی امتناع کو متضمن ہے۔ اور امتناع کا صلہ عَنْ آتا ہے اس لیے عَنْ لایا گیا۔

(ج) واحل الله البيع وحرم الربوا آیت مبارکہ میں ظاہر و نص کی تعیین سپرد قلم کریں؟

ظاہر و نص کی تعیین: آیت کریمہ ظاہر اور نص دونوں کی مثال ہے۔ یہ دیکھیں کہ آیت مبارکہ میں بیع کے حلال ہونے کا اور سود کے حرام ہونے کا مضمون نفس کلام سے واضح ہے۔ لہٰذا یہ آیت حلت بیع اور حرمت ربوٰ ظاہر ہوگی۔ چونکہ یہ آیت بیع اور ربوٰ کے درمیان فرق بھی کرتی ہے۔ لہٰذا فرق کرنے کے سلسلہ میں نص بھی

ہوگئی۔پس ثابت ہوا کہ یہ آیت ظاہر اور نص دونوں کی مثال ہے۔اس آیت میں کفار کے عقیدہ کہ بیع سود کی مثل ہے، کا بطلان بھی ہے۔

سوال نمبر3:-وحكم الأمر نوعان أداء وهو تسليم عين الواجب بالأمر يعني ماثبت بالأمر وهو الوجوب نوعان وجوب أداء ووجوب قضاء وقضاء وهو تسليم مثل الواجب به .

(الف) عبارت کا ترجمہ اور تشریح سپرد قلم کریں؟

جواب: ترجمۃ العبارۃ: ''امر کے حکم کی دو قسمیں ہیں: اداء، تو وہ تسلیم کرنا ہے عین واجب کو یعنی اسے جو حکم امر سے ثابت ہوا اور وہ وجوب ہے جو دو قسم پر ہے۔وجوب اداء اور وجوب قضاء۔قضاء تو وہ تسلیم کرنا ہے مثل واجب کو جو ثابت ہوا ہو امر سے۔''

تشریح: اس عبارت میں ماتن حکم امر کی اقسام اور ان کی تعریفیں کر رہے ہیں کہ حکم امر کی دو قسمیں ہیں: اداء اور قضاء۔اداء کا مطلب یہ ہے کہ امر سے جو حکم ثابت ہوا اسے بعینہ سپرد کرنا اور قضاء کا مطلب ہے کہ امر سے جو حکم ثابت ہوا ہے مثل واجب سے اداء کرنا۔

(ب) کیا ادا اور قضا ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز بتائیں کہ ان دونوں میں عام ادا ہے یا قضاء؟

اداء و قضاء کا ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہونا:

ان میں ہر ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو سکتا ہے لیکن یہ استعمال مجازاً ہوگا حقیقتاً نہیں۔اداء کی جگہ قضاء اور قضاء کی جگہ اداء یعنی قضاء کی نیت اداء اور اداء کی نیت سے قضاء جائز ہے۔

عموم کا حکم: اداء اور قضاء میں قضاء عام ہے جو دونوں کو شامل ہے، کیونکہ قضاء کا مطلب ہے بریٔ الذمہ ہونا اور یہ مفہوم دونوں کو شامل ہے۔اداء کا مطلب ہے ''شدتِ رعایت'' یہ مفہوم قضاء کو شامل نہیں ہے۔

(ج) اداء کامل اور اداء قاصر کی تعریف کریں؟

ادائے کامل ادائے قاصر کی تعریفیں:

مامور بہ کی تمام حقوق کے ساتھ بعینہ اداء کرنا ادائے کامل ہے جیسے نماز کو اپنے وقت پر جماعت کے ساتھ پڑھنا۔مامور بہ کو صفت نقصان کے ساتھ اداء کرنا ادائے قاصر کہلاتا ہے جیسے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھنا۔

سوال نمبر4:-الراوي ان عرف بالفقه والتقدم بالاجتهاد كالخلفاء الراشدين والعبادلة كان حديثه حجة يترك به القياس خلافا لمالك .

(الف) اس عبارت میں مذکور ضابطہ کی مثال دے کر تشریح کریں؟

(الف) جواب: ضابطہ کی وضاحت:

اس عبارت میں ضابطہ یہ بیان ہوا کہ راوی اگر فقہ کا عالم ہو اور اس میں اجتہادی صلاحیت کی وجہ حق تقدم حاصل ہو جیسے خلفاء راشدین اور عبادلہ ثلاثہ تو ایسی راوی کی روایت کے مقابلہ میں قیاس کو ترک کر دیا جائے گا اور ان کی روایت حجت ہوگی بخلاف امام مالک کہ وہ خبر واحد کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح دیتے ہیں جیسے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے "من حمل الجنازة فليتوضا" حضرت ابن عباس نے اس روایت کو سن کر فرمایا: "کیا دو خشک لکڑیاں اٹھانے سے ہم پر وضو لازم ہوگا؟" احناف اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ خبر واحد اپنی اصل کے اعتبار سے یقینی ہے لیکن اس میں جو شبہ ہے تو وہ طریق اصول میں ہے فرمانِ رسول ہونے میں نہیں ہے۔ رہی بات قیاس کی کہ وہ تو اصل سے ہی مشکوک اور ضعیف ہے۔ لہٰذا خبر واحد کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے جو یقینی ہے۔

(ب) خلفاء راشدین اور "العبادلة" سے کیا مراد ہے؟

خلفاء راشدین: سے مراد حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

العبادلہ ثلاثہ: سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

(ج) اجماع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ اجماع کا اہل کون ہے؟

اجماع کی تعریف اور اجماع کے اہل لوگ:

ہر زمانے میں کسی امر قولی یا فعلی پر امتِ محمدیہ کے مجتہدین صالحین کا متفق ہونا اجماع کہلاتا ہے۔ اجماع کے اہل وہ لوگ ہیں جو مجتہد اور صالح ہوں فاسق و فاجر نہ ہوں۔

(د) نور الانوار کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

مصنف کا نام: "شیخ احمد بن ابو سعید المعروف ملا جیون"

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر:۱۰۰

سوال نمبر1:-وَلَا يَتَأَتّٰى اَیْ لَا يُحْصُلُ ذٰلِكَ اَیِ الْكَلَامُ اِلَّا فِیْ ضِمَنِ اِسْمَيْنِ اَحَدُهُمَا مُسْنَدٌ وَالْاٰخَرُ مُسْنَدٌ اِلَيْهِ اَوْفِیْ ضِمَنِ اِسْمٍ مُسْنَدٍ اِلَيْهِ وَفِعْلٍ مُسْنَدٍ وَفِیْ بَعْضِ النُّسَخِ اَوْ فِیْ فِعْلٍ وَاِسْمٍ فَاِنَّ التَّرْكِيْبَ الثُّنَائِیَّ الْعَقْلِیَّ بَيْنَ الْاَقْسَامِ الثَّلٰثَةِ يَرْتَقِیْ اِلٰی سِتَّةِ اَقْسَامٍ۔

(الف)عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

(ب)کلام کی تعریف کریں نیز کلام بننے کی عقلی صورتیں مع امثلہ لکھ کر بتائیں کہ کون سی صورتیں درست ہیں اور کون سی غلط؟

(ج)"لایتاتی" کی صرفی تحقیق کریں؟

سوال نمبر2:-العامل مابه يتقوم المعنی المقتضی للاعراب۔

(الف)معنی مقتضی للاعراب سے کیا مراد ہے؟عامل کی مثال سمیت وضاحت کریں نیز اعراب کی تعریف اور وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

(ب)مثنیٰ اور اس کے ملحقات کے اعراب کی وضاحت کریں؟

(ج)ماتن اور شارح کا مختصر تعارف سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر3:-غير المنصرف مافيه علتان من علل تسع أوعلة واحدة منها۔

(الف)علل تسع سے کیا مراد ہے؟وضاحت کرتے ہوئے سب کی امثلہ تحریر کریں؟

(ب)عدل اور اس کی اقسام کی تعریفات مع امثلہ قلمبند کریں؟

(ج)علل تسع کے متعلق ماتن کا ذکر کردہ شعر تحریر کریں؟

سوال نمبر4:-المرفوعات هو ما اشتمل علی علم الفاعلية۔

(الف)"المرفوعات" کس کی جمع ہے؟شارح کی اس سلسلہ میں ذکر کردہ تفصیل تحریر کریں نیز "ھو" ضمیر کا مرجع متعین کرتے ہوئے راجع اور مرجع کے درمیان مطابقت وعدم مطابقت کی وضاحت کریں؟

(ب)فاعل کی تعریف کریں نیز فاعل کو تمام مرفوعات سے مقدم کرنے کی وجہ سپرد قلم کریں؟

(ج) ضرب غلامه زيد کے جائز ہونے اور ضرب غلامه زيداً کے ناجائز ہونے کی وجہ قلمبند کریں؟

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2023ء

پانچواں پرچہ: نحو

سوال نمبر 1:- وَلَا يَتَاتّٰى اَىْ لَايُحْصَلُ ذٰلِكَ اَىِ الْكَلَامُ اِلَّا فِىْ ضِمْنِ اِسْمَيْنِ اَحَدُهُمَا مُسْنَدٌ وَالْاٰخَرُ مُسْنَدٌ اِلَيْهِ اَوْفِىْ ضِمْنِ اِسْمٍ مُسْنَدٍ اِلَيْهِ وَفِعْلٍ مُسْنَدٍ وَفِىْ بَعْضِ النُّسَخِ اَوْ فِىْ فِعْلٍ وَاِسْمٍ فَاِنَّ التَّرْكِيْبَ الثُّنَائِىَ الْعَقْلِىَ بَيْنَ الْاَقْسَامِ الثَّلٰثَةَ يَرْتَقِىْ اِلٰى سِتَّةِ اَقْسَامٍ ۔

(الف) عبارت کی تشکیل اور ترجمہ کریں؟

جواب: اعراب: اوپر لگادیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: "اور نہیں حاصل ہوتا وہ کلام مگر دو اسموں کے ضمن میں کہ ان میں ایک مسند اور دوسرا مسند الیہ ہوگا ایک اسم (مسند الیہ) اور فعل (مسند) کے ضمن میں اور بعض نسخوں میں "او فی فعل و اسم" ہے۔ پس بے شک ترکیب ثنائی عقلی کلام کی تینوں قسموں کے درمیان چھ قسموں تک چڑھتی ہے۔

(ب) کلام کی تعریف کریں نیز کلام بنے کی عقلی صورتیں مع امثلہ لکھ کر بتائیں کہ کون سی صورتیں درست ہیں اور کون سی غلط؟

تعریف کلام: وہ لفظ جو دو کلموں کو اسناد کے ساتھ متضمن ہو جیسے ضرب زید۔

ترکیب کلام کی عقلی صورتیں: وہ چھ صورتیں ہیں:

(۱) دو اسموں سے جیسے زَيْدٌ عَالِم ۔ (۲) اسم اور فعل سے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ ۔

(۳) دو فعلوں سے۔ (۴) دو حرفوں سے۔

(۵) اسم اور حرف سے۔ (۶) فعل اور حرف سے۔

درست صورتیں: ☆ دو اسموں سے ☆ اسم اور فعل سے۔

غلط صورتیں: ☆ دو فعلوں سے ☆ دو حرفوں سے ☆ اسم اور حرف سے ☆ فعل اور حرف سے۔

حاصل یہ کہ چھ صورتوں میں سے دو صورتیں درست ہیں اور چار غلط ہیں۔

(ج) "لایتاتی" کی صرفی تحقیق کریں؟

صرفی تحقیق: صیغہ واحد مذکر فعل منفی مضارع معلوم ثلاثی مزید ناقص یائی از باب تفعل۔ ..

سوال نمبر2:-العامل مابه يتقوم لمعنى المقتضى للاعراب .

(الف) معنى مقتضى للاعراب سے کیا مراد ہے؟ عامل کی مثال سمیت وضاحت کریں نیز اعراب کی تعریف اور وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

جواب: معنی مقتضی للاعراب کا مطلب: اعراب کو چاہنے والا معنیٰ یعنی فـاعـلية، مـفـعـولية اور اضافة ۔

عامل کی مثال: جیسے جَـاءَ زَيْـدٌ میں جـاء عامل کہ اسی کے ذریعے زَيْـدٌ کی فاعلیت حاصل ہوئی ضَـرَبْتُ زَيْدًا میں ضربت عامل کہ اسی کے ذریعے زید کی مفعولیت حاصل ہوئی۔ مَـرَرْتُ بِزَيْدٍ میں باء عامل ہے کہ اسی کے ذریعے اضافت والا معنیٰ حاصل ہوا۔

تعریف اعراب اور وجہ تسمیہ: اعراب وہ حرف یا حرکت ہے جس کے باعث معرب کا آخر بدلے تا کہ ان صفات پر دلالت کرے جو یکے بعد دیگر معرب پر آتی ہیں۔

وجہ تسمیہ: اعراب کا معنی ہے اظہار اور ایضاح، تو چونکہ اعراب فاعلیت، مفعولیت اور اضافۃ کی وضاحت کرتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ التباس سے محفوظ رکھتا ہے' اس لیے اسے اعراب کہتے ہیں۔

(ب) مثنی اور اس کے ملحقات کے اعراب کی وضاحت کریں؟

مثنی و ملحقاتِ مثنی کا اعراب: رفع الف کے ساتھ نصبی اور جری حالت یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جَاءَنِي زَيْدَانِ، رَأَيْتُ زَيْدَيْنِ، مَرَرْتُ بِزَيْدَيْنِ۔

(ج) ماتن اور شارح کا مختصر تعارف سپردِ قلم کریں؟

تعارفِ ماتن: نام عثمان، کنیت ابو عمر اور لقب جمال الدین۔

والد کا نام: عمر۔ پورا نام یوں ہوا: جمال الدین ابو عمر عثمان بن عمر۔

تاریخ پیدائش: آپ 570 ہجری میں شہر مصر کی آسنا نامی چھوٹی سی بستی میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علم: ابتدائی تعلیم قاہرہ میں حاصل کی بعد ازاں اپنے دور کے ماہر اور ممتاز علماء و فضلاء سے کسب فیض کیا اور ہر فن میں ممتاز مقام حاصل کیا۔

مشغلہ: پوری زندگی درس و تدریس اور تصنیف کے میدان میں کاربند رہے۔ ان کی تصانیف بہت سی ہیں جن میں کافیہ کو اپنی ترتیب اور اختصار کے اعتبار سے امتیازی مقام حاصل ہے۔

تاریخ وفات: پوری دنیا کو علم کی شمع سے روشن کرانے والا یہ آفتاب بالآخر 646 ہجری کو ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

تعارفِ شارح: نورالدین ابوالبرکات عبدالرحمٰن بن احمد امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی نسل سے ہیں۔ آپ 23 شعبان 817 ہجری میں خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے دور کے ممتاز فضلاء

سے علم حاصل کیا۔ ساتھ ساتھ میدانِ تصوف میں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں ممتاز مقام عطا فرمایا۔
درس وتدریس کے ساتھ شعر وشاعری میں آپ کا شغل رہا اور کلیاتِ جامی کے نام سے ایک دیوان مرتب کیا جو کہ بہت مشہور ہوا۔ میدانِ تصنیف میں خوب قلمی گھوڑے دوڑائے اور تقریباً 54 کتب آپ نے تصنیف فرمائیں۔ جن میں شرح جامی کو ممتاز مقام حاصل ہے، جوانہوں نے اپنے صاحبزادے ضیاء الدین یوسف کے لیے تصنیف فرمائی لیکن پوری دنیا اس سے مستفیض ہو رہی ہے۔ دین اسلام کی روشنی پھیلاتا ہوا یہ آفتاب بالآخر 18 محرم 898 ہجری کو شہر ہرات میں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ اِنَّـا لِلّٰہِ وَاِنَّـا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سوال نمبر 3:- غیر المنصرف مافیه علتان من علل تسع أوعلة واحدة منها .
(الف) علل تسع سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کرتے ہوئے سب کی امثلہ تحریر کریں؟
جواب: علل تسع کا مطلب: اس کا مطلب منع صرف کے نو اسباب ہیں جو درج ذیل ہیں:
(۱) عدل جیسے زفر (۲) وصف جیسے ارقم (۳) تانیث جیسے زینب (۴) معرفہ جیسے رَحْمٰنُ (۵) عجمہ جیسے اِبْرَاہِیْمُ (۶) جمع جیسے مَصَابِیْحُ (۷) ترکیب جیسے مَعْدِیْکَرِبُ (۸) وزن فعل جیسے شَمَّرَ (۹) الف ونون زائدتان جیسے عُثْمَانُ۔
(ب) عدل اور اس کی اقسام کی تعریفات مع امثلہ قلمبند کریں؟
تعریف عدل: لفظ کا اپنے اصل صیغہ سے نکل جانا اور کوئی دوسری صورت اپنا لینا جیسے زُفَرُ۔
عدل کی اقسام کی تعریفیں: عدل دو قسم پر ہے: تحقیقی، تقدیری۔
عدل تحقیقی کی تعریف: وہ عدل جس کے وجود اصلی پر منع صرف کے علاوہ کوئی دلیل موجود ہو جیسے مثلث۔
عدل تقدیری کی تعریف: وہ عدل جس کے اصلی وجود پر منع صرف کے علاوہ کوئی اور دلیل موجود نہ ہو۔ منع صرف ہونا ہی عدول کی دلیل ہو جیسے زُفَرُ۔
(ج) علل تسع کے متعلق ماتن کا ذکر کردہ شعر تحریر کریں؟
شعر:

عَـدْلٌ وَوَصَفٌ وَتَـأْنِيـثٌ وَمَـعْـرِفَـةٌ
وَعُـجْـمَةٌ ثُـمَّ جَـمْـعٌ ثُـمَّ تَـرْكِيـبٌ
وَالـنُّـوْنُ زَائِـدَةٌ مِّـنْ قَبْـلِهَـا اَلِفٌ
وَوَزْنُ الْـفِـعْـلِ وَهٰـذَا الْـقَـوْلُ تَـقْـرِيْـبٌ

سوال نمبر 4:- المرفوعات هو ما اشتمل على علم الفاعلية .

(الف) "المرفوعات" کس کی جمع ہے؟ شارح کی اس سلسلہ میں ذکر کردہ تفصیل تحریر کریں نیز "ھو" ضمیر کا مرجع متعین کرتے ہوئے راجع اور مرجع کے درمیان مطابقت وعدم مطابقت کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مرفوعات کی لفظی تحقیق:

المرفات "مرفوع" کی جمع ہے مرفوعة کی نہیں ہے، کیونکہ مرفوع صفت ہے اور اس کا موصوف لفظ اسم ہے جو مذکر غیر ذی العقل ہے۔

قاعدہ ہے کہ مذکر لایعقل کی جمع الف وتاء کے ساتھ آتی ہے واؤ ونون کے ساتھ نہیں آتی جیسے صافن (گھوڑا) جو کہ غیر ذی عقل ہے، کی جمع صافنات آتی ہے۔

ھو کا مرجع: ھو ضمیر کا مرجع مرفوع ہے جس پر مرفوعات دلالت کر رہا ہے۔ مرفوعات یا مرفوعۃ نہیں ورنہ راجع اور مرجع میں مطابقت نہیں رہے گی۔ دوسری بات یہ کہ تعریف ماہیت کلیہ کی ہوتی ہے، جس پر مفرد دلالت کرتا ہے افراد کی نہیں جس پر جمع دلالت کرتی ہے۔

(ب) فاعل کی تعریف کریں نیز فاعل کو تمام مرفوعات سے مقدم کرنے کی وجہ سپرد قلم کریں؟

تعریف فاعل: فاعل بروہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کی طرف مسند ہو اس طرح کہ اس کے ساتھ قائم ہو اس پر واقع نہ ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔

تقدیم فاعل کی وجہ: چونکہ فاعل تمام مرفوعات کا اصل ہے اور اس کا عامل قوی ہوتا ہے۔ اس لیے اسے مقدم کیا ہے۔

(ج) ضَرَبَ غُلَامَهُ زَیْدٌ کے جائز ہونے اور ضَرَبَ غُلَامُهُ زَیْدًا کے ناجائز ہونے کی وجہ قلمبند کریں؟

ترکیبِ اوّل کے جواز کی وجہ: پہلی ترکیب اس لیے جائز ہے کہ اس میں غُلَامَهُ کی ضمیر کا مرجع زید ہے جو کہ فاعل ہے اور فاعل کا مرتبہ چونکہ مفعول سے مقدم ہوتا ہے۔ لہٰذا رتبۃً اضمار قبل الذکر لازم نہیں آئے گا، صرف لفظاً آئے گا اور یہ جائز ہے۔

ترکیب ثانی کے عدمِ جواز کی وجہ: دوسری ترکیب جائز نہیں، کیونکہ دوسری ترکیب میں غلامہ فاعل اور زیدًا مفعول ہے۔ غلامہ کی ضمیر زیدًا کی طرف لوٹ رہی ہے جو کہ لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح بعد میں ہے۔ لہٰذا اس میں دونوں طرح اضمار قبل الذکر لازم آرہا ہے، جو کہ جائز نہیں ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

چھٹا پرچہ: بلاغت و منطق

وقت: تین گھنٹے   کل نمبر:۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں؟

حصہ اوّل ...... بلاغت

سوال نمبر1:- وَفِي الْمُتَكَلِّمِ مَلَكَةٌ يَقْتَدِرُ بِهَا عَلٰى تَأْلِيفِ كَلَامٍ بَلِيغٍ فَعُلِمَ اَنَّ كُلَّ بَلِيغٍ فَصِيحٌ وَلَا عَكْسَ وَاَنَّ الْبَلَاغَةَ مَرْجِعُهَا اِلَى الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْخَطَاءِ فِي تَأْدِيَةِ الْمَعْنَى الْمُرَادِ وَاِلَى تَمْيِيزِ الْفَصِيحِ مِنْ غَيْرِهٖ وَالثَّانِيْ مِنْهُ مَا يُبَيَّنُ فِيْ عِلْمِ مَتْنِ اللُّغَةِ اَوِ التَّصْرِيفِ اَوِ النَّحْوِ اَوْ يُدْرَكُ بِالْحِسِّ وَهُوَ مَا عَدَا التَّعْقِيدِ الْمَعْنَوِيِّ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۸+۸=۱۶

(ب) بلیغ و فصیح کے درمیان نسبت واضح کر کے عبارت مذکورہ کی روشنی میں علم معانی، بیان اور بدیع کی تعریف کریں؟ ۶+۳=۹

سوال نمبر2:- (الف) فائدۃ الخبر ولازم فائدۃ الخبر کی وضاحت کر کے کلام ابتدائی، طلبی اور انکاری کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۴×۴=۱۶

(ب) مسند الیہ کو معرفہ بعلم لانے کی تین وجوہ مع امثلہ لکھیں؟ ۹

سوال نمبر3:- درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۵×۵=۲۵

(۱) قصر (۲) ایجاز (۳) مجاز مرسل (۴) فصاحت فی المفرد (۵) تعقید (۶) مقتضی حال

حصہ دوم ...... منطق

سوال نمبر4:- وَيَنْقَسِمَانِ بِالضَّرُوْرَةِ وَالْاِكْتِسَابِ بِالنَّظَرِ وَهُوَ مُلَاحَظَةُ الْمَعْقُوْلِ لِتَحْصِيْلِ الْمَجْهُوْلِ وَقَدْ يَقَعُ فِيْهِ الْخَطَاءُ فَاحْتِيْجَ اِلٰى قَانُوْنٍ يَعْصِمُ عَنْهُ فِي الْفِكْرِ وَهُوَ الْمَنْطِقُ . .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۷+۶=۱۳

(ب) ماتن کے علم کی تعریف کو ذکر نہ کرنے کی وجہ لکھ کر علم کی تعریف تحریر کریں اور بتائیں ماتن نے حکماء اور امام رازی میں سے کس کے مذہب کو پسند کیا اور کیوں؟ شرح تہذیب کی روشنی میں سپرد قلم کریں؟
۴x۳=۱۲

سوال نمبر5:-(الف) علی من أرسله هدی .

اسم رسالت کی تصریح نہ کرنے کی وجہ بتائیں نیز "هـــدی" کے ترکیبی احتمالات مع توجیہات شرح تہذیب کی روشنی میں زینت قرطاس کریں؟ ۴x۳=۱۲

(ب) معرف الشیء کی تعریف کرکے اس کی شرائط لکھیں نیز حد اور اسم کی وضاحت مثالوں سے بیان کریں؟ ۱۳

سوال نمبر6:- درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۵x۵=۲۵

(۱) جنس مفارق (۲) نوع الانواع (۳) عموم وخصوص من وجہ
(۴) دلالت لفظیہ وضعیہ (۵) اداۃ (۶) منطق

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2023ء

چھٹا پرچہ: بلاغت و منطق

حصہ اوّل: بلاغت

سوال نمبر 1:-وَفِی الْمُتَکَلِّمِ مَلَکَۃٌ یَقْتَدِرُ بِھَا عَلٰی تَأْلِیْفِ کَلَامٍ بَلِیْغٍ فَعُلِمَ اَنَّ کُلَّ بَلِیْغٍ فَصِیْحٌ وَلَا عَکْسَ وَاَنَّ الْبَلَاغَۃَ مَرْجِعُھَا اِلَی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْخَطَاءِ فِیْ تَأْدِیَۃِ الْمَعْنَی الْمُرَادِ وَاِلٰی تَمِیْزِ الْفَصِیْحِ مِنْ غَیْرِہٖ وَالثَّانِیْ مِنْہُ مَا یُبَیَّنُ فِیْ عِلْمِ مَتْنِ اللُّغَۃِ اَوِالتَّصْرِیْفِ اَوِ النَّحْوِ اَوْ یُدْرَکُ بِالْحِسِّ وَھُوَ مَا عَدَا التَّعْقِیْدِ الْمَعْنَوِیِّ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: تکمیل عبارت: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: "اور فصاحت فی المتکلم وہ ملکہ ہے کہ قادر ہو جائے متکلم اس کے باعث کلام بلیغ کی تالیف پر،پس معلوم ہو گیا کہ بے شک ہر بلیغ فصیح ضرور ہو گا اور اس کا عکس نہیں۔ بے شک بلاغت کا مبداء ہے معنی مرادی کو ادا کرنے میں خطا سے بچانا اور فصیح کو غیر فصیح سے ممتاز کرنا۔ دوسری میں سے بعض وہ ہیں جن کا بیان علم لغت میں ہے یا علم صرف میں یا نحو یا ادراک کیا جائے گا جس کے ساتھ اور وہ تاکید معنوی کے علاوہ ہے۔"

(ب) بلیغ و فصیح کے درمیان نسبت واضح کر کے عبارت مذکورہ کی روشنی میں علم معانی، بیان اور بدیع کی تعریف کریں؟

فصیح و بلیغ کے درمیان نسبت: ان کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے، کیونکہ ہر بلیغ کا فصیح ضرور ہوتا ہے کہ بلاغت میں فصاحت ملحوظ ہوتی ہے لیکن ہر فصیح کا بلیغ ہونا ضروری نہیں۔ بلاغت کے بغیر بھی فصاحت پائی جاتی ہے۔ مثلاً فصیح کلام اگر مقتضی الحال کے مطابق نہ ہو تو یہاں فصاحت تو ہے لیکن بلاغت نہیں۔

تعریف علم معانی: وہ علم جس کے باعث لفظ عربی کے ایسے احوال معلوم ہوں جو لفظ کو مقتضی الحال کے مطابق کر دیں۔

تعریف علم بیان: ایک معنی کو مختلف طریقوں سے ادا کرنے کے طریقے جس کے ذریعے معلوم ہوں اسے علم بیان کہتے ہیں۔

تعریف علم بدیع: کلام کو حسین بنانے کی وجوہ جس علم کے ذریعے معلوم ہوں اسے علم بدیع کہتے ہیں۔

سوال نمبر 2:۔(الف) فائدۃ الخبر ولازم فائدۃ الخبر کی وضاحت کر کے کلام ابتدائی، طلبی اور انکاری کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب (الف): فائدۃ الخبر: متکلم کا اپنی خبر سے اگر سامع کو حکم کا فائدہ دینا مقصود ہو تو اسے فائدہ خبر کہتے ہیں۔

لازم فائدہ خبر: متکلم کا مقصود اپنی خبر سے سامع کو بتانا اگر یہ مقصود ہو کہ میں بھی حکم کا عالم ہوں جس طرح تو ہے' تو اسے لازم فائدہ خبر کہتے ہیں۔

کلام ابتدائی: تاکید سے خالی کلام کو کلامِ ابتدائی کہتے ہیں جیسے زید عالم اسے کہنا جو حکم کا عالم نہ ہو اور نہ منکر اور متردد ہو۔

کلام طلبی: جب تاکید لانا مستحسن ہو' تو اسے کلام طلبی کہتے ہیں جیسے ان زیدًا عالم اسے کہنا جو حکم میں متردد ہو اور حکم کا طالب ہو۔

کلام انکاری: جب تاکید لانا واجب ہو' تو اسے کلام انکاری کہتے ہیں جیسے ان زیدًا عالم اسے کہنا جو حکم کا منکر ہو۔

(ب) مسند الیہ کو معرفہ بعلم لانے کی تین وجوہ مع امثلہ لکھیں؟

مسند الیہ کو معرفہ بعلم لانے کی وجوہات:

(i) جب مسند الیہ کو سامع کے ذہن میں ابتداء اس کے خاص نام سے حاضر کرنا مقصود ہو' تو علم کے ساتھ معرفہ کیا جاتا ہے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

(ii) مسند الیہ کے نام سے جب برکت حاصل کرنا مقصود ہو جیسے محمد شفیع

(iii) جب مسند الیہ کی عظمت کا اظہار مقصود ہو جیسے رکب علی۔

سوال نمبر 3:۔درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ سپردِ قلم کریں؟

(۱) قصر (۲) ایجاز (۳) مجاز مرسل (۴) فصاحت فی المفرد (۵) تعقید (۶) مقتضی حال

جواب: اصطلاحات کی تعریفیں:

قصر: ایک شیء کو دوسری شے کے ساتھ خاص کرنا جیسے اِنما زید قائم۔

تعریف ایجاز: اپنے مقصود کو متعارف عبارت سے کم کے ساتھ ادا کرنا جیسے ولکم فی القصاص حیوٰۃ۔

تعریف مجاز مرسل: حقیقی معنی اور مجازی معنی کے درمیان تعلق اگر مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو' تو اسے

مجاز مرسل کہتے ہیں جیسے یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ۔

فصاحت فی المفرد: کلمہ کا تنافر حروف، غرابت اور مخالفتِ قیاس سے خالی ہونا جیسے اجل۔

تعقید: کلام کا اپنے معنی مراد پر ظاہر الدلالۃ نہ ہونا جیسے ساطلب بعد الدار لتقربوا وتسکب عینای الدموع لتجمدا۔

مقتضی الحال: حال جس خصوصیت کا تقاضا کرتا ہے اس خصوصیت کو مقتضی الحال کہتے ہیں جیسے حالت انکاری تاکید کا تقاضا کرتی ہے لہٰذا تاکید اس کا مقتضی کہلائے گی جیسے منکر حکم کو ان زیدًا قائم کہنا۔

حصہ دوم ...... منطق

سوال نمبر 4:- وَيَنْقَسِمَانِ بِالضَّرُوْرَةِ وَالْاِكْتِسَابِ بِالنَّظَرِ وَهُوَ مَلَاحَظَةُ الْمَعْقُوْلِ لِتَحْصِيْلِ الْمَجْهُوْلِ وَقَدْ يَقَعُ فِيْهِ الْخَطَاءُ فَاحْتِيْجَ اِلٰى قَانُوْنٍ يَعْصِمُ عَنْهُ فِي الْفِكْرِ وَهُوَ الْمَنْطِقُ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب: تشکیل عبارت: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: تصور اور تصدیق دونوں تقسیم ہوتے ہیں بالبداھۃ ضرورت اور اکتساب بالنظر کی طرف۔ نظر کہتے ہیں معقول کا ملاحظہ کرنا مجہول کی تحصیل کرنے کے لیے کبھی واقع ہو جاتی ہے اس نظر میں غلطی پس محتاجی ہوتی ہے ایسے قانون کی جو اس کی غلطی سے بچائے اور وہ منطق ہے۔

(ب) ماتن کے علم کی تعریف کو ذکر نہ کرنے کی وجہ لکھ کر علم کی تعریف تحریر کریں اور بتائیں ماتن نے حکماء اور امام رازی میں سے کس کے مذہب کو پسند کیا اور کیوں؟ شرح تہذیب کی روشنی میں سپرد قلم کریں؟

تعریف علم ذکر نہ کرنے کی وجہ: علم کی تعریف ذکر نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں:

(i) علم کی تعریف مشہور تھی تو شہرت کی بناء پر نہ کی۔

(ii) یہ مقام مقامِ تعریف ہے اور مقام تعریف میں تصور بوجہ مّا ہی کافی ہوتا ہے اور کسی بھی شیء کا تصور بوجہ مّا ہر ایک کو حاصل ہوتا ہے، اس لیے تعریف نہ کی۔

تعریف علم: شیء کی صورت کا عقل کے ہاں حاصل ہونا۔

ماتن کا مختار مذہب: حکماء کا مذہب ہے کہ تصدیق بسیط ہے، یہ ماتن کا مختار مذہب ہے، کیونکہ ماتن نے نفس اعتقاد اور حکم کو تصدیق قرار دیا ہے نہ کہ حکم اور تصورِ طرفین کے مجموعے کو جیسا کہ امام رازی کا مذہب ہے۔

سوال نمبر 5:- (الف) علی من أرسلہ ھدی .

اسم رسالت کی تصریح نہ کرنے کی وجہ بتائیں نیز "هـــدی" کے ترکیبی احتمالات مع توجیہات شرح تہذیب کی روشنی میں زینت قرطاس کریں؟

جواب: تصریح نہ کرنے کی وجہ: ماتن نبی علیہ السلام کے اسم مبارک کو صراحۃً ذکر نہیں کیا یا تو تعظیم وتکریم کے پیش نظر کہ میری ادنیٰ سی زبان اس لائق نہیں۔ یا اس لیے کہ اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ وصفِ رسالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ پر فائز ہیں کہ ذہن آپ کے علاوہ کسی اور طرف جاتا ہی نہیں۔

هدی کی ترکیب: اس کی ترکیب نحوی میں کئی احتمال ہیں:

☆ مفعول لہ بھی ہو سکتا ہے کہ ارسلہ فعل کا۔

☆ ارسلہ کی ضمیر فاعل سے حال بھی بنا سکتے ہیں۔

☆ ارسلہ کی ضمیر مفعول سے بھی حال بن سکتا ہے۔

☆ مبتداء محذوف یعنی هو کی خبر بھی بنا سکتے ہیں تب یہ زید عدل کے قبیلہ سے ہوگا۔

(ب) معرف الشئی کی تعریف کر کے اس کی شرائط لکھیں نیز حد اور اسم کی وضاحت مثالوں سے بیان کریں؟

معرف الشیء: شیء کا معرف وہ ہوتا ہے جو شیء پر محمول ہوتا کہ اس شیء کے تصور کا فائدہ دے۔

شرائط: معرف الشیء کی دو شرطیں ہیں:

(i) معرف معرف کے مساوی ہو۔ لہٰذا عام وخاص سے تعریف نہیں ہو سکتی۔

(ii) معرف معرف سے زیادہ واضح ہو۔

حد کی تعریف: شیء کی تعریف اگر فصل قریب سے ہو تو حد کہلاتا ہے جیسے انسان کی تعریف ناطق سے کرنا۔

رسم کی تعریف: شیء کی تعریف اگر اس کے خاصہ سے ہو تو رسم کہلاتا ہے جیسے انسان کی تعریف ضاحك سے کرنا۔

سوال نمبر 6:- درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(۱) عرض مفارق (۲) نوع الانواع (۳) عموم وخصوص من وجہ
(۴) دلالت لفظیہ وضعیہ (۵) اداۃ (۶) منطق

جواب: عرض مفارق کی تعریف: وہ کلی عرضی جس کا اپنے معروض سے جدا ہونا ممکن ہو جیسے خوف کی زردی۔

نوع الانواع کی تعریف: وہ نوع جس کے اوپر تو کوئی نوع موجود ہو لیکن نیچے کوئی نوع موجود نہ ہو جیسے انسان۔

عموم وخصوص من وجہ کی تعریف: عموم وخصوص من وجہ کی نسبت یہ ہے کہ دوکلموں میں سے ہر ایک دوسرے کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان اور اسود۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف: وہ دلالت لفظیہ جس میں وضع کو دخل ہو جیسے خالد کی دلالت ذاتِ خالد پر۔

اداۃ کی تعریف: وہ لفظ مفرد ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور تین زمانوں سے کسی ایک کے ساتھ مقترن ہو جیسے نَصَرَ۔

منطق کی تعریف: منطق وہ قانونی آلہ ہے کہ جس کی رعایت کرنے سے ذہن کو فکری غلطی سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆